وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ

بتائید خالق کون و مکان مالک زمین و زمان کتاب لاجواب

مصدق کلام رحمان در تحقیق جملہ مذاہب و ادیان اسنی

مختصر المیزان لکلام السبحان

سنہ ۱۳۳۰ھ

از تالیف لطیف عالم باعمل و واعظ بے بدل جناب مولانا ابو محمد مولوی

محمد دیدار علی صاحب الرضوی الحنفی القادری النقشبندی الالوری

در مطبع مصطفائی از نو طبع یافته شائع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الحمد للہ المحمود بکل لسان ۔ والصلوٰۃ والسلام الاکملان الاتمان ۔ علی محمد المصطفی سید الانس والجان ۔ وعلی اٰلہ واصحابہ و ازواجہ واحفادہ وامتہ الاٰمرین بالمعروف والناھین عن المنکر بلا مخافۃ لومۃ لائم لرضاء الرحمان ومرضاۃ المنان ؛ تمام قسم کی حمد وثنا اوسی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے جو ہر ایک زبان مین سراہا جاتا ہے اور درود وسلام ورحمت تام نازل ہوجیو اوس یگانۂ زمانہ پر جو ہادی ہر خاص و عام ہے اور اوسکے آل و اصحاب پر جنکی مساعی مشکورہ کا مشکور ہر فرد انام اور اوسکے اون امتیون پر جو تمغۂ تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر کے ساتھ سرفراز ہین اور خلعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہنکر جان و دل سے بغیر خوف کسی ملامت کرنیوالے کے ہر طرحکی مصیبت اور سختی سہکر رضائے رحمٰن مین بیہراس ہوکر میدان شریعت کے یکہ تاز ہین۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے کمترین خلائق ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی النقشبندی القادری خدمت مین تمام بنی نوع انسان کے گذارش پرداز ہے کہ بعد فراغ علوم ضروری معقول و منقول احقر کو ابتدا سے تحقیق ہر مذہب و ملت کا شوق رہا اور ہر ایک صاحب ملت اور مذہب کو اپنی ملت اور مذہب مین ایسا ثابت قدم اور راسخ دم پایا کہ گویا اوسکے نزدیک دوسرا ملت اور مذہب بجز گمراہی اور ضلالت کے کوئی چیز ہی نتھا جب نصاریٰ مین مختلف مذہب کے پادریون سے بات چیت کا اتفاق ہوا اونہین بھی ہر مذہب والے پادری کو باوجود ہونے سب کے تابع انجیل مروجہ یہی کہتا سُنا کہ بجز ہمارے طریقہ پر بپتسمہ لینے اور عیسوی ہونیکے کوئی طریقہ نجات نہین۔ رومن کیتھلکو نکو دیکھا کہ پروٹسٹنون کو

کافر کہہ رہی ہین اور پروٹسٹنٹو نکو سُنا کہ رومن کتیھلکون کی تکفیر کر رہی ہین علیٰ ہٰذا القیاس یہود اور آتش پرستون کو سرگرم اسی مقولہ کا پایا۔ ہنود مین بھی باوجود ہونے تمام ہنود کے پابند اطاعت وید ہر ایک فرقے کو جُدا جُدا اپنے اپنے طرز خاص پر اطاعت وید کو موجب نجات کہتا دیکھا اہل اسلام مین بھی تمام اسلامی فرقون کو باوجود ہونے سب کے تابع قرآن مجید اپنے ہی طریق خاص پر پیروئی قرآن کرنیکو باعث نجات کہتا سنا اسیطرح وہ جو خدا طلبی اور خدارسی کے مدعی ہین خواہ وہ جوگی ہون یا سنیاسی یا بدھ ہون یا صوفی راہب ہون خواہ سپاسی ہر ایک کو اپنی ہی طرزِ خاص پر خدارسی اور خداشناسی کا مدعی پایا باوجودیکہ طریقۂ ذکر و شغل توجہ اور مُراقبہ باہم سب کے قریب قریب بلکہ ایک۔ فقط نامونکا فرق۔ چنانچہ صوفیاء کرام جس شغل کو سُلطان الاذکار کہتے ہین جوگیون سے اسکو اناہد کہتے سُنا۔ پارسیون کے یہان اوسی شغل کا نام آزادادا پایا اور جسطرح نقشبندیہ چشتیہ قادریہ سُہروردیہ مین سلطان الاذکار کے مختلف طریقے ہین جوگیا وغیرہ مین بھی مختلف طریق پر عمل درآمد دیکھا صوفیاء کرام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب لگاتے ہین تو اوسیطرح سپاسیون کو نیست چیزے مگر یزدان کی ضرب لگاتا سُنا علیٰ ہٰذا سلطاناً نصیرا اور سلطاناً محمودا شغل یکضربی دوضربی کے طریقے بھی باہم قریب قریب پائے۔ اور قطع نظر اس امر سے کہ شریعت غرّاء محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مین جو امر خلاف عادت اولیائے کرام سے سرزد ہوا اوسکو کرامت اور جو پیغمبر سے وقوعمین آوے اوسکو معجزہ اور جو جوگیا وغیرہ سے ظاہر ہوا اوسکو استدراج کہتے ہین۔ نفس خرق عادت ظاہر ہونے اور کشف و مکاشفہ مین سبکو صورتاً باہم شریک پایا۔

اس حالت پریشان کو دیکھکر تعصب مذہبی چھوڑکر یہ سوچا کہ اگر باعتبار جزئیات عقاید اور اعمال ہر ملت اور مذہب کی تحقیق کا قصد کیا جاتا ہے جب تو یہ وہ دریائے ناپیداکنار ہے کہ جسکی تحقیق کیلئے عمر ہزار سالہ بھی کفایت نہین کرتی۔ اور اس تحقیق کی طرف جہان تک فکر کیا گیا اور مختلف مذہبون کے مناظرون کی کتابون کو دیکھا تو بجز مین مین تو تُو کے کچھ نظر نہ آیا اس واسطے کہ دُنیا مین کوئی ایسا ملت اور مذہب نظر نہین آتا کہ ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے کی دس پانچ بات کو بھی بوجہ مخالف ہونے اون باتون کے اوس طریق مروّجہ سے جسپر اُنھون نے پرورش پائی ہے یا بوجہ تعصب مذہبی یا بوجہ ناواقف ہونیکے اوس مذہب کی کیفیت اور اُن باتونکی حقیقت

کے بُرا نہ جانتا ہو اور اوسکا مقابل اوسی قسم کی بُرائی جیسی اوسنے مخالف رواج یا بمقتضائے تعصب مذہبی یا ناواقفی کے اوسکے مذہب کی طرف ظاہر کی ہے اوسکے مذہب مین نہ نکال دکھاتا ہو دیکھو مسلمانونپر بوجہ مخالفت رواج اگر مشرکین عرب اور فی زمانہ آریہ اور نصاریٰ نے لے پالک بیٹے کی بیوی مطلقہ سے نکاح کرنیکا اعتراض کیا۔ تو مسلمانون نے آریون پر نیوگ کا اعتراض جو مخالف شریعت اور اکثر مذاہب و ملت ہے۔ جڑ دیا۔ علیٰ ہذا القیاس اور غالباً اسی کشمکش کو دیکھکر اگر بعض جوگیون کو یہ کہتا سُنا بھی کہ سب مذہب و ملت حق ہین۔ اور سبسے خدا رسی ممکن ہے لہذا ایک مذہب کو چھوڑکر دوسرا مذہب اختیار کرنا بعینہ ایسا ہے جیسے باوجود پہونچا دینے ہر راستے کے مدعا تک ایک راستہ کو مدت دراز تک چلکر چھوڑ دینا اور دوسرے رستہ کی محنت دراز اپنے سر لینا۔ مگر چونکہ اس مقولہ کو اونکی مذہبی کتاب کے بالکل مخالف پایا۔ اور اونکو اپنی قوم کے ہر بالغ نابالغ کو دوسرے مذہب کی صحبت سے نفرت دلاتا اور دوسرے مذہب والونکو اپنے مذہب کی طرف آنیسے منع کرنا تو درکنار اپنے مذہب کی طرف راغب بناتا پایا۔ اسکا نتیجہ بھی بغیر اپنے مذہب والون کی روک تھام کے اور کچھ نپایا۔ پھر تو اس تماشہ کو دیکھکر اس امر کا یقین کامل ہوگیا کہ فی الواقع یہ جو کچھ عالم مین ظاہر ہو رہا ہے یہ سب اوسی صانع مطلق اور خالق برحق کی صنعت اور کاریگری کے جلوے ہین۔ اور اس اعتبار سے دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین کہ جسکو ہم بُرا بھلا کہہ سکین مگر جس چیز یا جس کام کو خود وہ خالق اکبر بُرا بتا دے یا بھلا فرما وے اور یہ سارے جھگڑے عالم مین جو پھیل رہے ہین اونکا باعث فقط ناواقفی اس امر کی ہے کہ خالق اکبر کے نزدیک کونسی بات بُری ہے اور کونسی بھلی۔ اور اس ناواقفی سے جس قوم مین جس بات کے بُری جاننے کا رواج پڑ گیا وہ اوسکو بُرا اور جنمین بھلا پڑ گیا وہ بھلا کہتے چلے آتی ہین۔ آخر کار یہی کہنا پڑا کہ رواج عام ہر قوم کا ایسی زبردست چیز ہے کہ بھلی چیز کو بُری کر دکھادے اور بُری چیز کی بھلائی ہر دلمین لا جماوے۔ مگر باوجود اسکے ہر ایک دانشمند سمجھدار کو یہی کہتا پایا کہ اگر عقلاً کوئی چیز بُری ہو اوسکو رواج کے اعتبار پر بھلا سمجھنا بالیقین بیوقوفون کا کام ہے۔ اور پابندی رسم و رواج کا سراسر بُرا انجام۔ لیکن مدعیان عقل مین باہم اسقدر اختلاف پایا کہ بعضون نے اپنی عقل کے بھروسہ پر یہی کہہ دیا کہ دُنیا مین کوئی چیز بُری نہین۔ بلکہ جو آدمی بُرا ہے اوسکو واسطے

ہرایک چیز بُری ہے اور بھلون کے واسطے ہرایک چیز بھلی۔ بعضے بہرے سے خداہی کے مُنکر ہو بیٹھے اور بعضے کہنے لگے کہ آسمان کوئی چیز نہین فقط آدمی کی انتہاء نظر کانام ہی آسمان ہے۔ زمین گردش کرتی ہے اوسی گردش کا نتیجہ اختلاف فصل جاڑا گرمی وغیرہ ہے۔ دوسری جماعت عقلانے آسمان کے پُرزہ پُرزہ تک کتابون مین لکھکر دکھادئے۔ اور ہر پُرزے کی حرکت جداگانہ اور ستارون کی حرکت مع حرکت آسمان جانچ پڑتال کرکے جدا جدا مفصّل بیان کردکھائے اور اختلاف فصلون کا زمین کو ساکن مانکر آسمان ہی کی حرکتون پر ظاہر کردکھایا اور ہرایک نے اپنے اپنے مسلک کو ایسی ایسی مضبوط دلائل عقلی سے ثابت کردکھایا کہ سننے والونکو گنجایش انکار حتی الوسع قطعاً باقی نچھوڑی۔ اور پھر خود اونکو باوجود ثابت کردکھانے اپنے اپنے مسلک کے دلائل عقلیہ سے اونمین ثابت کردہ امور مین اسقدر مذبذب پایا کہ منصف مزاج اونکو یہی کہتا سُنا کہ ہماری تحقیق عقلی یہ ہے۔ ممکن ہے کہ یہ تحقیق غلط نکلے اور امر حق اوسکے خلاف ثابت ہو کسیکو تحقیق کرتے کرتے بعد چندے اپنی ہی طریق سے انکار کرنا پڑا۔ چنانچہ جو لوگ زمانہ سابق مین حکمت جدیدہ پڑھکر یہ کہتے تھے کہ علم باطن کشف وکرامات یہ سب لغو ہین اونھی کو تھوڑے عرصہ مین فقط عجائبات مسمریزم دیکھکر یہ کہتا سُنا کہ بیشک ہر انسان مین ضرور ایک قوت مقناطیسی ہے کہ جسکے قوی ہونے اور قوی بنانے سے کشف وکرامت اور عجائبات قدرت کا ضرور حضرت انسان سے ظہور ہوتا ہے اوسیکو علم باطن کہتے ہین اور اوسیکا نام قوت روحانی ہے۔ جو لوگ جن اور شیاطین اور ملائکہ کے یقیناً منکر تھے اب وہی فقط وجود جن کے ہی مُقر نہین بلکہ جنون کے دکھا دینے تک کا اشتہار دے رہے ہین۔ جو لوگ جنت اور دوزخ کا انکار کرتے تھے آخر کار یہان تک تو اقرار کرنے لگے کہ ضرور ہر چیز کی انتہا اور ہر چیز کا ایک خزانہ ہونیکو عقل تسلیم کرتی ہے۔ راحت وآرام کی بھی انتہا اور اوسکا ایک مخزن ہونا عقلاً ضرور ہے کہ اوسکے بعد پھر زیادہ راحت وآرام کا پایا جانا محال ہو اوسیکا نام جنت ہے۔ علیٰ ہذا مخزن تکالیف اور انتہائے عذاب وتکالیف کا نام دوزخ ہے۔ اسیطرح یہ کہتے کہتے کہ خدا کوئی چیز نہین۔ عالم کے مادہ مین خود یہ اثر ہے کہ خود بخود ایک مدت دراز تک صور مختلفہ عالم مین ظاہر رہتا ہے اور پھر ایک مدت دراز کے بعد خود بخود سب صورتونکو چھوڑکر باریک باریک ذرات کی شکل مین منتشر ہوجاتا ہے۔ غالباً اوسیکو عام لوگ قیامت کہتے ہین۔ آخر کار معاملات عالم بر

نظر ڈالتے ڈالتے کہنے لگے کہ بے سبب کوئی چیز نہین ہوتی لا محالہ ملنے اور بکھرنے اجزائے عالم کا بھی کوئی سبب ہونا ضرور ہے۔ بعض تو اتنا ہی کہکر گم ہوگئے۔ بعض کو یہ کہنا پڑا کہ طبیعت مادہ ہی باعثِ انتظام وانتشارِ عالم ہے۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ طبیعت اور مزاج کا وجود بعد وجود اُس شے کے ہوتا ہے۔ اور علت وسبب ہر شی کا ضرور ہے کہ اوس شے سے پہلی ہو۔ علیٰ ہذا القیاس مگر باوجود اسقدر اختلافات کے اس مقدمہ کا سبکو مُقر پایا کہ تمام عالم مین جو کچھ موجود ہے اوسمین جو بھی چیز سبب اوّل کی طرف منسوب ہی جو وصف و قوت اوسمین ہوگی وہ قوت و وصف اوسمین نہین ہوسکتا جو چیز اوس سبب اوّل کی پیدا کی ہوئی چیز سے پیدا کی ہوئی ہے۔ مثلاً جو وصف و قوت آدمی مین ہے کہ جسکی پیدایش سبب اوّل خالقِ اکبر کی طرف منسوب ہے۔ اوس شے مین ہرگز نہین ہوسکتی جو بظاہر انسان کی پیدا کی ہوئی چیزین ہین۔ چنانچہ ہم دنرات دیکھتے ہین کہ عالم مین بذریعۂ حضرت انسان کیا کیا عجائباتِ قدرت ظاہر ہورہے ہین۔ کہین ریل جیسی سواری کا ظہور ہے کہ جسکا کبھی خیال بھی نتھا کہین تار برقی کا اشتہار ہے کہین نئی نئی نت نئی کلون کا ایجاد ہورہا ہے۔ کہین فنر کے گھوڑے دوڑ رہے ہین۔ کہین بذریعۂ کل رقص گلعذار اور ترانہائے بیشمار کا اظہار ہے۔ کہین بصورت گراموفون ہر ایک قسم کی آواز کا فوٹو کھینچا جارہا ہے۔ کہین آگ دھوئین کی گاڑیان موٹر نامی دوڑتی پھرتی ہین۔ کہین بذریعۂ علم مسمریزم نئے نئے عجائبات کا مشاہدہ ہے۔ کہین جامِ جہان نما کی حکایت ہے۔ کہین طلسمات خمسۂ نمرودیہ کا ذکر ہے کہین عجائبات گذشتہ کا جو ہمکو اب نظر نہین آتے انکار ہی۔ علیٰ ہذا القیاس یہ سب کچھ ہورہا ہے اور معلوم نہین کیا کچھ ہوچکا اور کیا کیا ہوگا۔

لیکن آجتک نہ ہوا ہے نہ ہونا ممکن کہ کوئی یہ کہکر بتاوے کہ فلانے حکیم کا بنایا ہوا آدمی تو کہان یہ مچھر بعینہٖ ویسا ہی مچھر ہی جسکا پیدا ہونا سبب اوّل یعنے خالقِ کُل کی طرف منسوب ہے۔ لہٰذا بالاتفاق سبکو یہی کہنا پڑا۔ خصوصاً اونکو جو اپنی شریعت اور کتابون کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہین کہ فی الواقع دنیا مین بُری بھلی چیز اور بُرا بھلا کام حقیقۃً وہی ہے جسکو پروردگارِ عالم بُرا بھلا بتلاوے۔ اور اوسکی بُرائی بھلائی بذریعہ اپنے کلام کے فرماوے اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ جس قدر پیدا کرنے والا اپنی پیدا کی ہوئی چیز کی بُرائی بھلائی سے واقف ہوتا ہے دوسرے اوسکی بُرائی بھلائی واقعی سے

کبھی واقف نہین ہو سکتے تاوقتیکہ اوس کام مین اوس سے زیادہ ہوشیار نہون - مگر یہ تو ظاہر ہے کہ اوس خالق اکبر سے جسکا نام بعض حکما سبب اوّل یا علّت یا علّت العلل رکھتے ہین بڑھکر تو کہان اوسکے برابر بھی کوئی نہین ہو سکتا پھر اوسکی پیدا کی ہوئی چیز اور کامون مین برائی بھلائی واقعی اوسکی مخلوق ہوکر اپنی عقل سے کون ثابت کر سکتا ہے - ہان اگر ثابت کر سکتا ہے تو وہی کر سکتا ہے جو مخلوق خدا سے اس قوت کا کوئی بشر ہو جو بلا اسباب ظاہری اور تحصیل علوم و فنون اور صحبت عقلا ہر چیز اور ہر کام کی برائی بھلائی ثابت کرنے مین بلکہ ہر چیز کی حقیقت کے بیان کرنے مین مدعی اس امر کا ہو کہ خود خدا کے بتلانے سے کسی طرز خاص پر یہ باتین بیان کر رہا ہون نہ اون مین اپنی طرف سے کچھ تصرف کر سکتا ہون نہ اوسمین میری عقل کو کچھ دخل ہے بلکہ جو کچھ حقایق اشیا برائی بھلائی ہر کام اور ہر چیز کی اپنے زمانہ کے لوگون کی طبیعت کے اندازہ پر بموجب بتلانے اور پڑھانے اوس خالق کل سبب اوّل کے مین بیان کر رہا ہون اوسکے بیان کرنے مین مین مجبور ہون - گو یہ کلام میرے منھ سے نکل رہا ہے مگر حقیقتہً نہ یہ میرا کلام ہے نہ اوس بیان مین میرا کچھ تصرف اور انتظام -

مگر چونکہ ایسا دعوی ہر شخص کر سکتا تھا لہذا اس قسم کے مدعیون کی کلام اور کتاب کی پڑتال کیلیے ضرور ایک ایسی ترازو اور میزان کی ضرورت ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہر شخص کو اگر ذرا بنظر انصاف ہر ایک اس قسم کی کتاب اور کلام کو تولکر دیکھے یقین کامل ہو جاوے کہ فی الواقع ایسا کلام ایسی کتاب ہرگز اس آدمی سے تو کہان ممکن جو پڑھا ہے نہ لکھا - بڑے بڑے عالم اور حکیمون سے ایسے کلام کا ظہور ممکن نہین - اور ضرور ہے کہ وہ کلام جو باعث ہدایت عالم ہے جب سے آدمیون کا عالم مین وجود ہی اونکے ساتھ ہی اوس کلام اوس کتاب کا بھی عالم مین وجود ہو تاکہ کسی زمانہ مین حضرت انسان کا معطّل اور بیکار چھوڑا جانا اور بلا ہدایت مستحق سزا اور جزا بنانا کہ خلاف شان عادل مطلق ہے لازم نہ آوے اور جس مرتبے مین وجود آدمی کا مانا جاوے وجود اوس کلام کا بھی اوسکے ساتھ ہی تسلیم کیا جاوے -

اور جس مرتبے مین حضرت انسان کو بلکہ تمام عالم کو قدیم اور انادی کہا جاوے اوس کلام کو بھی قدیم اور انادی کہا جاوے اور جس مرتبے مین انسان کو حادث اور آدی مانا جاوے - اوس کلام کو بھی حادث اور آدی مانا جاوے تاکہ استحالہ حادث کے منھ سے کلام قدیم نکلنے کا لازم نہ آوے -

اور مرتبے حدوث انسان مین اگر طبیعتین اور قوتین ہر زمانے کے آدمیون کی یکسان برابر تسلیم

کیجاوین تو اوس سارے کلام خدا کا جو ہدایت خلق اللہ کے واسطے ہو ایک ساتھ کسی مقبول بندے کی زبان پر ظاہر ہو کر یکسان تا قیام قیامت بلا تغیر و تبدل اور نسخ اور ترمیم احکام باقی رہنا تسلیم کیا جاوے اور اگر ہر زمانے کے آدمی ہی کیا بلکہ تمام مخلوقات کی طبیعتون اور قوتون مین اختلاف قوی پایا جاوے جیسا کہ ظاہر ہے

تو ضرور ہے کہ اوس کلام قدیم مین بھی پہلے ہی سے مرتبۂ قدم الانسان مین بھی اختلاف احکام ہو اور بحسب ظہور انسان مرتبۂ حدوث مین وہ کلام کتاب بھی ہر ایک زمانہ کے آدمیون کی طبیعت اور قوت کے اندازہ پر دنیا مین ظاہر ہوتا رہے۔ تا کہ جہالت حکیم مطلق خالق برحق طبائع مخلوق اور اون کے علاجہائے مختلف سے لازم نہ آوے۔ اور جب یہ امر ظاہر اور سارے عالم کے نزدیک مسلّم ہے کہ اوس سبب اوّل جسکو اکثر خالق کُل کہتے ہین اوس سے جو مخلوقات ظاہر ہوئی ہے اور اوسکے مرتبۂ علم ہے جسمین سب مخلوق انادی اور قدیم تھی مرتبۂ ظہور مین آکر حادث اور آدی کہلائی گئی اور یہ ساری رچنا رچی گئی ہے اوسکی مخلوقات جیسی مخلوق باوجود مرتبۂ حدوث مین آجانے کے کوئی نہین پیدا کرسکتا اوسکی چھوٹی سی چھوٹی مخلوق جیسے مکھی اور مچھر پیدا کر کے آجتک کوئی نہ دکھا سکتا ہے نہ دکھا سکا تو اوس کلام کتاب مین بھی جب اوسکے مرتبۂ علم سے مرتبۂ ظہور مین آوے اور فی الواقع آیا بھی ہو اور جب تک اوسی صورت اولی مین ظاہر ہے اگر فی الواقع اوسیکا کلام ہو تو وہ وہ قوتین ہونگی کہ اونکا مثل اوسکے وقت ظہور تک اوسی صورت ظہور اولی مین کوئی نکر سکا ہو اور نہ کر سکے باوجود ظاہر ہونے اوس کلام کے ہو بہو صورت کلام انسان مین اوس مین اور کلام خاص انسان مین اتنا فرق ہو جتنا انسان مین کہ مخلوق اولی خدا ہے اور اوسکے فوٹو کی تصویر مین ہوتا ہے کہ جو دیکھتا ہے بیساختہ یہی کہتا ہے کہ جس آدمی کی یہ تصویر ہے واللہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصویر ہو بہو وہی انسان ہے مگر چونکہ یہ تصویر آدمی کی بنائی ہوئی ہے ہر ایک مصوّر ایسی لاکھون تصویر بنا سکتا ہے اور ہر مصوّر دوسرے مصوّر کے مقابلے مین آسکتا ہے مگر انسان جیسا انسان کوئی بنا سکا نہ بنا سکتا ہے ایسے ہی باوجود ظاہر ہونے اوس کتاب اور کلام خدا کے زبان انسان سے جیسے ہر ناظم ناثر دوسرے ناظم ناثر کا مقابلہ کر سکتا ہے اوسکے جیسی نظم و نثر مقابل مین لیکر آسکتا ہے اوس کلام کے لانیوالے کا مقابلہ آجتک کوئی نکر سکا ہو نکر سکے اوس کلام کی سی قوتین خارج طاقت انسانی سے اپنے کلام مین

باوصف بہت سی کوششون کے کوئی بڑاسے بڑا دکھاسکا ہو نہ دکھاسکے مگر اس قسم کی قوتون کی میزان کے بنانے مین یہ خیال قوی دامنگیر ہوا کہ اگر وہ قوتین ایسی ہون گی کہ جنکا خارج طاقت انسانی سے ثابت کرنا دلائل عقلیہ پر موقوف ہو تو ہر ایک دلیل عقلی کو دوسرے عاقل توڑ سکتے ہین اور ہر ایک مستدل کا دوسرے عقلا اوسکی دلائل سے منھ موڑ سکتے ہین اوریہ بات سمجھ مین آئی کہ اوس میزان کی ترکیب ایسی بدیہی اور ضروری قوتون سے دیجائے کہ جسکی دلیل فقط اتنی ہی بات ہو کہ اس قسم کی قوتون کا کلام آجتک بجز اس کلام ربانی کے کوئی انسان لایا ہو تو لاؤ اور اوسکا پورا پورا متابلہ کرکے دکھاؤ تاکہ اوس قوت کا کلام اگر کوئی مقابل مین لے آوے اور اوسکا پورا متابلہ کر دکھاوے اوس کلام کی جو خدا کی طرف نسبت کیا گیا تھا کساد بازاری اور اوسکے مدعی کا کذب سب پر ظاہر ہوجاوے اور اگر اوسکی سی قوتین دکھانے اور اوسکے مقابلے مین آنیسے سب عاجز رہجاوین ہر منصف کو یقین ہوجاوے کہ بیشک یہ کلام کلام ربانی ہے اور اوسکا لانیوالا سچا اور لاثانی۔ اور فی الواقع وقعی بری چیز اور برا کام وہی ہے جسکو یہ کلام ربانی اور یہ کتاب یزدانی برا بتاوے اور بھلی چیز اور بھلا کام وہی جسکو یہ بھلا فرماوی علیٰ ہذا کشف مکاشفہ ذکر شغل عبادت وہی قابل اعتبار ہو جو اس کلام الٰہی کے مطابق ظہور مین آوے لہذا اس قسم کی وہ قوتین جو بعد تحقیق بسیار اور دیکھ بھال اون کتابون کے جو خدا کی طرف منسوب ہین اور ملاحظہ ہر مذہب کی مناظرون کی کتابون کے جو خاکسار کو ملین اور اونکو اجمالاً ہر مذہب والیکو بعد دیکھنے کے بنظر انصاف تسلیم کرتا دیکھا اگرچہ پورے طور سے اوس کتاب مین لکھ رہا ہون کہ جو بہت بڑی ہوگئی ہے اور انشاءاللہ ہر ایک اعتراض وجواب مفصل کے ساتھ ایک نادر ہی کتاب ہوگی۔ جسکا نام خاکسار نے میزان الادیان رکھا ہو مگر بخوف تعجیل اجل اور نہ فرصت دینے زمانے کے اون قوتون مین سے پانچ قوتون کو اس کتاب مین جمع کرکے اس کا نام مختصر المیزان لکلام السبحان رکھکر جس کتاب مین ان قوتون کا جلوۂ کامل نظر آیا مختصر طور پر ظاہر کر دکھایا اب منصفین ہر مذہب و ملت سے یہ عرض ہے کہ غرض خاکسار چونکہ فقط تحقیق حق ہے نہ کہ اظہار علمیت اور تعصب مذہبی۔ اگر میری میزان کی قوتون مین کوئی قباحت ہو بذریعۂ تحریر مطلع فرماوین یا خود ملکر معاملہ صاف کر جاوین اور اگر ان قوتون کو قابل تسلیم سمجھین اوسکی اطلاع سے بھی ضرور خاکسار کو رہین منت بناوین اور اگر ان سب قوتون کو کسی

کلام مین دکھا سکین ضرور بذریعۂ خط وکتابت یا ملاقات قبل از تشہیر خاکسار کو بھی دکھا دین۔ انشاءاللہ تسلیم امرِ حق مین مجکو کچھ عذر نہوگا واللہ الموفق والمعین و ایاہ نعبد و ایاہ نستعین اللّٰھمّ اھدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین امین ثمّ امین ثمّ امین ٭

۱۔ **قوۃ اوّل** اوس درجہ کی فصاحت وبلاغت ہے کہ اوسکے ہمزبان بڑے بڑے فصیح اور بلیغ اوس درجہ کی فصاحت وبلاغت کو خارج طاقت انسان سے مان لین۔

۲۔ **قوۃ دویم** اوس درجہ کی قوّت ہدایت اور تاثیر ہے کہ چورون کو قزاقون کو امانت دار زانیون کو پارسا بُت پرست جاہلون کو خدا پرست ایسے سخت مزاجونکو جنکو آدمی کا مارنا ایک بات ہو تھوڑے عرصہ مین خداشناس خوش خلق نیک اساس بغیر کسی سامان ظاہری کے بنادے پیدایشی طور سے جن امور کی طرف نفس انسان کو رغبت ہوتی ہے اونکی طرف رغبت دلانے اور بیقید بنانیکی نصیحت بہت جلد مقبول قلوب ہوتی ہے مگر ہر خواہش کو اعتدال پر لانا اور بیقیدون کو رضاء مولا کے موافق مطابق فطرت سلیم بنانا اور پھر وہ بھی تھوڑے عرصے مین بنانا۔ تمام عالم کے بنانیوالے ہی کا کام ہی اور یہ قوت اوسی کے کلام کے ساتھ مخصوص بیشبہ بلا کلام ہے۔

۳۔ **قوۃ سویم** وہ شہرت اور محفوظیت ہی کہ جس قدر وہ کتاب الٰہی دنیا مین مشہور اور مُشتہر ہوتی جاوے اوسیقدر اوسکی حفاظت اور محفوظیت مضبوط اور مستحکم ہوتی جاوے اور بمقتضائے شانِ عادلِ مطلق اوسیقدر دنیا کے لوگونکو جن تک اوسکی شہرت پہونچتی جاوے اپنی فرمانبرداری اور نافرمانی کے جزا سزا کا حکم سُناوے اور جن لوگون تک ابھی نہین پہونچی اپنے پہونچنے سے پہلی حالت کی نافرمانیون کو توبہ کرتے ہی یکدم معاف فرماوے۔ اور رفتہ رفتہ تمام ہی دنیا مین مشہور اور مشتہر ہوجاوے اسواسطے کہ یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ دنیا مین جو کتاب الٰہی جس قدر مشہور پائی جاتی ہے اوسیقدر غیر محفوظ نظر آتی ہے اور اگر بالفرض کوئی محفوظ بھی کہلائی جاتی ہی چونکہ وہ فقط کاغذی پیرہن مین کہین کہین پائی جاتی ہے اوّل تو برائے نام ہی پائی جاتی ہی علاوہ برین جب خط کی مشابہت خط سے ممکن ۔ نئے کاغذ کو پُرانا کر دکھانیکے مصالح موجود پھر جبتک وہ کتاب جسکو خدا کی کتاب مانا جاوے ایسی شہرت نہ پاوے کہ دور دور چندولایتون مشہور مین

اپنا ابتدائے ظہور سے آخر دور تک ہر دور مین اپنے اول ہی دور سے بطریق شہرت اور تواتر محفوظ اور
مطابق ہوتی نہ چلی آوے پچھلے لوگونکو اوسکے دوسرے دور کی نقلونکو دور اول کے اصلی
نسخون سے علیٰ ہذا القیاس آخر دور تک مطابق ہونیکا کیونکر یقین آوے۔ ظاہر ہے کہ جو کتاب اللہ
فقط ایکدو شہر مین اپنے کسی دور مین بھی اگر چند لوگون کے پاس غیر مشہور ہو کر رہجاوے
خصوصًا اوسوقت مین کہ وہ لوگ بھی ایسے ہون جو بوجہ اوس کتاب کے اپنی تعظیم و تکریم دوسرون
سے چاہین بشہادت تواریخ معتبر برخلاف اوسکے اول دور کے نئی نئی سیکڑون باتین برخلاف
اوس کتاب کے اپنی کمائی کے لئے اپنے مذہب مین پھیلاوین۔ اور بوجہ اپنی اس خود غرضی کے
یا بوجہ کسی اور نقصان کے مخالفین سے ڈر کر یا کچھ اور خوف کر کر دوسری قومون کی دکھانے
تک سے چھپاوین ممکن نہین کہ وہ سب اتفاق کر کے اوسمین جو کچھ چاہین اپنی طرف سے عبارتین
نہ ملاوین اور جس قدر چاہین نہ گھٹاوین اور بوقت ضرورت اپنے مطلب کے موافق جسطرح
چاہین لکھکر پرانا نسخہ معتبر کر دکھاوین۔ اور اوسکے اصلی نسخہ ہونیکے مدعی نہ بنجاوین۔
اس واسطے کہ جو خدا کی کتاب اوس کے تمام بندون کی رہنمائی کے واسطے مانی جاوے چونکہ
اوسکے نزدیک تمام آدمی اوسکے بندے ہونے مین سب برابر ہین ضرور ہے کہ کبھی کسی دور
مین کسی سے نہ چھپائی جاوے بلکہ اگر ظاہر ہوتے ہی تمام آدمیون کو اپنی اطاعت اور عدم
اطاعت کی جزا اور سزا مین یکدم ماخوذ کرے ضرور ہے کہ تمام دنیا مین ایکدفعہ ہی مشہور ہو
اور اپنے اول دور سے آخر دور تک یکسان مشہور رہے۔ اور اگر یہ نہین اور فی الواقع یہہ
بات تو کسی بھی کتاب مین نہین تو اتنی بات تو بالضرور ان کتابون مین سے خدا کی سچی کتاب
مین ہونا ضرور ہے کہ دن دونی رات سوائی تمام ہی عالم مین رفتہ رفتہ شہرت پاتی جاوے
اور اوسیمقدار کے لوگون کو جہان تک شہرت پاوے اپنا مطیع بنا کر پہلی جہالت کی حالت
کے گناہون کی معافی کا حکم سُنا دے اور اوس سے پہلے جو لوگ مر گئے ہون گو وہ پہلی شریعت
کی نافرمانی مین۔ اگر اوس سے پہلے کوئی اور کتاب الٰہی اور شریعت ہو ماخوذ ہون مگر اپنی فرمانبرداری
و نافرمانی کے اعتبار سے خلاف عقل اور قاعدہ عدالت مواخذہ نفرماوے تاکہ خلاف عدالت خدا
کی طرف نسبت کرنا لازم نہ آوے اور پھر اوسکے اول دور سے آخر دور تک جسقدر زمانہ کو وسطے

وہ دستور العمل ہو کوئی اوسکو نہ چھُپا سکے اور اوسکی قوّتِ غیبیہ پر کسیکو اوسکے چھپانیکی یا فقط اپنے ساتھہ خاص کر لینے کی طاقت نہو سکے اور کوئی اوسکی قوت آلہی پر غلبہ نکر سکے اور اوسکو ایک بھی زیر و زبر مین۔ اگر کوئی بادشاہ ہفت اقلیم بھی چاہے بال کے برابر بل نہ آوے ورنہ لازم آویگا کہ قوتِ آلہی کو بندہ توڑ سکتا ہے اور خدا کا مقابلہ جو چاہے کر سکتا ہے معاذ اللہ منہا یا بعینہٖ خالق برحق عادل مطلق پر یہ مثال صادق آویگی کہ فرمان شاہی ایک گاؤن کے نام آوے اور دوسرے گاؤن والون سے چھپایا جاوے یا کچھ اَدل بدل کر کے دوسرونکو دکھایا جاوے اور پھر انصاف کے وقت کسی سے بھی نافرمانی ظاہر ہو تو سبکو مجرم بنایا جاوے۔ اور وہ فرمان سب پر حجت لایا جاوے۔ تعالیٰ اللہ عن ذالک علوا کبیرا۔

۴ **قوۃ چہارم** وہ جامعیّت ہے کہ اُن پڑھے کے ذریعہ سے ظاہر ہو اور پھر وہ مضامین جامع بیان کرے کہ قیامت تک کا کوئی قضیہ فیصلہ ضروری باقی نہ چھوڑے۔ بڑے بڑے دانشمند اور دہریون کے گھڑے ہوئے عقلی قاعدے توڑے اور اونکو اپنی طرف متوجہ ہی نکرے بلکہ اپنا دلی غلام بنا کر چھوڑے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ ایک آن مین ہر چیز کا زندہ کرنیوالا بھی ہے اور مارنیوالا بھی۔ اسی طرح اوسکا کلام بھی اوصاف کلام کے اعتبار سے جامعِ اضداد ہو۔ باوجود اس جامعیت کے آسان ہو تو ایسا آسان ہو کہ بقدر ضرورت ہر کوئی اوسکی سمجھ حاصل کر سکے اور اس آسانی کے ساتھ مشکل ہو تو ایسا مشکل کہ قیامت ہو جاوے مگر اوسکے نکات اور حکمتون کا اُور انتہا نہ آوے

۵ **قوّتِ پنجم** جو فی الواقع تکملہ اِن ہی مذکورہ قوّتون کا ہے یہ ہے کہ جو کچھ وہ پیشین گوئیان خصوصًا اپنی نسبت اور اپنے تابعین کی نسبت کرے اور لازم ہے کہ ضرور ہی کرے وہ سب کے سب ہوبہو مطابق ہوتی چلی جاوین۔ انسان کی کسی کتاب مین یہ ساری قوّتین بلا کم و کاست اگر ہون کوئی مدعی لاوے اور منصفانہ میدان مقابلہ مین آوے۔ البتہ جو کتابین واقعی خدا کی کتابین ہین جس وقت تک وہ واجب العمل ہونگی ضرور ان صفتون کے ساتھ متصف اور ان صفات کی مُہرون کے ساتھ کہ جو فرمان خدا کی لئے گویا خدا کے دستخط اور مُہرین ہین ضرور مزیّن ہون گی۔ ورنہ بغیر دستخط اور مُہر کے کیا کوئی فرمان قابل اطمینان ہو سکتا ہے ہرگز نہیں مگر ہمارے اس زمانہ مین بجز قرآن مجید کے کوئی دوسری کتاب ایسی نظر نہین آتی کہ جو ان صفات کی مہرون کے ساتھ مزیّن ہو اور ان اوصاف کے دستخطون سے مشین

لہٰذا اس رسالہ کو جو مختصر نمونہ ہماری کتاب میزان الادیان کا ہی بغرض ہدایت و انصاف پانچ قوتون پر منقسم کیا جاتا ہے اور ہر قوت مین مواہیر اور دستخط آلہی کا جلوہ دکھلاکر ہر صاحب انصاف کو اطاعت کلام اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے۔

قوتِ اول بیان فصاحت و بلاغتِ قرآن پاک مین

قرآن مجید اگرچہ باعتبار کلام آلہی ہونیکے خدا کی ذات پاک کے ساتھ قایم ہے اور قایم تھا جیسا خدا بےمثل اور بے مانند اور قدیم۔ ایسے ہی اوسکا کلام قدیم اور بے مثل۔ مگر جس طرح ہم سب اللہ کے علم مین اگرچہ ہمیشہ سے موجود اور قدیم تھے مگر اس کیفیت خاص کے ساتھ کہ کوئی مخلوق ہم جیسی مخلوق ہرگز نہین پیدا کر سکتی۔ جسطرح ظاہر ہوکر ہم مخلوق خدا کہلائے گئے ہین اسیطرح یہ کلام آلہی بغرض ہماری ہدایت کے ایسی ہی کیفیت خاص کے ساتھ کہ اوسکی مثل کوئی نہ لاسکے بوجہ ہونے اوس نبی اُمّی کے جنکے ذریعہ سے اوسکا ظاہر کرنا اللہ کے علم مین مدنظر تھا زبان عربی کی بےنظیر لباس سے سجاکر جب سے ظاہر کیا گیا ہے اپنے کلام آلہی اور بےمثل ہونے پر تیرہ سو۱۳ سولہ۱۶ برس سے باوجود نثر ہونے کے اپنی بےمثل قوت فصاحت اور بلاغت کی بےنظیر قوت قبولیت اور تاثیر کی بےمانند قوت ہدایت اور جامعیت کی علی الاعلان دکھارہا ہے اور اپنے مقابلہ مین عموماً سبکو خصوصاً بڑے بڑے فصحا اور بلغاء عرب اور بڑے بڑے نامی شاعرون کو منادی فرماکر اپنے کلام آلہی بےمثل عالیشان خارج طاقت جن اور انسان سے ہونے پر بہت زور کے ساتھ دعویٰ کررہا ہے۔ اور قیامت تک اپنے اسی شان کے ساتھ باقی رہنے پر پیشین گوئی فرمارہا ہے تا آنکہ اوسکے لانیوالے حبیب اللہ ہی کا دوسرا کلام جسکو حدیث کہتے ہین اوسکی برابری کرنے سے اپنا عجز دکھارہا ہے۔ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جنکی فصاحت اور بلاغت عرب سے ہند تک ضرب المثل ہے بڑے بڑے شعراء ہند بھی اونکے نام نامی کے ساتھ حسّان ہند کا خطاب حاصل کرکے فخر کرتے ہین۔ اور کعب بن مالک لبید بن ربیعہ جیسے بلغاء کو اپنا غلام بیدرم بناکر دکھارہا ہے۔ دیکھو پندرھوین سیپارہ کے دسوین رکوع مین اللہ جلشانہ اپنے حبیب پاک کو فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ۔ یعنے کہدے تو اے ہمارے

محبوب البتہ اگر جمع ہو جاوین تمام جن اور آدمی کہ لے آوین مثل اس قرآن کے نہین لاسکینگے مثل اسکے اگر ہو جاوین سب آپسمین ایک دوسرے کے مددگار - بلکہ سارے قرآن پاک کا مقابلہ درکنار آخر کا تو عموماً اسطرح ارشاد ہوتا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ - یعنے اگر تم شک مین ہو اوس قرآن سے جسکو اوتارا ہی ہمنے اپنے بندے پر پس لاؤ ایک ہی سورت اوس جیسی - ف یعنے سارے قرآن کے برابر اگر کوئی کتاب پُر فصاحت و بلاغت مقبول اور جامع نہین لاسکتے - ایک ہی سورت اوس جیسی تم سب جمع ہوکر بنادو - خصوصاً ایسے شخص کے ذریعہ سے جو مثل ہمارے محبوب کے بظاہر اُمّی لقب اور بے سر و سامان ظاہری ہو چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمہ صاحب تفسیر کبیر بھی اس آیت کی تفسیر مین لفظ من مثلہ سے اسیطرف اشارہ فرماتے ہین مگر چونکہ یہ انسان کا کلام نہ تھا اوسی خالق کا کلام تھا کہ جو ہر شخص کی قوت کو جانتا ہے - دعوے کے ساتھ آخر مین اسی آیت کے فرمادیا - فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ - یعنے پس اگر تم ایک سورہ کے ساتھ بھی مقابلہ نکر سکے اور ہرگز نکر سکوگے پس ڈرو تم اوس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہین - لہذا ہم دعوے سے کہتے ہین کہ کوئی ایک سورت بھی قرآن جیسی اگر لایا ہو تو دکھلاوے اور قرآن جیسی پُر فصاحت و بلاغت جامع اور مقبول بے گنتی سینونکی محفوظ کوئی کتاب لیکر مقابل مین آوے - اللہ ری بلاغت ایک ہی مضمون اور ایک ہی آیت پر وہ جامع اور پُر معنی عبارت کہ جس سے اوسی ایک مضمون کو اونھین الفاظ اور اوسی عبارت سے کروڑون طرح سمجھا جاوے - ہر ایک آیت وہ خوان نعمت کہ جو آدمی اپنے اپنے حصے اور حوصلے کے موافق ہر آیت سے جُدا ہی حصہ لیجاوے - قیامت ہو جاوے مگر خدا کی ابتدا انتہا ہو تو اوسکے کلام پاک کے نکتون اور باریکیون اور حکمتون کی بھی انتہا ہو - مولانا غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ الٓمٓ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب کے سبحۃ المرجان مین حضرت مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ سے وجوہ اعراب یعنے ترکیب لفظی اس آیت کے جسکو غالباً انگریزی مین گرامر اور سنسکرت مین ویاکرن کہتے ہین - بموجب علم نحو کے بارہ کروڑ تراسی لاکھ چوالیس ہزار پانسو چونتیس نقل فرماتے ہین - اور ہر طرز اعراب مین نیا رنگ

ہر ایک مضمون کا دکھاتے ہین - امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر مین فرماتے ہین کہ فقط اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سے قریب دس ہزار کے مسئلے نکل سکتے ہین - اور اسیطرح بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہزارون مسائل پیدا ہوتے ہین اور فقط الحمد للہ سے ایک طرز خاص پر قریب دس لاکھ کے مسائل بیان کرنیکا بیڑا اوٹھاتے ہین جسکو شبہ ہو ہمارے پاس آوے اور تسکین حاصل کرجاوے - اور تمام طرز بیان جو جو یہان بیان ہوسکتے ہین اون سبکے بیان کرنیسے گردن عجز جھکاتے ہین - یہ مختصر اس قابل نہین کہ ان مضامین کا نقشہ بتفصیل دکھایا جاوے - اور علم عربی کی فصاحت و بلاغت کا وہ جلوہ خاص جو قرآن مجید مین ہے اوسکا صریح خاکہ کھینچکر علی رؤس الاشہاد لایا جاوے مگر انشاء اللہ الجلیل ہم اپنی کتاب میزان الادیان مین بتفصیل کسیقدر اوسکا جلوہ خاص دکھلاوینگے - حق یہ ہے کہ جو جانے وہ پہچانے مصرعہ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری * فصاحت و بلاغت ایسی کہ بڑے بڑے نامآور شاعر عربی نژاد اہل زبان اوسکے مقابلہ سے عاجز آگئے ایک چھوٹی سی سورت انا اعطیناک الکوثر کا جسمین تین آیتین ہین ان تینون آیتون کو تین مصرعہ پر مضمون انتہا درجے کی پر فصاحت و بلاغت سمجھکر باوصف درخواست اہل عرب جب بڑے بڑے شاعر اوسکی ہر ایک آیت جیسا چوتھا مصرعہ نہ لکھ سکے - لاچار انہ لیس من کلام البشر کہکر پیچھا چھوڑایا - کلام نظم مین اکثر بہت کچھ تاثیر اور شیرینی ہوتی ہے مگر اس کلام نثر کی شیرینی چکھکر ابوجہل کو بھی ان لہ لحلاوۃ - وان لہ لطلاوہ کہتے ہی بنا - گو عناد سے ایمان نہ لایا ورنہ وہ لوگ جو عربی لغت کے ماہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین انتہا درجہ کی دشمنی اور عناد کے ساتھ جان اور مال سے حاضر فصاحت و بلاغت مین یکتائے زمانہ - اپنی بات رکھنے اور دوسریکے ذلیل کرنےمین یگانہ - یہ کسی کی سمجھ مین آتا ہے کہ لڑین جھگڑین مرین مارین سبھی کچھ کرین - اور قرآن جیسا نہین تو ایک سورت بھی اوسکی برابر بناکر رائج نکرین - کرین اور پھر کرین - مگر خدا سے بھی مقابلہ کرسکین کیا بعض گمراہ ناواقفون نے نہین کیا - مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوت کا کیا - فرقان بمقابلہ قرآن بنایا - اسود عنسی نے نبوۃ کا دعوی کرکے جھوٹی پھر عربی عبارتین بناکر کیا کچھ نہ دکھایا مگر جیسا کیا ویسا پایا کہین کہین بعض کتب تاریخ جیسے ابوالفداء وغیرہ مین دو چار آیتین

انکی بنائی ہوئی اگر نظر آجاتی ہین اونکی بیغیرتی اور خود غرضی اور کذب صریح کا وہ سماد کھاتی ہین کہ پڑھنے والون کو بھی پڑھنے سے شرمندہ بناتی ہین۔ اب کیا بعض ناواقف فن فصاحت و بلاغت سے مقامات حریری کو بمقابلہ قرآن شریف لیکر نہین آئے مگر خود مصنف مقامات کو جوفن بلاغت کا واقف کار ہے پیرو بلاغت قرآن کا اور اقراری معجز ہونے بلاغت و فصاحت فرقان کا پاکر آخر کار بغلین ہی جھانکتے نظر آئے۔

بیان قوت دویم قبولیت قلوب اور تاثیر قرآنمجید کا

سبحان اللہ قبولیت اور تاثیر اس درجہ کی حیرت انگیز اور تعجب خیز کہ مارنے کے ارادہ سے تلوار کھینچکر جاوین اور اوس کلام پاک کو سُنتے ہی غلام جان نثار بنجاوین۔ اور جس کلام پاک کے لانے والے اور ہم تک پہونچانے والے کی ہیبت سے جماعت منکرین کے بڑے بڑے بہادر بھاگتے نظر آوین کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا قصہ نہین سُنا۔ اور ابو جہل جیسے بہادر غضبناک کے بھاگنے کے واقعات کو تاریخون مین نہین دیکھا۔ دور نہین۔ یہان ہی دیکھ لو۔ لیورپول کے سیکڑون نصاریٰ کو اور فلسفی دہریونکو کسنے یکدم مسلمان کر دکھایا۔ امریکہ وغیرہ مین نقارۂ اسلام کسنے جا بجایا اور ہزارون کی تنخواہ پانے والون کو اور پوری پوری شوکت ظاہری دُنیا رکھنے والون کو سب باتون سے کس چیز کی تاثیر نے یک بیک آزاد بنا دیا۔ قرآنِ پاک ہی کے ترجمہ نے یا کسی اور نے۔ اللہ اللہ یہ کیا تاثیر ہے کہ جسنے سُنا فوراً بندۂ خدا بنا۔ اتنا ضرور ہے کہ ذرا انصاف و غور سے خیالات دنیوی چھوڑکر اور تعصب کے رشتے توڑکر سُن لے۔ اور اوسکے جاننے والون سے اگر کہین شک ہو سمجھ لے ظاہراً ایمان لادے نہ لادے مگر یہ تو ممکن نہین کہ اسکا مضمون پُرتاثیر دلمین نکھب جاوے اور اپنا اثر نہ دکھاوے۔ اگر شک ہو آؤ اور ایسا کلام پُرہدایت اور تاثیر دکھاؤ یہان تو تیرہ سو سولہ برس سے یہ منادی عموماً ہو رہی ہے وَاِن کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یہی کلام پُرتاثیر ہے کہ جسنے اُن عرب کے زانیون کو جنکے یہان زنا اور حرامکاری موجب فخر ہو۔ چوری اور قزاقی کا بہادری نام رکھین۔ آدمی کا مارڈالنا جنکے نزدیک ایک بات ہو پتھر کے سیکڑون بُت جنکے خدا اور حاجت روا ہون تھوڑے سے زمانہ مین بڑے درجہ کا پارسا اور امانت دار خوش خلق نیک کردار خداشناس

اور نیکو کار بنا دیا ذرا کتب سیر کی سیر کرو اور تاریخون سے ایام جہالت کے حالات کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ خیر و برکت کے ساتھ مطابق کرکے دیکھو زمین اور آسمان کا فرق پاؤگے اور کیا تھا کیا ہو گیا ہے کہتے نظر آؤگے۔

بیان تیسری قوت قرآن مجید کا

اللہ اللہ حفاظت اور شہرت اوس پلے کی کہ جس طرح اوس نے اول دن اپنے نازل فرمانیوالے اور بھیجنے والے رب العالمین کی طرف سے اپنی حفاظت کی نسبت تحریف وغیرہ سے صراحۃً وعدہ فرمایا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنے بیشک ہمنے ہی نازل کیا ہو اس ذکر پاک یعنے قرآن مجید کو اور ہمین اوسکی حفاظت رکھنے والے اور نگہبانی کرنیوالے ہین۔ علیٰ ہذا جیسے اوسنے اوسوقت مین کہ فقط غالباً بیس تیس آدمی اوسکے پیرو ہونگے اپنے لانیوالے کی نسبت ہادی جملہ خلائق ہونیکا تاکید کے ساتھ قطعی اشتہار دیا تھا اور اپنے احکام کے ساتھ اپنے لانے والے کو بشیر اور نذیر عام مخلوقات فرما دیا تھا کہ وما ارسلناك الا کافة للناس بشیرا ونذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعنے نہین بھیجا ہمنے تمکو اے ہمارے رسول مگر تمام آدمیون کے واسطے خوشخبری سُنانیوالا اور ڈرانیوالا مگر اکثر آدمی نہین جانتے۔ اور پھر بالتصریح بمقتضاء الف لام استغراق جتا دیا تھا کہ انا انزلنا علیك الکتاب للناس بالحق یعنے بیشک ہمنے نازل کیا ہو تمپر اس کتاب کو سارے آدمیون کے واسطے حق بیان کرنیوالی بلاکم وکاست۔ اوسیطرح زمانہ حضوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی وہ جلوہ اپنی حفاظت اور شہرت کا ظاہر فرمایا کہ قریب تین لاکھ کے آدمیونکو بائیس ہی برس مین جو زمانہ ظہور نبوت کا ہی اپنا اور اپنے لانیوالے کا غلام جان نثار بنا دکھایا اور بضرورت ادا کرنے نماز کے کہ جسمین بقدر طاقت قرآن مجید کا ہر نمازی انسان پر پڑھنا فرض ہے تقریباً تین ہی لاکھ آدمیون کے سینون مین کم وبیش اپنی حفاظت کا گھر جا بنایا۔ اور بموجب حالات اس زمانہ والونکے کہ بہتیرے مسلمان نماز بھی جو اعلیٰ درجہ کا رُکن اسلام ہے کبھی نہین پڑھتے جب ہم دیکھتے ہین کہ باوجود اس ضعف اسلام کے ہر شہر مین اسقدر چھوٹے اور بڑے حافظ تمام قرآن کے موجود ہین کہ رمضان شریف مین تراویح کے اندر جسمین سارا قرآن مجید مع بسم اللہ سُنا نا سُننا اکثر اہل اسلام

کے نزدیک سنت مؤکدہ ہو سُنانے تک کو مسجدون مین حافظون کو جگہ نہین ملتی غالباً بموجب
کثرت شوق صحابۂ کرام کے ساتھ قرأت کلام اللہ کے اور ہونے اس کلام پاک کے اونھین کی
زبان مین ان تمام صحابۂ کرام مین اکثر پورے ہی قرآن کے ہزارون حافظ ہونگے ہان جو
صحابہ ادھر ادھر بعض مختلف گاؤن اور شہر کے تھے یا سوداگر اور دور کے ولایتون کے
رہنے والے اونکی غیر حاضری مین جس قدر قرآن مجید نازل ہوا وہ اونکے حفظ سے رہگیا ہو
تو ہو اسواسطے کہ مقدمہ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ علی ابن ابی ذرعہ
رازی علیہ الرحمۃ سے جو بڑے معتبر اعلیٰ درجہ کے محدث محقق مشہور ہین نقل فرماتے ہین کہ
ایک لاکھ سے زیادہ آپکی وفات کے وقت وہ صحابۂ کرام دنیا مین موجود تھے جنھون نے آپکی
غلامی مین آکر آپ سے احادیث بھی سُنی اور دوسرون کو پہونچائی۔ اور آپ سے روایت
کی پھر یہ کیونکر خیال کیا جاوے کہ جو لوگ آپ کی باتون کو لفظ بلفظ یاد رکھین اور
روایت کرین وہ حفظ قرآن سے غافل رہین حالانکہ قرآن مجید کے سیکھنے سکھانیوالے
کو بموجب فرمان حبیب الرحمٰن علیہ صلوات اللہ السبحان سب سے بہتر سمجھین اور تین آیتین یاد
کرلینے کو قرآن مجید سے تین موٹی اونٹنی مفت حاصل کرلینے سے زیادہ فائدہ مند جانین اور
مشغولی قرآن پر دوسرے اذکار اور دعاؤن سے زیادہ اُمید نفع کی رکھین دیکھو باب
فضائل القرآن مشکوۃ شریف کو چنانچہ یہ امر کنز العمال کی اوس روایت سے جسمین چارسو حافظون
کے شہید ہونیکا فقط جنگ کامہ مین ذکر ہے اور اسی جنگ مین بخاری شریف کی حدیث مین ستر
حافظون کے شہید ہونیکا تذکرہ بہت ہی ظاہر ہے ورنہ مطلقاً صحابۂ کرام جنھون نے آپکو
دیکھا اور آپ پر ایمان لائے اور اس کلام پاک کو سنکر اوسکے غلام بیدرم بنگئے اور وہ سب
کے سب کم وبیش قرآن کے تو ضرور ہی حافظ تھے اتنے تھے کہ بخاری شریف و مسلم شریف مین حضرت
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصۂ جنگ تبوک مین روایت ہے کہ اس جنگ مین اس کثرت سے
صحابۂ کرام تھے کہ دیوان شمار مین اونکے نام نہین سماتے تھے اور پھر بہت مختلف موقعونمین
شہید ہوتے رہے۔ طاعون اور وبا مین بھی انتقال فرماتے رہے۔ اسیوجہ سے محدثین لکھتے ہین
کہ بہت سے صحابہ کے نام ونشان کا پتہ ملنا دشوار ہوگیا امیر المومنین ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

اصابہ فی تمیز الصحابہ مین اکیس ہزار پینسٹھ صحابہ کے نام اور بعض حالات لکھکر اوسکے مقدمہ مین تحریر
فرماتے ہین کہ باوجود بہت سی تلاش کے مجھکو دسوین حصہ کے بھی نام صحابۂ کرام کے نہین ملے۔ اس
حساب سے دس کو اکیس ہزار پینسٹھ ہی مین اگر ضرب دیتے ہین تو دو لاکھ دس ہزار چھ سو پچاس
صحابہ ہوتے ہین۔ پھر تو روز بروز دن دونی رات سوائی اس حفاظت اور شہرت نے بموجب
پیشینگوئی قرآن پاک کے علاوہ تمام مسلمانون کے سینون مین محفوظ ہونیکے اسقدر ترقی پکڑی
کہ عہد خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین موافق مشورے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
حسب الحکم ان دونون خلفاء گرامی قدر کے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جو حافظ قرآن بھی
تھے اور کاتب وحی ہونیکی وجہ سے ترتیب اور تالیف سورتون اور آیتون کے کیفیت شناس اور
نکتہ دان بھی۔ اس احتیاط کے ساتھ ایک جگہ تحریرًا بھی اپنی معتبر ترتیب پر جمع کرلیا کہ جن جن صحابہ
کے مابین جس قدر آیتین اور سورتین متفرق مختلف ہڈیکی شالون پر کھجور کے پتون اور کاغذ کے
پرچون پر لکھی ہوئی تھین اون سب سے بھی کامل شہادت کے ساتھ ایک ایک آیت تک لے لیکر
اپنے حافظے اور دوسرے حافظون کے حافظے کے ساتھ لکھنے سے پہلے مطابق کرلیا منسوخ التلاوۃ
اور غیر منسوخ التلاوہ کو اپنی یاد اور دوسرے صحابہ کے گواہی سے جمع کرنے سے پہلے جانچ لیا پھر
تو دوسرے صحابۂ کرام نے بھی جو حافظ تھے جس ترتیب پر اونکو یاد تھا علیحدہ علیحدہ لکھ لیا۔
اس لکھنے مین اور دوسری ترکیبون پر جمع کرنے مین بجز اسکے اور کوئی نقصان نتھا کہ بعض نے
ترتیب نزول پر یعنے جس طرح آیتین آگے پیچھے حسب ضرورت نازل ہوئی تھین ویسی ہی
لکھ لیا۔ بعض نے منسوخ التلاوہ آیتونکو بھی ناواقفیت سے درج کرلیا۔ چنانچہ بخاری شریف
مین جو روایت ہے کہ تمام وکمال قرآن مجید کے چار حافظ تھے۔ اوسکی مطابقت مین اُن دوسری
صحیح روایتون سے جن مین بہت لوگون کا صحابۂ کرام سے حافظ تمام کلام اللہ کا ہونا ثابت ہے
اکثر محقق شارح یہی لکھتے ہین کہ ان چار سے وہ چار حافظ مراد ہین جنکو منسوخ التلاوہ آیتین
بھی یا اُن آیتون کا مضمون ہی یاد تھا۔ مگر اس صورت مین پچھلے زمانہ والون سے اور اوس
زمانہ کے ناواقفون سے چونکہ بظاہر خوف اختلاف کا تھا بلکہ اس اختلاف کا بعض دور کے رہنے
والون سے ظہور ہونے بھی لگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ یہ بھی بموجب روایت کنز العمال

حافظ قرآن تھے حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے کہنے سے جو باتفاق شیعہ سُنیون کے امین اُمت ہین بموجب روایت معتبر مشکوٰۃ شریف کے اس ترتیب خاص موجودہ پر حضرت زید بن ثابت کے لکھے ہوئے قرآن کی سات نقلین کرا کے مختلف ولایتون مین لکھا ہوا قرآن بھی شایع کر دیا۔ اگرچہ کم و زیادہ حافظ قرآن تو پہلے ہی سے ہر جگہ موجود تھے اور دوسری ترتیبون کے ساتھ لکھی ہوئی سورتون کو حضرت حذیفۃ رضی اللہ عنہ امین امت کے مشورے سے بالکل نابود کر دیا اور اوسکے واسطے سے اللہ جلّ شانہ نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا پورا جلوہ دکھا دیا اور روز بروز اوسکی شہرت اور حفاظت کی ترقی روز افزون کو یہان تک پہونچا دیا کہ فی زمانہ تو اوسکی شہرت اور حفاظت کو محتاج بیان ہی نہ رکھا بموجب مثل مشہور عیان را چہ بیان مثل آفتاب کے تمام عالم مین روشن کر دکھایا وہ کون سی جگہہ ہے جہان قرآن مجید قرآن کے خواستگار کو نہ ملسکے اور انسان ارادہ کرے اور اوسکو نہ سمجھ سکے اوسکے حافظ اسقدر کہ اللہ اکبر اور مطلقاً کم و بیش کلام اللہ کے حافظ اور اوسکے پیروی کرنے والون کی یہ کثرت کہ سُبحان اللہ القادر۔ صاحب اخبار محمدن مدراس اخبار نیشنل ریویو سے فقط انگریزون کی تحقیقات کے موافق آجدن نوے کروڑ مسلمان روئے زمین پر نقل کرتا ہے۔ اور اخبار پیسہ لاہور بھی اسکے قریب قریب اسطرح تفصیل وار لکھتا ہے۔

	بزرشمار		بزرشمار
یورپ	۱۷۱۰۹۶۶۸	(۱۱) پالی نیشیا یعنے ریشیا	۱۳۳۶۲۹۹۲
افریقہ	۱۰۰۱۲۱۰۰۰	(۱۲) آسٹریلیا معہ جزائر ملحقہ	۶۷۷۵۰۰۰
برٹش انڈیا	۶۱۵۶۲۰۰۰	(۱۳) افریقہ شمالی	۲۵۰۰۰۲۱۰
جزائر ہند	۱۳۲۲۶۰۰۰	(۱۴) سوڈان وغیرہ	۸۰۰۰۰۰۰
بلیشیا	۱۰۰۰۰۰۰۰	(۱۵) مصر	۱۰۰۰۰۰۰۰
دولت عثمانیہ	۳۱۰۱۰۰۰	(۱۶) ایران	۲۰۰۰۰۰۰
مقبوضات دولت عثمانیہ علاوہ مصر	۶۰۰۰۰۰۰	(۱۷) افغانستان	۶۰۰۰۰۰۰
ترکستان	۱۵۰۰۰۰۰۰	(۱۸) روس	۳۰۰۰۰۰۰۰
عرب	۱۲۰۰۰۰۰۰	(۱۹) چین	۷۵۰۰۰۰۰۰

بلوچستان	۵۰۰۰۰۰	کُل میزان ۶۰۳۷۱۶۶۸۷۰

صاحب پیسہ اخبار ۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ نمبر ۳۱ ھ کے جلد سوم مین محبوب الرحمن صاحب سہارنپوری نامہ نگار کے حوالے سے اسی مضمون کے قریب قریب یہ محققانہ تقریر نقل کرتے ہین جغرافیون مین مسلمان ۱۸ کروڑ اور تازہ سائیکلو پیڈیا مین ۲۵ کروڑ درج ہین اور بعض اخبارات مین ۳۰ کروڑ ۶۰ لاکھ بیان کیگئی ہے لیکن محققین باختلاف کروڑون کی تعداد ۲۹ کروڑ سے ۹۰ کروڑ تک بتاتے ہین چنانچہ فرانسیسی فاضل مسٹر ایم برن صاحب نے جو مشہور سیاح اور مؤرخ اور صاحب تصنیف ہے تیس سال کی تحقیقات اور اسلامی ممالک کی سیاحت اور صرف کثیر گوارا کرنے کے بعد اپنی کتاب سیرِ اسلام مین اونکا شمار ۳۸ کروڑ ۴۸ لاکھ ۲۲ ہزار ۸ سو ۷۰ لکھا ہے۔ ایک اور جرمن محقق نے دنیا مین مسلمانون کی تعداد ۴۶ کروڑ بیان کی ہے اور کرزن گزٹ نے اونکا شمار ۹۰ کروڑ تک پہونچایا ہے چونکہ فی زمانہ تمام عالم مین یورپ اور یورپ مین اہل جرمن علوم وفنون تعلیم و تعلم وسعت معلومات قابلیت راستبازی وغیرہ مین بڑھے ہوئے ہین خصوصًا تحقیق مین زیادہ معتبر و مستند سمجھے جاتے ہین اسلیے مسلمانون کی نسبت جرمن محقق کی بیان کردہ تعداد زیادہ صحیح سمجھنا چاہیئے اور چند وجوہ سے بھی قابل وثوق ہے (۱) چونکہ ٹرکی و جرمنی مین باہم اتحاد ہے اسلیئے اہل جرمن کو مسلمانون کے متعلق حصول معلومات و تحقیقات حالات مین غیر معمولی سہولیت حاصل ہے (۲) بخیال اختلاف اگر ۲۹ کروڑ اور ۹۰ کروڑ کا اوسط بھی لیا جائے تو ساڑھے چونسٹھ کروڑ ہوتا ہی جو جرمن محقق کے بیان کردہ تعداد سے صرف بقدر ۵۰ لاکھ زیادہ ہے (۳) فرانسیسی فاضل نے اسلامی ممالک کے مسلمانون کی جو تفصیل لکھی ہے وہ دیگر بیان کردہ تعداد سے کم اور بہت کم ہی اور سب سے زیادہ زبردست ثبوت فاضل فرانسیسی کی بیان کردہ تعداد کے کم ہونیکا یہی ہے مثال کے طور پر بعض ممالک کے مسلمانون کی تعداد بیان کردہ فرانسیسی فاضل کا دیگر اصحاب کے بیان کردہ تعدادون سے مقابلہ کرکے باہمی فرق ظاہر کیا جاتا ہے۔

نقشہ تفصیل تعداد مسلمانان عالم بیان کردہ فرانسیسی فاضل مصنف سیرِ اسلام

نمبر شمار	نام ملک	تعداد مسلمانان ملک وار	نمبر شمار	نام ملک	تعداد مسلمانان ملک وار
	یورپ	۱۶۱۰۹۶۶۸	(۱۰)	ایشیا	۱۳۳۶۲۹۹۲

افریقہ	۱۰۰۱۲۱۰۰۰	مصر	۹۸۰۰۰۰۰
آسٹریلیا مع جزائر ملحقہ	۶۷۷۵۰۰۰	مقبوضات عثمانیہ علاوہ مصر	۶۰۰۰۰۰۰
برٹش انڈیا	۶۱۵۶۲۰۰۰	ایران	۲۶۰۰۰۰۰
افریقہ شمالی	۲۵۰۰۰۲۱۰	ترکستان	۱۰۰۰۰۰۰
جزائر ہند	۱۳۲۲۶۰۰۰	افغانستان	۶۰۰۰۰۰۰
پالینشیا	۲۱۱۱۶۰۰۰	روس	۱۲۲۶۰۰۰۰
سوڈان	۲۶۰۰۰۰۰۰	چین	۴۴۴۰۰۰۰۰
ٹرکی	۳۱۰۱۰۰۰۰	میزان کل	۳۸۸۵۲۲۸۷۰

نقشۂ بالا سے ظاہر ہے کہ برّ عرب اسمین شامل نہین ہے جزیرہ نمائے عرب بڑا وسیع ملک ہے جو مسلمانون سے بھرا ہوا ہی اوسکی آبادی ۳ کروڑ سے کم نہین ہے جن تحریرون کے روسے مسلمانون کی مجموعی تعداد ۱۰ کروڑ ہے اون مین عرب کی آبادی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے جو تناسب کے لحاظ سے بھی قریبًا تین کروڑ کے ہوتی ہے مگر چونکہ مجکو خاص احتیاط ملحوظ ہے لہذا یہانپر ایک کروڑ ۲۰ لاکھ بیان کی جاتی ہے جو جغرافیہ و مفتاح الارض وغیرہ مین درج ہے۔ (۴) پالینشیا یہ ایک بہت بڑا مجمع الجزائر ہے جو بحر اوقیانوس مین واقع ہے۔ اسمین بہت سے بڑے بڑے مشہور جزیرہ ہین۔ جنمین جزائر بورینو فلیپائن۔ سماترہ۔ جاوہ۔ منیلا۔ سینڈا۔ سلیبنیز۔ مکاسیر وغیرہ زیادہ مشہور ہین۔ پالنشیا کے مسلمانون کی کل تعداد ۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۱۶ ہزار لکھی ہے مگر ایک مشہور امریکن اخبار کا جو مضمون بعنوان مراکو مین جہاز عربی اخبار اللواء نے نقل کیا ہے اوسمین ایک موقعپر جاوا کے مسلمانون کی تعداد ۲ کروڑ بیان کیگئی ہے جاوہ سے سماترہ مین مسلمانون کی تعداد زیادہ بیان کیگئی ہے اور سماترہ سے زیادہ فلیپائن مین اور فلیپائن کے برابر بورینو مین مسلمانون کی تعداد بتائی جاتی ہے اس تناسب سے توان جزائر اور پالنشیا کے مسلمانون کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر بخیال احتیاط جزائر سماترہ و فلیپائن و بورینو مین بھی جاوا کے برابر ۲ کروڑ ہی مسلمان مان لئے جاوین اور باقی کُل جزیرون مین بھی صرف ۲ کروڑ مسلمان قرار دئے جاوین تو بھی پالنشیا مین مسلمانون کی تعداد ۱۰ کروڑ ہوتی ہے ۵ سوڈان وغیرہ کے مسلمانون کی کل تعداد ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ لکھی ہے

جو بہت کم ہی کیونکہ مصری سوڈان یعنے مہدی سوڈانی کے علاقہ سے مسلمانون کی تعداد ۷۰ لاکھ فرانسیسی سوڈان مین ایک کروڑ ۳۰ لاکھ انگلستان اور بلجیم کے سوڈانی علاقہ مین ۹۰ لاکھ ایک نامور عربی اخبار مین بیان کی گئی ہے اور یہ وہ تحریر ہے کہ اسکے رو سے کل دنیا کے مسلمانان کی تعداد ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ہوتی ہے۔ صدی گذشتہ کے اخیر مین جب انگلستان کی جانب سے گندو کی اسلامی ریاست مین وہان کے حاکم سے جو سلطان کسوٹو کے ماتحت تھا تصفیہ معاملات اور باہمی امن سمجھوتی کی غرض سے کمیشن کیگئی تھی۔ اوس زمانہ مین کسوٹو و گندو کے متحدہ اسلامی حکومت کی آبادی ۲ کروڑ سے ۳ کروڑ تک بیان کیگئی ہے۔ اس جگہہ پر ۲ کروڑ مسلمانان کسوٹو و گندو کی تعداد قرار دیجاتی ہے ۱۸۹۵ء مین خلوئے کریٹ کے بعد جب واڈائی کی اسلامی حکومت پر ترکی اقتدار قائم ہوا۔ اور اوسکا متصلہ علاقہ ٹرکی کے زیر اثر آیا جسپر فرانس ناراض ہوکر عرصہ تک قلمی جنگ کرتا رہا۔ اور فرانسیسی قوم ترکیون سے لڑنے کو تیار ہوگئی۔ اور گورنمنٹ فرانس ترکیون سے جنگ کرنے کا زور اور دباؤ ڈالنے لگی۔ اور آخر کار فرانس کے پریزیڈنٹ کے علی الاعلان یہ ظاہر کردینے پر کہ فرانس ترکی سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار نہین ہے۔ فرانسیسی ٹھنڈے ہوئے اسوقت مین اس جدید حاصل شدہ علاقہ کی آبادی جس مین مسلمان ہی ہین قریباً ۲ کروڑ بیان کیگئی تھی۔ دیگر اسلامی حکومتون کی تعداد مختلف تحریرون مین مختلف مقامات و مواقع پر بہت بڑی لکھی گئی ہے لیکن اس جگہہ باقی کل وسط سوڈان کی اسلامی حکومتون کے مسلمانون کی تعداد صرف ایک کروڑ ۱۰ لاکھ قرار دیجاتی ہے جس سے سوڈان وغیرہ کے مسلمانون کی تعداد ۸ کروڑ ہوتی ہے ۶ مصر مین مسلمانون کی تعداد ۹ لاکھ ۸۰ ہزار بیان کیجاتی ہے حالانکہ بموجب مردم شماری حال کے وہ کروڑون سے کم نہین ہے ۷ ایران کے مسلمانون کی تعداد ۲۶ لاکھ لکھی ہے حالانکہ ۲۸ کروڑ والی تعداد کی تفصیل مین جو مصر کے عربی اخبار المؤید مین شایع ہوئی ۹۰ لاکھ اور ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ والی تفصیل مین ایک کروڑ ۲ لاکھ ہے۔ علاوہ ازین ایک تعلیمیافتہ ایرانی کی تحریر مین ایران کی آبادی تین کروڑ سے ۴ کروڑ تک بیان کیگئی ہے ۸ ترکستان مین مسلمانون کی تعداد دس لاکھ لکھی ہے ۲۸ کروڑ والی تعداد مین بخارا کے مسلمانون کی تعداد ۲۱ لاکھ ۳۰ ہزار خیوا یعنے خوارزم مین ۷۰ لاکھ ترکستان شرقی کی تعداد

۲۰لاکھ ترکستان مغربی یا روسی کی ۲۰ لاکھ ترکستان افغانی کی ۹ لاکھ ۵۰ ہزار ہے اور ایک موقعپر خوقند جو ترکستان مین شامل ہے اوسکی آبادی ۹ لاکھ ۲۰ ہزار بیان کی گئی ہے۔ اور یہ مجموعی تعداد ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ہوتی ہے ترکستان ایک وسیع و آباد ملک ہے جس مین مسلمان بھرے پڑے ہین اسمین اس سے بھی زیادہ مسلمانون کی آبادی ہونیکی یقینی امید ہے ۹ افغانستان مین ۶۰ لاکھ مسلمانون کی تعداد بتائی ہے۔ افغانستان بڑا وسیع اور آباد ملک ہے جسمین سوائے مسلمانون کے کوئی قوم آباد نہین ہے۔ اسکی نسبت یورپین مدبرین نے بوثوق بیان کیا ہے کہ افغانستان ضرورت کے وقت ۴۰ لاکھ قوی ہیکل جنگجو جوان۔ مرد میدان افغانستان مین لا سکتا ہے اب جبکہ ۴۰ لاکھ مرد میدان ہوئے تو قریباً اسیقدر لڑکے بوڑھے و دیگر معذورین آدمی ہون گے اور اوسکی مجموعی تعداد کے قریب عورتین ہونا چاہیئے اور یہ سب ملکر بڑی تعداد تک پہونچتے ہین جسکو ۹۰ لاکھ تو عموماً سب نے بیان کیا ہے ۱۰ روس مین مسلمانون کی تعداد ایک کروڑ ۲۱ لاکھ ۶۰ ہزار بیان کیگئی ہے جو دیگر مختلف موقعونپر ۲½ سے تین کروڑ تک بیان کیگئی ہے اور بعض کا تخمینہ اس سے بھی زیادہ کا ہے جسکا بیان بارہا اخبارات مین ہو چکا ہے جو اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہین ہے ۱۱ چین مین ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ تعداد مسلمانون کی بیان کی ہے مگر بکسرون کی بغاوت کے زمانہ مین جب یورپین طاقتون نے پیکن پر قبضہ کیا تھا تو منجملہ اور تازہ حالات کے وہان مسلمانان چین کی تعداد بھی ۷½ کروڑ تک بیان کی گئی ہے اور یہ اخبارات مین بھی بیانات شایع ہوئے کہ چین مین مسلمان قدیم سے آباد ہین اور وہان مسلمانون کے ساتھ عمدہ اور فیاضانہ برتاؤ ہوتا رہتا ہے۔ مسلمانون نے گورنمنٹ چین کو بارہا نازک موقعونپر بیش بہا امدادی اور گورنمنٹ چین کو بربادی سے بچایا۔ اور اوسکے دشمنون کو پامال کیا جس سے مسلمان چین مین عزت اور وقعت سے دیکھے جاتے ہین۔ اور ہر قسم کی آزادی اونکو حاصل ہے۔ اور وہ وہانپر آرام سے زندگی بسر کرتے ہین جسکی وجہ سے وہان اونکی نسل دن بدن ترقی پر ہے۔ اسلام مقدس کی عظمت اور اشاعت اسدرجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یورپین سیاح آیندہ کسی وقت مین کل چین کے مسلمان ہو جانیکا خوف ظاہر کرتے ہین۔ وہانپر ۹ کروڑ ۱۰ کروڑ مسلمانونکا ہونا کچھ بعید نہین ہے۔

۱۲ ۔ فرانسیسی فاضل نے مثل عرب کے بلوچستان کے مسلمانون کا بالکل ذکر نہین کیا۔ بلوچستان مین

یعنے اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو مت بلند کرو آوازین اپنی ہمارے محبوب کی آواز پر۔ اور مت پکار کر باتین کرو ہمارے محبوب سے جسطرح آپس مین باتین کرتے ہو۔ ایسا نہو کہ تمھاری سب کرنی اس بے ادبی سے اکارت ہو جاوے۔ اور تمکو اوسکا سراغ تک ہاتھ نہ آوے۔ اور پھر دربار احمدی کو اس خوبی کے آداب کے ساتھ سجایا کہ فرمایا یا ایہا الذین اٰمنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم یعنے اے ایماندار لوگو مت کہو راعنا اور کہو متوجہ ہوجئے ہماری طرف اور سُنتے رہو اور کافرون کے واسطے عذاب ہے درد دینے والا بموجب تفسیر کبیر وتفسیر علامہ ابو سعود رحمہ اللہ اس آیہ کریمہ سے یہ مدعا ثابت ہوتا ہے کہ راعنا اور انظرنا کے اگرچہ ایک ہی معنی ہین مگر چونکہ راعنا کے معنے یہود کی اصطلاح مین احمق کے بھی ہین اور تمسخر کے موقعپر بھی کبھی بعض اہل حجاز اس لفظ کو بولتے ہین اور یہود تو زبان دباکر راعینا ہی کرلیتے ہین جسکے معنے ہمارے چرواہے کے ہوتے ہین لہذا یون ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو اگرچہ تمھارا ارادہ اس لفظ سے ہرگز بے ادبی کا نہین ہے لیکن جس لفظ مین بے ادبی کا شبہ بھی ہو اگر ہمارے محبوب کی شان مین بولوگے یاد رکھو اور ڈرتے رہو کہ کافرون کے واسطے عذاب درد دینے والا ہی مقصود یہ ہے کہ جو لفظ تمسخر کے موقعپر بولا جاوے گو معنی صحیح رکھتا ہو مگر اوسکو ہمارے محبوب کی شان مین اگر بولوگے مستحق عذاب کے ہوجاوگے اور ایسا بہت ہوتا ہے کہ بعض الفاظ بہ نسبت بعض کے بولنا زیبا ہو اور بعض کی نسبت نازیبا مثلاً باپ بیٹے کو جورو کا مرید کہہ سکتا ہے مگر جو بیٹا عالم ذی لیاقت ہے اوسکو اوسکے باپنے بالفرض اگر اوسکے علم وکمال سے قطع نظر کرکے ایسا کہا بھی ہو دوسرا کوئی آدمی اگر مجمع مین اسطرح بیان کرے کہ آپکے باپ نے آپکو فلان روز کہا تھا کہ او جوروکے مُرید یہ کام کیون نہین کرتا تو سُننے والونکو اور اوس عالم کو کس قدر بُرا معلوم ہوگا یا مثلاً برابر کا آدمی اپنے مساوی درجہ کے آدمی کو لنگوٹیا یار کہہ سکتا ہے مگر کوئی فقیر کسی امیر کے ساتھ لڑکپن مین کھیلکر اگر اوس امیر سے یہ کہدے کہ مین تمھارا لنگوٹیا یار ہون اوس امیر کو کسقدر ناگوار معلوم ہوگا۔ اور اگر کسی شریف کی بیوی کی نسبت یہ کہدے کہ فلان شخص اوسکی عورت کے ساتھ بچپن مین کھیلا تھا جسکو محاورہ مین اوسکا لنگوٹیا یار کہہ سکتے ہین کسقدر وہ شخص اس کلمہ سے اپنی توہین سمجھیگا عجب نہین کہ اگر وہ شخص غیرتمند شریف ہے کہنے والے

کا جانی دشمن ہوجاوے اور زدوکوب تک نوبت پہونچاوے۔ اسیطرح اگر کوئی ذلیل آدمی مناظرہ یا گفتگو مین بند ہوجاوے بعض لوگون کے محاورہ مین اوسکو کہہ سکتے ہین کہ سٹی گم ہوگئی۔ مگر عالم یا کوئی بزرگ گفتگو مین بند ہوجاوے تو اوسکی نسبت یہ الفاظ کسقدر مکروہ سمجھا جاتا ہے مرد مقدس یا ثالث بالخیر یہ دونون لفظ اگرچہ معنی عمدہ رکھتے ہین مگر کسی شریف محاورہ دان سے کہکر تو دیکھو اصطلاح مین مرد مقدس بیوقوف کو اور ثالث بالخیر ولدالزنا کو کہتے ہین لہذا بغرض تنبیہ عوام اور بعض واعظان بے علم بے ادب اور ہوشیار کرنے وعظ سُننے والون کم فہم بے سمجھ کو بطریق تکملہ فصل اطیعوا الرسول کو مختصر خلاصہ قسم رابعہ شفا فی حقوق المصطفےٰ کے ساتھ سجایا جاتا ہے کتاب شفا جسکے مؤلف وہی قاضی عیاض علیہ الرحمہ محدث ہین جنکی تالیفات سے کتاب مشارق الانوار بہت مشہور اور معتبر کتاب ہے اگرچہ ساری ہی کتاب بیان آداب اور حقوق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی مگر اسکی اس چوتھی قسم مین اونھین کلمات کا ذکر ہے جنسے بوجہ توہین کے شان مبارک مین کفر لازم آجاتا ہے اور مسلمان مستحق قتل ہوجاتا ہے یا زجرا و تنبیہ اور توبہ کے بعد اپنے مرتبہ کے موافق تعزیر پاکر رہائی پاتا ہے مگر بعض ناواقف چونکہ اس مسئلہ مشہور سے جو درمختار مین ہے کہ جب تک ایک مسئلہ مین بہت سے وجوہات کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر سے بچانیکی تو مفتی کو لازم ہے کہ کفر سے بچانیوالی وجہ کی طرف میلان رکھے دھوکا کھاکر ایسے لفظ کہکر تجدید نکاح تک نہین کرتے۔ حالانکہ ایسے لفظ کہنے والے اور ایسے لفظ کہنے والے کی اعانت کرنے والے اور اوسکے کفر پر راضی ہونیوالے دونون کا ایک حکم ہے۔ بحرالرایق کے صفحہ ۱۰۳۳ جلد خامس مین ہے ان الرضا بکفر غیرہ کفر دوسرون کے کفر پر راضی رہنا یعنے بلا توبہ اونسے میل جول رکھنا اور جو مسلمان ہوکر ایسے الفاظ کہے اور اوسپر اصرار کرے اوس سے خوش رہنا یہ بھی کفر ہے لہذا اولا اس مسئلے کی تحقیقات لکھی جاتی ہے۔ واضح ہو کہ صاحب شامی شارح دُرمختار اس مسئلے کی شرح مین تحریر فرماتے ہین کہ ظاہر اس مسئلہ کا یہ ہے کہ ان کلمات کفر کی جہان تک ممکن ہو تاویل کرکے وجہ اسلام کو ترجیح دیکر مسلمان کو قتل سے بچایا جاوے نہ یہ کہ اوسکی بیوی پر بوجہ اس کفر کے طلاق بھی نہ واقع ہو۔ اور استغفار اور توبہ اور از سر نو اوسکو اپنی بیوی سے نکاح کرنیکا بھی حکم نہ دیا جاوے۔ یہ خلاصہ مضمون صفحہ ۲۸۹ جلد سوم شامی کا ہے

اور صفحہ ۱۳۱ ، جلد خامس بحرالرایق مین ہے کہ جس شخص کے اوپر بوجہ کلمات کفر کے مرتد ہونے کی گواہی دی گئی۔ اور اوس شخص نے اون کلمات کے کہنے سے انکار کیا اوس سے کچھ بازپرس نکیجاوے اسواسطے کہ اوسکا انکار اون کلمات کفریہ سے حکم مین توبہ کے ہے نہ اسوجہ سے کہ گواہون کو جھوٹا سمجھا جاوے بلکہ اوسکو بعد توبہ از سر نو نکاح کرنے کا حکم دیا جاوے اسواسطے کہ میان بی بی مین سے جونسا کلمات کفریہ مُنھ سے نکال بیٹھے اوس کلمہ کفر کی وجہ سے بینونت واقع ہو جاتی ہے۔ اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ بوجہ انکار کے قتل ہونیسے بچ جاویگا۔ اور انکار قایم مقام توبہ کے سمجھ لیا جاوے گا۔ جب یہ مسئلہ طے ہوچکا اب مختصر خلاصہ قسم رابع شفا کا بقدر گنجایش اس رسالہ مختصر کے لکھا جاتا ہے جو لوگ بااستعداد صاحب علم سچے مسلمان ہون اونکو لازم ہے کہ بغرض حاصل کرنے ادب شان عالیشان حبیب الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم کے ساری کتاب شفائے مذکورہ نہین تو اوسکی اس چوتھی قسم کو ضرور ملاحظہ فرماوین اور خالصاً لوجہ اللہ میرے اس مختصر ترجمہ کو مطابق کرلین اور ناواقفون کو اوسکی مطابقت دکھلاکر باادب مسلمان بنین اور بناوین نہ کہ بلاوجہ عناد سے بعض معاندین زمانے کی طرح لوگون کو بہکاکر بےادبی پر مستعد کرین اور دوزخ کا ایندھن خود بھی بنین اور دوسرونکو بھی بناوین دیکھو اور خبردار ہو کہ مشکوٰۃ شریف مین ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہین کہ سُنا مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق جب لوگ اوس امر کو جسپر شریعت کا انکار ہے دیکھکر نہ مٹاوین قریب ہو جاتے ہین اوسکے کہ اللہ اونکو عموماً عذاب مین گرفتار کرے۔ صفحہ ۴۳۶ باب الامر بالمعروف۔

خلاصہ ترجمہ قسم رابع شفا فی حقوق المصطفٰے

آخر مین باب اول چوتھی قسم شفا مین ہے حضرت حبیب ابن ربیع فروی فرماتے ہین کہ جو کوئی شان مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ایسی بات کہے جس سے آپکی شان مین ذرا سا نقصان لازم آجاوے خواہ صراحۃً کہے یا اشارۃً بموجب قرآن اور حدیث کے تمام علمائے محدثین پہلے اور پچھلون کا اتفاق ہے کہ وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک مین گالی تصور کیجائیگی چنانچہ فرماتے ہین کہ امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک تو اوسکا قتل کرنا واجب ہے

بغیر قبول کرنے توبہ کے۔ اگرچہ قتل مین دوسرے اماموںکا اختلاف ہے۔ چنانچہ اسی باب مین ہے کہ جب ابن صالح پر اسبات کی گواہی دیگئی کہ اسنے مناظرہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین بے ادبانہ یہ کہا تھا کہ یتیم تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سُسرے اور اونکا زہد اختیاری نتھا۔ اور اگر عمدہ کھانون پر قدرت پاتے کھاتے چونکہ یہ مضمون گو فی الواقع صحیح ہے مگر بے ادبانہ طرز پر تھا فقہاء اندلس نے باوجودیکہ وہ عالم تھا مگر اوسکے قتل اور سُولی کا حکم دیا تھا۔ ابو الحسن قابسی رحمۃ اللہ علیہ نے فقط اس لفظ کے کہنے پر کہ آپ اونٹ والے یتیم ابوطالب کے تھے قتل کا فتوی دیا تھا اور قاضی ابو عبداللہ بن مرابط فرماتے ہین کہ جو شخص کہہ گذرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلان جنگ مین بھگا دئے گئے جو بطرز بے ادبی ہے اوس سے توبہ کرائی جائے اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاوے بوجہ ثابت کرنے اوس شخص کے نقصان کو شان حبیب الرحمن مین اور اسی باب کی تیسری فصل مین ہے کہ اگر جہالت یا بے وقوفی یا بیہودہ گوئی اور تیز زبانی سے روانگی کلام مین یا نشے مین بلا قصد کسیکے منہ سے کوئی کلمہ ایسا نکل جاوے کہ جس سے آپکے نسب مبارک مین یا علم مین یا زہد مین یا دینی دنیوی فیصلہ کرنے مین آپکی طرف ذرا سے نقصان کا ثبوت ہو اگر ایسی حالت مین نکلا ہے کہ اوسکی پیدایشی اور فطرتی عقل سلامت تھی تو امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک بلا تکلف قتل کیا جاوے اور اوسکا کوئی عذر نہ سُنا جاوے گو بعض امام توبہ اور تجدید نکاح پر ہی کفایت کرین۔ اور باب مذکور کی چھٹی فصل مین ہے کہ ایک نیکبخت جوان صالح کسینے کہا کہ تم اُمّی ہو چُپ ہو اوس جوان کے مُنہ سے نکل گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی نہ تھے اس لفظ پر لوگ اوسکو کافر کہنے لگے وہ جوان بہت شرمندہ ہوا اور بہت ڈرا جب حضرت ابو الحسن نے فرمایا کہ اسکو کافر کہنا خطا ہے مگر بیشک یہ خطاکار ہے اسواسطے کہ آپ کا اُمّی ہوکر ایسا کلام پاک لانا کہ تمام فصحا اور بلغاء عرب کی جسکو سُنکر عاجز اور دنگ رہ گئے۔ آپ کے واسطے معجزہ تھا اور دوسرون کو اُمّی رہنا موجب نقصان ہے مگر جب وہ توبہ کرتا ہے اور نادم ہوتا ہے تو اوسکو چھوڑنا چاہئے اور ساتوین فصل مین ہے کہ اگر واعظ یا محدث یا مفتی یا قاضی یا معلم کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل جاوے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک مین بے ادبی لازم آوے اور نقصان شان حبیب الرحمن پایا

جاوے سُننے والوںپر واجب ہے کہ اس امر کو شہرت دین اور لوگونکو اوس کہنے والے کی صحبت سے نفرت دلاوین اور مسلمانون کے امام اور عالمون پر واجب ہے کہ اوسپر انکار کرین اور اوسکے کفر کو بیان کرین اور لوگون کو اوسکی صحبت کے ضرر اور نقصان سے بچاوین اور شرف محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پاوین اور اگر ایسا کلمہ ان لوگون کے علاوہ اور کسی سے جو عوام الناس سے ہو شان محمدی مین نکل جاوے تو بمقتضاء آپکی محبت اور نصرت کے اوسکا زجر فقط عالم پر واجب کفایہ ہے اور دوسرون کو اوسپر گواہی دینا مستحب اور بغیر ان دونون غرضون کے بلا فائدہ آپکی ہجو کے اشعار جو بعض کفار سے منقول ہین پڑھنا یا کسی کلمہ کفر کو دوسرے کی طرف سے بطریق نقل بیان کرنا اور اس قسم کی عادت کرلینا اوسکا حکم خود بذاتہ گالی دینے والے کا حکم ہے۔ اعاذنا اللہ وجمیع المؤمنین فقط اب بعد مختصر ترجمہ خلاصہ قسم رابع شفا کے ایک روایت بحرالرائق مناسب مقام لکھکر بحث الطیعوا الرسول کو ختم کیا جاتا ہے۔ آخر صفحہ ۱۳۵ جلد خامس بحرالرائق مین ہے فتح القدیر کے حوالہ سے کہ فقط دلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والا جب مرتد ہے تو آپکو بُرا بھلا کہنے والا بطریق اولی کافر ہے ہمارے نزدیک قتل کیا جاویگا بطریق حد کے اسیواسطے توبہ کرنیسے بھی قتل سے نہین بچ سکتا۔ یہی ہے مذہب اہل کوفہ کا۔ اور امام مالک کا۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بخلاف دوسرے کلمات کفر کے اون سے انکار ہی توبہ سمجھا جاتا ہے۔ خطابی فرماتے ہین کہ مین نہین جانتا کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گالی دینے والے کے قتل مین مخالفت کی ہو۔ ہان بیشک خداوند کریم کو گالی دینے والے کی توبہ قبول ہوسکتی ہے کاتب الحروف لکھتا ہے کہ یہ روایت تنبیہاً معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ صاحب منحۃ الخالق حاشیہ بحرالرائق مین لکھتے ہین کہ صحیح قول یہی ہے کہ نزدیک حنفیہ کے ہر صورت مین خواہ خداوندکریم کی شان مین کہے یا محبوب رب العالمین کی شان مین توبہ کرنیسے قتل سے بچ جاویگا مگر پہلے عمل سب اکارت ہوجاوینگے اور بعد توبہ کے اوسکو ازسرنو نکاح کرنے کا اپنی منکوحہ کے ساتھ حکم دیا جایگا بوجہ واقع ہوجانے بینونت کے اوس کلمۂ کفر سے۔ اور یہ بات کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سزا اور تعزیر پر بعد لینے توبہ کی کفایت کرنا ہے غالباً بموجب اختلاف حالت لوگون کے معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک قاضی کے

محکمہ مین تین مجرم ایک جرم مین گرفتار ہوکر آئے قاضی نے ایک کو فقط دھمکا کر رہا کر دیا دوسرے کو سخت سُست کہکر دو چار طمانچے لگوا کر چھوڑ دیا تیسرے کے واسطے حکم دیا کہ بر سر بازار ہر دکان پر دس جوتی لگین۔ کسی نے عرض کیا کہ قصور ایک اور سزا مختلف یہ کیا انصاف ہے قاضی نے فرمایا کہ اون تینون کو اول تم دیکھ آؤ اور ہمارے انصاف کا اونھین کے حالات دیکھکر سُراغ لگاؤ۔ اوس شخص نے اوّل مجرم کو ندامت سے قریب المرگ پایا۔ اور دوسرا شرمندگی سے بشکل بیمار نظر آیا۔ تیسرے کو دیکھا کہ ایک دوکان پر جوتی کھا رہا ہو اور ایک اپنے آشنا سے کہہ رہا ہے کہ گھر کہہ دینا کہ کھانا تیار رہے دو دُکان جوتی کھانا اور باقی رہا ہے۔ ورنہ قرآن مجید سے تو فقط اتنا ثابت ہوتا ہو کہ جو لوگ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانیکا ارادہ کرتے ہین (اگرچہ اللہ کو کوئی بھی ایذا نہین پہونچا سکتا) اونپر اللہ کی طرف سے لعنت ہے دنیا اور آخرت مین اور تیار ہے اونکے واسطے عذاب ذلیل کرنے والا۔ یہ ترجمہ ہے آیۂ کریمہ ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ کا لہذا باتفاق اہل اسلام ایسے مجرم کی سزا اگر توبہ نکرے قتل ہے اسواسطے کہ اپنے ہادی اور پیشوا سے جو ذلت کے ساتھ پیش آوے گا وہ اللہ کو کیونکر پاویگا۔ حدیث صحیح مین کیا عمدہ قاعدہ کلیہ صاحب شریعت علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف کبیرنا فلیس منا یعنے جو شخص چھوٹون پر رحم نکرے اور بڑون کی بڑائی نرکھے اور اوسکا مرتبہ نہ پہچانے جان لو کہ وہ ہمارے طریقۂ اسلام مین نہین رہا لہذا جو صاحب شریعت علیہ الصلوۃ والسلام ہی کی عظمت نہ پہچانے اوسکو کیا کہا جاوے۔ ہندی دوہرہ ہے **دوہرہ** ہر روٹھے گر گُر ملین اور گُر روٹھے نہین ٹھور۔ بھکا وہ نر کور مین جو گر کو سمجھین اور ۔ چنانچہ اور مذہبون مین تو مطلق گنہگار کی سزا قتل ہی ہے۔ یہان تو اتنے بڑے گناہ پر بھی توبہ کرنیسے بچ سکتا ہے دیکھو بھاگوت اردو اور مہابھارت وغیرہ کتب ہنود مین ہے چوبیسوین اوتار نِکلنکی دہارن کرکے تلوار ہاتھ مین لئے گھوڑے پر سوار ہوکر ادھرمی اور پاپیون کو مارینگے۔ اور وید مین تو مطلقاً راجہ اور حاکمون کو اپنے دشمنون کے جلانے تک کا حکم موجود ہے دیکھو دیانندی بھاشیہ رگوید کے صفحہ ... مین ہے سبھادکش آدی راج پرشون کو اور پرجا کے منشون کو چاہئے کہ جس پرکار اگنی آدی پدارتھ بن آدی کو بھسم کر دیتے ہین (جسطرح آگ جنگل کو جلاتی ہے) ویسا ہی دُکھ دینے والے شترو جنونکی

بناتن کے لئے اس پرکار پرتین کرے علیٰ ہذا یہود کا اپنے مذہب کی تائید مین عیسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر کیواسطے سُولی دینے کی فکر کرنا اور بقول نصاریٰ تو سُولی پر چڑھا دینا ہی ثابت ہے اسیطرح نصاریٰ کا بموجب فتویٰ پوپ کے محض اپنے مذہب پھیلانے کی غرض سے کیا بارہا اپنے مخالفون کا قتل عام کرنا کسی فرد وبشر پر چھپا ہوا ہے۔

اب بعد تمام ہونے بحث اطیعوا الرسول کے جس مین نافرمانیون کی بعض قسمین اور نافرمانون کی سزا کا ذکر کیا گیا ہے مختصر طور سے کسیقدر ذکر اوس فضیلت کا بھی کلام الٰہی سے بیان کیا جاتا ہے جو فرمانبردارون کو حاصل ہوتی ہے تفسیر کبیر مین ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسدرجہ محبت تھی کہ بغیر آپکے ذرا دیر مین بیچین ہوجاتے تھے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار مین اس حال زار سے حاضر ہوئے کہ بدن دُبلا تھا چہرہ کا رنگ متغیر صورت ہی سے رنج وملال کا اثر ظاہر۔ آپنے شفقت سے پوچھا کیا حال ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جیسے حضور نے یہ فرمایا ہے کہ اعلیٰ درجے کے جنتیون کو ادنیٰ درجے والے ایسے دیکھین گے جیسے زمین والے آسمان کے ستارون کو۔ یہ فکر ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اور اسی غم مین قریب المرگ ہو رہا ہون کہ دنیا مین اگر ذرا دیر حضور سے دور رہتا ہون بیچین ہوجاتا ہون پھر آخرت مین حضور تو پیغمبرون کے اعلیٰ مقامات مین تشریف فرما ہون گے اور غلام غلامون کی جگہہ وہان کیسی بنیگی۔ شعر

گریبان چاک کرکے باغ رضوان سے نکل بھاگون — نہ دیکھون چہرۂ انور جو مین جنت مین حضرت کا
نہو گر باغ جنت مین جمال یار کا جلوہ — وہ جنت خاک جنت ہے وہ ہے جلوہ قیامت کا

اللہ جل شانہ نے اونکے طفیل سے مطلقا یہ بشارت عام سُنادی کہ ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصلحين وحسن اولئك رفيقا یعنی اللہ اور رسول کے مطیع اور فرمانبردار پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیکون ہی کی عمدہ اور بہتر رفاقت مین رہینگے اللھم اجعلنا وجميع المؤمنين منهم ومعهم آمین یعنے تم تو عاشق اور جان نثار ہو۔ یہان تو عام فرمانبردارون کے حق مین یہ مژدہ کردگار ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ جو اللہ اور رسول کا دلی فرمانبردار ہے وہ ہی عاشق محبوب پروردگار ہے جب محبت نہین دلی فرمانبرداری کہان اور جب دل سے فرمانبرداری نہین محبت کہان۔ اب حسب مقام امید معیت عشاق کرام پر

بموجب حدیث صحیح من تشبہ بقوم فھو منھم بحث اطیعو الرسول کو ایک نعت خاص کے ساتھ ختم کیا جاتا ہے۔

نعت

کس منہ سے بیان ہو شان نبی جلوہ ہو شان الٰہی کا — ہو مظہر ذات احد احمد شہرہ ہے اسی یکتائی کا

رو رو کے کہوں کبتک شاہا للہ مدینے بیجے بُلا — رہ رہ کے ستاتا ہے دلکو شوق آپکے در کی گدائی کا

جل جلکے ہوا دل خاکستر اور شعلۂ شوق رہا دلپر — آیا نہ کبھی اُف تک لب پر یہ حال ہے اس شیدائی کا

کیا کیا نہ سہے غم اور صدمے اس زیست دو روزہ پر ہمنے — نالونسے نہ دی فرصت دل نے لکھوں کیا حال جُدائی کا

اے رحمت عالم شان کرم بیکل ہے دل بیدل ہر دم — للہ بُلا لو زیر قدم صدقے مین تری زیبائی کا

تصویر نبیؐ دلپر ہے کھُدی پھر قبر مین کیا پوچھے کوئی — شیدا ہی نہین جو دیکھ بھی لین نقشہ محبوب الٰہی کا

گر ہند مین شاہا مر بھی رہا اور روضۂ پاک سے دور رہا — نعرہ وہ ہلا دون تو کہنا دل ساری خدا کی خدائی کا

محشر مین تئین جسوقت عمل تصویر نبیؐ ہو زیر بغل — ہو ہاتھ نہ پلے کوئی عمل سودا ہے یہ اس سودائی کا

اے ماہ لقا محبوب خدا اے صدر نشین روز جزا — دیدار نہ دیدہ دید کا ہے جلوہ ہو پھر اک رعنائی کا

جب جزا اور سزائے اطاعۃ اللہ اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فراغ پایا اب وہ وقت آیا کہ گلبن اولی الامر کی تفسیر سے میدان بیان سجایا جاوے اور کلمۂ اولی الامر کے معانی اور مضامین کے پھولون سے تماشائیون کے دماغ جان کو بسایا جاوے۔ اولی الامر کے لفظی معنے حکم والون کے ہین۔ لہذا بقرینۂ مقام بموجب الف لام عہد کے آیۃ کریمہ کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول اللہ کی اور اللہ رسول کے حکمون کو جاننے والون کی اور تم تک پہونچانے والون کی اس بنا پر شیعہ کہتے ہین کہ مراد اولو الامر سے ائمہ معصوم ہین۔ بعض مفسرون کا قول ہے کہ خلفائے راشدین ہین بعض کہتے ہین کہ اُمراء دین ہین۔ بعض فرماتے ہین کہ علمائے دین متین ہین۔ حق یہ ہے کہ یہ سب ہی احکام دین کے پہونچانیوالے ہین۔ اور جو انمین سے کوئی بھی بالفرض خلاف شریعت بھول چوک کر حکم کرے باہم ایک دوسرے کو اور مخلوق کو آپس مین دو قدح کرکے خلاف شریعت سے بچانیوالے اور فرمان رسول اللہ الا لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق کے مضامین لوگون کو سمجھانے اور سمجھانیوالے بلکہ جب معنی اسلام کے اطاعت خدا مین گردن جھکانیکے ہین۔ اور جبتک احکام آلہی بجانے جاوین اطاعت کیونکر ہو۔ وہ کونسا مسلمان ہے جسپر

سے خبردار رہو نہیں ہے فرمانبرداری کسیکی مخلوق مین سے جسمین خالق کی نافرمانی لازم آوے منہ رحمہ اللہ

کم و بیش کسیقدر احکام دین کا جاننا ضرور نہین۔ اور جسقدر اللہ رسول کے حکمون کو جو کوئی بیان کرے دوسرے لوگ اوسیقدر حکمون مین اوسکو اولی الامر سمجھکر اوسکی اطاعت کرنے پر مامور نہین۔ اسواسطے عموماً ارشاد ہوتاہے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے شریعت کے حکم پہونچانے کے اعتبار سے خواہ باپ ہو یا بیٹا حاکم ہو یا محکوم بادشاہ ہو یا رعیت بیوی ہو یا خاوند کوئی بھی ہو جو کوئی بھی اللہ رسول کا حکم پہونچاوے اور بموجب اللہ رسول کے حکم کے اپنی یا غیر کی پرورشش اور تربیت کا خواہان ہو یا اپنی یا کسی دوسرے کی خدمت اور تعظیم کا خواستگار ہو باعتبار اللہ رسول کے حکم کے وہی اولی الامر ہے اور اوسکی باہم اطاعت فرض۔ چنانچہ مان باپ کی شان مین تو صراحۃً اسطرح فرمایا۔ لاتقل لھما اف ولاتنھرھما وقل لھما قولا کریما یعنی کبھی مان باپ سے اُف بھی نہ کہنا اور کبھی جھڑک کر بات نہ کرنا اون سے جب کبھی کوئی بات کرو نہایت تعظیم سے کرو بلکہ دوسری جگہہ تو یون ارشاد فرمایا اشکرلي ولوالدیك یعنے میرا شکر کرو اور میرے شکر کے ساتھہ ہی اپنے والدین کا شکریہ بھی بجالاؤ مگر اونکے معاملہ مین بھی اگر خلاف شریعت اطاعت طلب کرین یون ارشاد ہوتاہے وان جاھداك علی ان تشرك بي مالیس لك به علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الي الی اخرہ یعنی اگر کوشش کرین وہ دونون اسبات پر کہ شریک کرے تو ہمارے ساتھ اون امور مین جنکا تجکو علم نہین۔ پس اطاعت کر اونکی اور ساتھ رہ اونکے دنیا مین بھلائی کے ساتھ اور تابع رہ راہِ دین مین اون لوگون کا جو ہماری طرف رجوع لاتے ہین۔ خلاصہ مطلب اس آیۂ کریمہ کا سورۂ لقمان مین امام رازی علیہ الرحمۃ اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ مان باپ کی خدمت اور تعظیم اور اطاعت اوسوقت تک لازم ہی کہ اللہ کی نافرمانی نہو۔ اور جب مان باپ کی اطاعت مین اللہ رسول کی اطاعت فوت ہو فلا تطعھما یہ ارشاد ہوتاہے کہ مت اطاعت کر اون دونون کی اور جس طرح دوسرون کو شریعت کے جاننے والون کی اطاعت کا حکم عام فرمایا۔ اسیطرح ہر آدمی اُمت مرحومہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باہم جسقدر واقفیت ہو اوسی مقدار پر بھلی بات کے حکم کرنیکو اور بُری بات سے منع کرنیکو فرمایا۔ اور اسی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ اس امت کو تمام اُمتون سے ممتاز فرماکر تمغۂ خیر امۃ عطا فرمایا اور اسطرح ارشاد ہوا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون

بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون باللہ یعنی تم بہترین اُمّت ہو تمام اُمتون مین سے لوگون کی نفع رسانی کے واسطے تمکو پیدا کیا گیا ہے تمہاری بہتری کی علامت یہ ہے کہ بھلی بات کا حکم کرتے رہو اور بُری بات سے منع کرتے رہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھو بلکہ دوسری جگہہ اسی علامت کو یہان تک تاکید سے بیان کیا کہ قرآن پاک مین یہ امر اس صورت سی معرض بیان مین آیا یا ایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے پس البتہ لاویگا اللہ ایک ایسی قوم کہ پیار رکھتا ہے اللہ اونکو اور پیار رکھتے ہین وہ اللہ سے نرمی سے پیش آنے والے ہین وہ اوپر مسلمانون کے اور عزت ظاہر کرنے والے ہین اوپر کافرون کے کوشش اور جہاد کرتے ہین راستہ مین اللہ کے اور نہین خوف رکھتے ہین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اللہ کے حکمون مین۔ یہ خصلتین اللہ کے فضل سے ہین جسکو چاہے اللہ عطا فرماوے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جب تک سب سے نہ توڑے اور ایک واحد یکتا سے نجوڑے دنیا کی رورعایت کیونکر چھوڑے قرآن مجید مین اللہ جلشانہٗ بھی فرماتا ہے وتبتل الیہ تبتیلا ٹوٹ تو سب سے طرف اُسکے جو حق ٹوٹنے کا ہے بغیر تبتل کے ظاہری نماز روزہ حج زکوۃ ظاہری اسلام کا سنگار ہے ورنہ طاعت تو وہی طاعت ہے جسمین محبت خدا اور رسول گردن ولگا رہاہے۔ کیا عمدہ ہندی دوہرہ ہے دوہرہ

ایکو کھو وی پیا کو رجھاوی جب کہین نام سہاگن پاوے لاکھ سنگار کروکیون نہ بوری بن پیارے کچھو کام نہ آوے

زیادہ مفصل بیان حوالہ میزان الادیان کیا جاتا ہے اور تقدیر کی بحث وجود شہود کے مسائل تجدد امثال کا حال آواگون کی تحقیق سچے پیغمبرون کے اوصاف اور علامتین جبر اور اختیار کا فیصلہ علم حکمت اور ہیئت وغیرہ وغیرہ مضامین قرآنی کا بیان جنسے شان عظمت کلام سبحانی اور وسعت علوم محبوب یزدانی ہر اعلیٰ اور ادنیٰ پر علیٰ وجہ الکمال ظاہر ہو جاوے۔ بفضلہ تعالیٰ مفصلاً میزان الادیان مین کیا گیا ہی اور بشرط شوق ناظرین انشاء اللہ چھپکر بھی معرض ظہور مین آویگا مگر یہان بقدر گنجایش اس مختصر رسالہ کے چونکہ کسیقدر ذکر بحث اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر کا بیان قوۃ چہارم مین آگیا ہے اور پیشینگوئی حامل قرآن حبیب الرحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپنے فرمایا ہے

ستفرق امتی علی بضع و سبعین فرقۃ یعنی میری اُمّت کے چند اور ستر فرقے ہوجاوینگے۔ فی زمانہ بوری پوری ظہور مین آرہی ہے اسواسطے بیان قوۃ پنجم مین منجملہ تمام پیشین گویون قرآن اور حدیث کے اس مختصر مین اون پیشین گوئیون کا بیان کرنا ضرور ہے جنسے یہ بات معلوم ہوجاوے کہ واقعی محمدی اور اللہ رسول کے تابع اور مطیع یہ سبھی فرقے ہین یا ان سب مین سے ایک فرقہ اور چونکہ اولوالامر یعنے عالم فقیہ محدث واقعی اور غیر واقعی بڑے بڑے علم کے مدعی بھی ان سبھی فرقون مین موجود ہین لہذا اس امر کی پیشین گوئی کا کلام الٰہی اور حدیث رسالت پناہی سے بیان کرنا واجب ہے کہ جس سے اُن اولوالامر عالمون کی علامت معلوم ہوجاوے جنکی اطاعت بعد اطاعت اللہ اور رسول کے بموجب آیۃ کریمہ اطیعوا اللہ فرض ہے تاکہ ہر ایک اہل انصاف حق کا طالب اون آیتون اور حدیثون کو دیکھکر جماعت اہل حق مین داخل ہوجاوے اور کسی ضال مضل کے بہکانے مین نہ آوے

بیان قوت پنجم

اوّل پیشین گوئی یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ کلام اللہ کے ساتھ اپنے شہر مکہ معظمہ کی نسبت بیان فرمائی ہے اور بموجب آپکے فرمانیکے ضرور ظہور مین آتی رہے گی اور تیرہ سو سولہ برس سے آجتک ظہور مین آرہی ہے۔ صحیحین مسلم شریف اور بخاری شریف مین ہے بروایت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما قال دخل النبی صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم مکۃ وحول البیت ستون وثلثمائۃ نصب فجعل یطعنہا بعود فی یدہ و یقول جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا وما یبدئ الباطل وما یعید ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہین کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین (یعنی فتح مکہ کے دن) اوس حالت مین کہ کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ پس کوچے مارتے جاتے تھے آپ اُن بُتون کے اوس لکڑی سے جو آپکے دست مبارک مین تھی اور پڑھتے جاتے تھے ان آیتون کو جنکا مضمون یہ ہے البتہ تحقیق آگیا حق اور جاتا رہا باطل بیشک باطل ہوچکا گیا گذرا۔ اور نہ ظاہر ہوگا باطل اور نہ لوٹ کر آوے گا۔ قسطلانی شرح بخاری اور تفسیر کبیر اور معالم التنزیل اور بیضاوی وغیرہ معتبر تفسیرون مین ہے کہ ان دونون آیتون مین مراد حق سے اسلام اور قرآن اور عبادۃ اللہ ہے اور باطل سے شیطان یعنے شیطانی عقائد شرک کفر بُتون کی پرستش وغیرہ پس ماحصل اس حدیث

کا مضمون ان دو آیتون کے یہ ہوا کہ مکہ معظمہ مین اسلام اور قرآن آگیا۔ بعد آنے اسلام کے مخالف قرآن اور طریقۂ اسلام کے کوئی عقیدہ مکہ معظمہ مین ظاہر طور سے کھلم کھلا نہ آوے۔ نہ ظاہر ہو۔ رہا گناہون کا ہونا اور کسیکا مکہ معظمہ مین مرتکب کسی حرام کا ہونا اسکی نفی صحابۂ کرام سے بھی ثابت نہین ہوسکتی۔ اور نہ کسی آیت مین اسکا ذکر اور نہ یہ کسیکا عقیدہ اسواسطے کہ باتفاق اکثر اہل اسلام تمام گناہون سے تو فقط انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام ہی معصوم ہین نہ کہ ہر زمانہ و ہر شہر یا کسی خاص شہر کے ہر خاص و عام علیٰ ہٰذا القیاس مہینہ دو مہینہ یا دس پانچ روز کو اگر بالفرض کسی باغی طاغی کا کسی شہر مین غلبہ ہو کر بالکل مٹ جاوے اوسکو بھی عُرف مین نہین کہہ سکتے کہ فلان شہر مین اوسکے عقائد ظاہر طور سے رواج پا گئے۔ چند روز کو غالب آجانا بھی کسیکا کسی پر کوئی غلبہ ہو غالب اوسکو کہتے ہین جسکو کچھ تو استقلال ہو اور کچھ تو اوسکا اثر مغلوبون پر ظاہر ہو اور پھر غلبہ اور چیز اور عقائد باطلہ کا ظہور اور چیز ہے اسیواسطے کتاب الاعتصام بخاری شریف مین امام محمد بخاری علیہ الرحمہ باب ما اجمع علیہ الحرمان غالباً بمقتضاء انھی آیات بینات کے باندھکر اہل حرمین کے اجماع اور اتفاق کی ہوئی باتون کی شریعت مین حجت ہونے پر فضائل حرمین شریفین کی بہت حدیثین نقل فرماتے ہین اور انشاء اللہ عنقریب اپنے موقع پر کسیقدر حدیثین اونمین سے نقل بھی کیجاوینگی اور اوسکی شرح مین علامہ عینی لکھتے ہین کہ بخاری کی عبارت سے ظاہر ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ کے نزدیک اجماع حرمین مکرمین حجت ہے جیسے امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک فقط اجماع اہل مدینہ حجت ہے اور یہ امر اہل سنت والجماعت کے لئے مطلقاً بخاری شریف کی تمام روایتون پر عمل کرنے والون پر بہت بڑی حجت ہے باقی رہی وہ روایتین جن مین یہ وارد ہوا ہے کہ ہمیشہ ایک جماعت اُمت مرحومہ کی قیامت تک حق پر غلبہ کرنے والی اور حق بات پر مرتی مارتی رہے گی۔ اونکی شرح مین اگرچہ بعض شراح حدیث امام نووی وغیرہ تحریر فرماتے ہین کہ ایسی جماعت کا مختلف مقامات پر مختلف طورون پر ظہور ہوتا چلا آیا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتا رہیگا مگر اونکے ساتھ دوسری احادیث کے ملانیسے بموجب الحدیث یفسر بعضہا بعضاً کے جہان تک غور کیا جاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جماعت کہین بھی ہو اور کسی بھی طور سے حق پر غالب اور مرتی مارتی رہیگی اہل مکہ اور مدینہ کے ساتھ ہمیشہ موافق رہے گی اور مخالف عقائد حرمین شریفین کبھی کوئی جماعت حق پر غالب

نظر نہ آویگی لہذا البخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ کتب احادیث مین جو اس مضمون کی بہت حدیثین مختلف سندون سے وارد ہوئی ہین اون سب حدیثون مین سے بنظر اختصار ایک حدیث اُن تمام حدیثون کے مضمون کی جامع نقل کرکے مدعاء مذکور دوسرے معتبر حدیثون کے ذریعے سے بیان کیا جاتا ہے مُسلم شریف مین ہے عن عبد الله بن شماسة المھری قال کنت عند مسلمة بن مخلد وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص فقال عبد الله لا تقوم الساعة الا علی شرار الخلق هم شر من اهل الجاهلية لا يدعون الله بشيء الا رده عليهم فبيناهم على ذالك اقبل عقبة ابن عامر فقال له مسلمة یا عقبة اسمع ما يقول عبد الله فقال عقبة هو اعلم و اما انا فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال عصابة من اُمتی یقاتلون علی امر الله قاهرين لعدوهم لا يضرهم من خالفهم حتى تاتيهم الساعة وهم على ذالك فقال عبد الله اجل ثم يبعث الله ريحا كريح المسك مسها مس الحرير فلا تترك نفسا فی قلبه مثقال حبة من ایمان الا قبضته ثم يبقى شرار الناس عليهم تقوم الساعة حضرت عبد الله بن شماسہ فرماتے ہین کہ تھا مین پاس مسلمہ بن مخلد کے اور تھے اونکے پاس عبد اللہ بن عمرو پس فرمایا عبد اللہ بن عمرو نے کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر مخلوقات کے شریر لوگون پر کہ وہ ایام جاہلیت کے لوگون سے بھی زیادہ شریر ہونگے نہ پکارینگے وہ اللہ کو ساتھ کسی بُری بات کے مگر وہ بات اونکی اللہ اونپر ہی لوٹ دیگا۔ ہم یہ ذکر سُن ہی رہے تھے کہ عقبہ بن عامر تشریف لے آئے اونکو دیکھکر مسلمہ بن مخلد نے فرمایا کہ اے عقبہ ذرا سُنئے تو جو کچھ عبد اللہ فرما رہے ہین یہ سنکر عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ عبد اللہ زیادہ جاننے ولے ہین مگر مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری اُمّت سے مرتا مارتا اللہ کے حکم پر غلبہ کرنیوالا اپنے دشمن پر واسطے نفع رسانی [?] اوس دشمن کے ساتھ ہدایت کے نقصان نہ پہونچا سکیگا اوسکو جو کوئی اوس سے مخالفت کریگا یہان تک کہ آجاوے اوپر قیامت اور وہ اوسی غلبہ پر رہیگا۔ یہ سُنکر عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا ہان یہ سچ ہے مگر اوس گروہ اہل حق پر قیامت اور امر الٰہی آنے کی یہ کیفیت ہوگی کہ اون مین اللہ جلّ شانہٗ ایک مشک کی سی خوشبودار ہوا بھیجیگا کہ جو مثل ریشم کے بدن پر محسوس ہوگی پس نہ زندہ چھوڑیگی کسی ایک کو جسکے دل مین برابر دانے کے بھی ایمان ہوگا مگر اوسکی جان کو قبض کرلیگی پھر شریر جو باقی رہجاوینگے اونپر قیامت

قائم ہوگی اس مضمون کے ساتھ آٹھ حدیثین امام مسلم رحمہ اللہ اپنے صحیح مین نقل فرماکر آخر باب مین وہ حدیث
نقل فرماتے ہین کہ جو صراحۃً دلالت کرتی ہے اوپر موافق رہنے اوس گروہ حق پژوہ کے ہمیشہ ہمیشہ ساتھ
عقائد اہل حرمین کے بلکہ باعتبار احتمال غالب کے اسی بات کے مصرح ہے کہ وہ گروہ ہمیشہ اہل حرمین سے ہی
ہوگا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مسلم شریف مین بعد سات آٹھ اون حدیثون کے جن مین حق پہ مرتی
مارتی رہنے اور ہمیشہ غالب رہنے ایک جماعت اسلام کا ذکر ہے یہ حدیث نقل کی ہے عن سعد بن ابی
وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی
تقوم الساعۃ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے غرب
والے غالب حق پر یہان تک کہ قائم ہوجاوے قیامت اور چونکہ غرب کے معنے حدت اور شوکت تیز مزاجی
اور قوت کے بھی آئی ہین اور بڑی ڈول کی معنی مین بھی مستعمل ہے اور غرب اوس طرف کو بھی کہتے ہین جس
طرف آفتاب غروب ہوتا ہے لہذا بعض محدثین معتبر فرماتے ہین کہ اہل غرب سے فقط اہل حجاز مراد ہین۔
اسواسطے کہ زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک تمام عرب مین یہی لوگ حدت اور شوکت
کے ساتھ مشہور ہین اور بلحاظ دوسرے معنون کے بعض نقاد حدیث ضعیف قوی حدیثون کے
پرکھنے والے مثل علی بن مدینی وغیرہ کے فرماتے ہین کہ مراد اہل غرب سے عموماً مع اہل حجاز مکے مدینے
والون کے تمام عرب مراد ہین اسواسطے کہ زمان کرامت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین عرب
ہی بڑے ڈول کے ساتھ اونٹ وغیرہ کو پانی پلانے مین معروف تھے اور بعض فرماتے ہین اہل غرب
سے وہی لوگ مراد ہین جو مدینہ منورہ سے غربی سمت مین رہنے والے اہل شام وغیرہ ہین۔ چنانچہ
مجمع البحار مین ہے لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق ای اھل الشام لانہ غرب الحجاز
وقیل اراد بہ الحدۃ والشوکۃ یرید اھل الحجاز وقیل اراد بھم الدلو واراد
بھم العرب لانھم یستقون بھا اور امام نواوی ابو بکر زکریا رحمہ اللہ شارح مسلم شریف
بھی شرح حدیث ہذا مین اسطرح تحریر فرماتے ہین قولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق

ترجمہ ہمیشہ رہین گے غرب والے غالب حق پر یعنے شام والے اس واسطے کہ شام حجاز سے
مغرب کی طرف ہے یا اسواسطے کہ غرب کے معنی بہادری اور شوکت کے ہین اور اہل حجاز کی بہادری اور شان و شوکت مشہور ہے یا
اسواسطے کہ غرب بڑے ڈول کو کہتے ہین کہ جسکے ساتھ پانی کنوؤن سے نکالنے مین عرب سب مخصوص اور ممتاز تھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

لایزال اهل الغرب ظاهرین علی الحق قال[1] علی بن المدینی المراد باهل الغرب العرب والمراد بالغرب الدلو الکبیر لاختصاصهم بها وقال آخرون المراد به الغرب من الارض قال معاذ هم بالشام وجاء فی حدیث آخر هم فی بیت المقدس وقیل هم اهل الشام وما وراء ذالك قال القاضی وقیل المراد باهل الغرب اهل الشدة والجلد وغرب کل شیئ جلده

لہذا بمقتضاء جوامع الکلم ہونے کلام پاک حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر باعتبار تینون معنی لفظ غرب کے حدیث مذکور کے یہ معنی کئے جاوین (کہ ہمیشہ رہینگے اہل مغرب ملک شام والے اور اہل حجاز مکے مدینے والے اور تمام عرب والے مع اہل حجاز مکہ مدینہ والونکے غلبہ رکھنے والے حق پر یہان تک کہ قائم ہوجاوے قیامت) باعتبار قول کسی محدث کے کچھ اختلاف بھی باقی نرہیگا اور پیشین گوئی اول کی حدیث مرویہ بخاری شریف کو اس حدیث مسلم سے اور زیادہ قوت ہوجاوے گی اور اس حدیث مسلم شریف کو اوس حدیث بخاری شریف سے پوری تقویت اسواسطے کہ اس حدیث مسلم شریف سے بھی مطابق مضمون حدیث صحیح مرویہ بخاری شریف یہ امر ظاہر ہے کہ وہ گروہ جو حق پر قیامت تک غالب رہیگا اوسمین اہل حجاز مکے مدینے والے بھی داخل ہین اور اوس گروہ کے شریک اہل شام اور بیت المقدس اور عام عرب والے بھی ہین نہ یہ کہ وہ گروہ حق پر غالب رہنے والا علاوہ اہل حجاز مکے مدینے والون کے ہے اور اگر بموجب اقوال مختلفہ محدثین علاوہ اہل حجاز فقط عام اہل عرب یا اہل شام اور اہل بیت المقدس مراد اہل الغرب سے قرار دیجاوے۔ جب بھی مدعا حاصل ہے اسواسطے کہ بفضلہٖ تعالیٰ زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آجتک اکثر علماء عرب اور شام وغیرہ بڑے بڑے اسلامی شہرون کے علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو اپنا پیشوا اور مقتدا سمجھتے آئے ہین اور سمجھ رہے ہین اور وقت اختلاف کے اہل مکہ مدینہ سے ہی فتویٰ دریافت کرکے اپنا اطمینان کرتے ہین اور کرتے رہے ہین مگر حق یہ ہے کہ بمقتضاء حدیث صحیح مذکورہ پیشین گوئی اول مرویہ بخاری شریف

[1] علی بن مدینی محدث نامی نقاد حدیث فرماتے ہین کہ مراد اہل غرب سے عرب والے ہین بوجہ خصوصیت اہل عرب کے حضور کے زمانہ مین بڑی ڈول سے اور بعض دوسرے محدث فرماتے ہین کہ اہل مغرب مراد ہین اور معاذ فرماتے ہین کہ اہل مغرب سے شام والے مراد ہین اور دوسری حدیث مین بیت المقدس کا ذکر ہے اور بعض قول سے شام وغیرہ کے لوگ مراد ہین اور قاضی رحمہ اللہ تو غرب کے معنے جلادت اور شدت کے لیکر اہل حجاز ہی کی طرف اشارہ فرماتے ہین فقط ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ واساتذہ۔

اور دوسری اون صحیح حدیثون کے جو فضائل مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مین وارد ہین جس درجہ اہل حجاز مکے مدینے والونپر یہ بات صادق آتی ہے کہ وہ گروہ اُمت کا جو ہمیشہ قیامت تک حق پر غالب ہیگا وہ مکے مدینے والون کا ہی گروہ ہے اور اس حدیث مسلم مین بھی اہل غرب سے اہل حجاز ہی مراد ہین دوسرے شہر والونپر یہ بات صادق نہین آتی چنانچہ وہ حدیثین جو شام والون اور دیگر بلاد عرب کے رہنے والے مصری اور اندلسیون وغیرہ کی فضیلت مین آئی ہین۔ اول تو سب ضعیف ہین یا موضوع مولانا عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اشعۃ اللمعات مین تحریر فرماتے ہین (بدانکہ احادیث در فضل شام و بیت المقدس و صخرہ و عسقلان و قزوین و اندلس و جز آن آمدہ مگر محدثان حکم کردہ اند اکثر بران بضعف و وضع واللہ اعلم۔ کذا فی سفر السعادت) علاوہ برین شام وغیرہ کی فضیلت مین جو حدیثین آئی بھی ہین۔ اور بلحاظ اونھی حدیثون کے غالباً بعض محدثون نے اہل الغرب کے معنی حدیث مذکورہ مسلم مین اہل شام وغیرہ کے کئے ہین اون حدیثون سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ یہ فضیلت باعتبار حق پر غالب رہنے کے وہان کے لوگون مین ہمیشہ پائی جاویگی بلکہ جسقدر معتبر روایت سے جسقدر ثابت ہوتا ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آخر زمانے مین وقت واقع ہونے فتنون کے شام کا رہنا بہتر ہے بہ نسبت دوسرے ملکون اور شہرون کے ترمذی شریف کی حدیث حسن لذاتہ صحیح لغیرہ مین ہے عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن قیل یا رسول اللہ صلے اللہ علیک فما تامرنا قال علیکم بالشام حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے باپ بہز کے دادا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ ہونگے فتنے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ پھر ہمارے واسطے اوسوقت مین کیا ارشاد ہے یعنی اگر ہمارے سامنے ہی وہ زمانہ آجاوے (اسیطرح ہم پچھلون کی تعلیم کے واسطے اکثر وہ باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام پوچھ لیا کرتے تھے کہ جنکا وقوع اب تک نہین ہوا۔ اور قرب قیامت مین ہوگا کما ھو ظاہر من سیاق الاحادیث) آپنے فرمایا علیکم بالشام یعنے اوسوقت شام کے رہنے کو لازم پکڑنا۔ چنانچہ منتخب کنز العمال مین معجم کبیر طبرانی سے جو یہ حدیث نقل کی ہے عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ

لہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جڑ اور جگہہ اسلام کی شام مین ہے علامہ طاہر محدث مجمع البحار مین بموجب دوسری حدیثون کے تحریر فرماتے ہین کہ یہ اشارہ اوس زمانے کی طرف ہے جو زمانہ قرب

قیامت مین فتنونکا ہوگا اوسوقت اہل شام امن اور سلامتی مین رہینگے ہو منہ رحمہ اللہ

علیہ وآلہ وسلم عقر دار الاسلام بالشام اوسکی شرح مین علامہ شیخ طاہر محدث رحمہ اللہ صاحب مجمع البحار
تحریر فرماتے ہین منہ عقر دار الاسلام الشام ای اصلہ وموضعہ کانہ اشار بہ الی وقت الفتن ای
یکون الشام یومئذ امنا منہا واھل الاسلام بہ اسلم ام برخلاف ملک حجاز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
کے کہ اول تو ان دونون معظم شہرون کے فضائل مین جو حدیثین وارد ہوئی ہین اکثر صحیح ہین اور علاوہ برین
ان دونون پاک شہرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن فضیلتون مین جو شام اور یمن وغیرہ کو
بعض احادیث سے ثابت ہین شریک فرماکر فضیلت علم اور ایمان کے ساتھ اور بدون کو ہمیشہ اپنے
درمیان سے نکالتے رہنے اور شرک اور کفر سے قیامت تک پاک رہنے کی خاص فضیلتون کے ساتھہ
سرفراز فرمایا ہے حضرت علامہ علی ہندی رضی اللہ عنہ منتخب مین نقل فرماتے ہین عن ابی سعید الخدری ٩
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس تبع لکم یا اھل المدینۃ فی العلم حضرت ابو سعید
رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب آدمی علم مین تمھارے پیرو ہین اے مدینہ
والو اور مسند امام احمدؒ اور مسلم شریف اور منتخب مین ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء فی المشرق والایمان فی اھل الحجاز
حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہین کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جفا اور سختی دلون کی مشرق
کی طرف رہنے والون مین ہے اور ایمان حجاز یعنے مکہ معظمہ اور مدینہ کے رہنے والون مین ہے۔ اور باب
فضیلت حجاز مین منتخب مین حضرت علی ہندی رضی اللہ عنہ تاریخ ابن عساکر سے نقل فرماتے ہین۔
عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ١١
ان الایمان ھہنا ان الایمان ھہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول
اذناب الابل حیث یطلع قرن الشیطان فی ربیعۃ ومضر ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ایمان اس جگہہ ہے بیشک ایمان اسجگہہ ہے اور
بیشک سختی اور سخت دلی اونٹون کے ہانکنے والون اور زیادہ اونٹ رکھنے والون مین ہے کہ وہ لوگ
اکثر قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہین جدھر سینگ شیطان کا نکلتا ہے یعنی مشرق کی طرف جو مدینہ منورہ
سے واقع ہے۔ مجمع البحار مین ہے حیث یطلع قرنا الشیطان ای من اھل المشرق اور معجم کبیر طبرانی
سے یہ دوسری حدیث اسی منتخب مین ہے عن معاویۃ رضی اللہ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ ١٢

علیه وسلم عشرة ابيات بالحجاز ابقى من عشرين بيتا في الشام حضرت معاویہؓ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دس گھر حجاز کے افضل ہین بیس گھر سے شام مین اور وہ حدیثین جو بظاہر فضیلت یمن مین معلوم ہوتی ہین اگرچہ بعض اون مین سے احتمال رکھتی ہین کہ فضیلت مین ملک یمن کے ہون اور بلحاظ اونھین بعض احادیث کے بعض محدثین نے تمام اس قسم کی حدیثون کو لکھدیا ہے کہ احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ سب فضیلت مین ملک یمن کے ہون مگر اکثر معتبر محدث یہی لکھتے ہین کہ یہ بھی فضیلت مین حرمین مکرمین کے ہین چنانچہ مجمع البحار مین ہے الایمان یمان والحکمة یمانية لان الايمان بدا من مكة وهي من تهامة وهي من ارض اليمن ولذا يقال الكعبة اليمانية وقيل قاله بتبوك ومكة مدينة حينئذ بينه وبين اليمن فاشار الى ناحية اليمن وهو يريد الحرمين وقيل اراد الانصار لانهم يمانيون في الاصل هم نصروا الايمان والمومنين واووهم فنسب الايمان اليهم اور امام نواوی رحمہ اللہ مسلم شریف کی اون حدیثون کی شرح مین جنکا یہ مضمون ہے کہ ایمان اور فقہ اور حکمت یمانی ہے تحریر فرماتے ہین قال القاضي عياض اما ما ذكر من نسبة الايمان الى اهل اليمن فقد صرفوه عن ظاهره من حيث ان مبدء الايمان من مكة ثم من المدينة حرسهما الله تعالى فحكى ابو عبيد ايام العرب ثم من بعده في ذالك اقوالا احدها انه اراد بذالك مكة والثاني المراد مكة و

مختصر ترجمہ ہردو عبارت سلہ یعنی یہ جو حدیث مین ہے کہ ایمان اور حکمت حصہ یمن والون کا ہے یمن سے مراد اہل مکہ ہین اسواسطے کہ ایمان مکہ ہی سے شروع ہوا تھا اور مکہ داخل حدود تہامہ ہے اور تہامہ ملک یمن سے گنا جاتا ہے اسیواسطے کعبہ شریف کو کعبہ یمانیہ کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ یہ حدیث حضورؐ نے مقام تبوک مین یمن کیطرف اشارہ کرکے فرمائی تھی دراتحالیکہ مراد آپکی مکہ اور مدینہ تھا اور بعض کا قول ہے کہ چونکہ انصار دراصل یمنی تھے لہذا انصار مراد ہین کہ اونھون نے ایمان اور مومنون کی مدد بھی کی تھی اور اونکو جگہ بھی دی تھی لہذا ایمان کامل اون کا حصہ قرار دیا گیا ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ واساتذہ ؛؛

سلہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ نسبت ایمان کی جو یمن کی طرف کی گئی ہے اوسکی تاویل اسواسطے کرتے ہین کہ ایمان کی ابتدا اول مکے سے پھر مدینہ طیبہ سے ہوئی تھی اسیواسطے ابو عبید زمانہائے عرب کا ذکر کرکے اس حدیث مین یمن کے متعلق بہت قول نقل کرتے ہین اول یہ کہ مراد یمن سے مکہ معظمہ ہے۔ دوسرا یہ کہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ دونون مراد ہین تیسرا قول یہ ہے مراد انصار ہین فقط ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ واساتذہ ؛

المدینۃ والثالث المراد بہ الانصار انتھی مختصراً بقدر الحاجۃ اور وہ حدیث فتح مکے کی جسمین وقت گرانے بتون کے کعبہ شریف مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کلام اللہ کے ساتھ ہمیشہ کو مکہ شریف مین حق کے آجانے اور باطل کے نکل جانے کی طرف اشارہ فرمایا بالتفصیل پیشین گوئی اول مین گذر ہی چکی اور علامہ ولی الدین مشکوۃ شریف مین بخاری شریف اور مسلم شریف سے نقل فرماتے ہین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ایمان سمٹ جاویگا مدینہ شریف کی طرف جسطرح سمٹ جاتا ہے سانپ اپنے سوراخ کی طرف یعنے آخر زمانے مین بھی جب ایمان کہین نہ رہیگا مدینے شریف ہی مین سب طرف سے سمٹ آویگا جیسے مدینہ شریف سے ہی پھیلا ہے اور باعتبار اکثر زمانے کے ہمیشہ مدینہ منورہ مین اہل حق غالب رہینگے اسواسطے کہ دوسری صحیح حدیثون سے ثابت ہے کہ مدینہ منورہ مثل بھٹی کے ہمیشہ برائی کو اور برون کو اپنے درمیان سے نکالتا رہیگا اور اچھون کو چھانٹ چھانٹ کر اپنے درمیان رکھے گا۔ یہان تک کہ دجال کے ظاہر ہونیکے وقت ایک بھی ظاہر کے مسلمان چھپے ہوئے بے ایمان کو اپنے درمیان نہ رہنے دیگا۔ چنانچہ مسلم شریف مین ہے اور نیز دوسری معتبر حدیث کی کتابون مین مختلف معتبر سندون سے انہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا طیبۃ یعنی المدینۃ وانھا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ یعنے بیشک فرمایا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مدینہ طیبہ ہے یعنی پاک ہے اس پاک شہر کا یہ حال ہے کہ جس طرح چاندی کے میل کو آگ نکال پھینکتی ہے بیشک مدینہ طیبہ بھی برائی اور برے آدمیون کو اپنے درمیان سے نکالتا رہتا ہے اور دوسری جگہ فرمایا انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع طیبہا سو اسکے نہین کہ مدینہ طیبہ مثل بھٹی کے ہے سچے ایماندار اور خالص مومنون کو چھانٹ لیتا ہے اور صاف کر لیتا ہے اور برون کو اپنے درمیان سے نکال دیتا ہے۔ شارح حدیث مولانا عبدالحق محدث دہلوی اور امام محی الدین نواوی وغیرہ رحمہم اللہ ان حدیثون کی شرح مین لکھتے ہین کہ شاید یہ بات حضور کے زمانہ کے ساتھ خاص ہو یا قرب قیامت مین ہو اور احتمال ہے کہ مختلف زمانون مین ہو راقم الحروف غلام اہل مدینہ کہتا ہے کہ بلحاظ دوسری صحیح حدیثون کے اور ہونے نام پاک مدینہ منورہ کے طیبہ یہ خاصیت باعتبار اکثر زمانے کے بموجب

احتمال ثالث شارحین کے مدینۂ طیبہ مین ہمیشہ موجود ہے اور ہمیشہ ہی ہونا چاہیئے۔ اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینۂ منورہ پر اطلاق لفظ یثرب سے منع فرماکے مدینۂ طیبہ کو طیبہ یعنے پاک ہمیشہ ہی کے واسطے فرمایا ہے نہ کہ فقط باعتبار اپنے زمانۂ مبارک کے چنانچہ مسلم شریف مین ہے عن عامر بن سعد عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیامۃ حضرت عامرؓ اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والون کو مدینہ بہتر ہے اگر وہ جانین نہین چھوڑیگا کوئی مدینے کو مدینے سے منھ پھیر کر یعنی ناراض ہوکر مگر اوس سے بہتر آدمی کو اوسکے بدلے اللہ مدینے مین لے آوے گا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینہ شریف کے بھوک اور تکلیف پر مگر ہونگا مین اوسکا سفارشی خاص طور سے یا گواہ قیامت کے دن اس حدیث کی شرح مین امام نواوی رحمہ اللہ لکھتے ہین قال القاضی اختلفوا فی ھذا فقیل ھو مختص بمدۃ حیوتہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اٰخرون ھو عام ابدا وھذا اصح یعنی قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس حدیث مین بھی کہا گیا ہے کہ یہ خاصیت مدینۂ منورہ کی آپکے زمانۂ حیات کے ساتھ مخصوص تھی مگر بہت صحیح یہی بات ہے جو دوسرے محدث معتبر فرماتے ہین کہ یہ خاصیت مدینۂ طیبہ مین عام ہے ہمیشہ اھ چنانچہ سیاق حدیث بھی اسیکو چاہتا ہے اور بہت سی دوسری حدیثون سے بھی یہی عموم اور دوام ظاہر ہے اور ابتداء زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آجتک ایسا ہی واقع ہورہا ہے کہ جو کوئی باغی طاغی منافق اہل مدینہ پر غلبہ کرکے آیا چند روز مین ہی نکالا گیا آخرکار ہلاک ہوا اور اہل مدینہ ہمیشہ بیش انجام کو حق پر غلبہ کرتے نظر آئے اسیواسطے علامہ نواوی رحمہ اللہ شرح مسلم شریف مین بعد بیان چند احتمال کے آخرکار قول مختار بموجب وقت عدے شراح کے یہی تحریر فرماتے ہین کہ یہ جو صحیح حدیثون مین آیا ہے ولا یرید احد اھل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص او ذوب الملح فی الماء اسکی شرح قاضی عیاض رحمہ اللہ اس طرح بیان فرماتے ہین وقد یکون فی اللفظ تاخیر او تقدیما ای اذابہ اللہ ذوب الرصاص فی النار ذالک لمن ارادھا فی الدنیا فلا یمھلہ اللہ

ولا یمکن لہ سلطان بل یذیبہ عن قریب کما انقضی شان من حاربھا ایام بنی امیۃ مثل مسلم بن عقبۃ
فانہ ھلک فی منصرفہ عنہا ثم ھلاک یزید بن معاویۃ برسلہ علی اثر ذالک وغیرھما من صنع
صنیعہما یعنی حدیث کے لفظون مین کبھی تقدیم تاخیر بھی ہوجاتی ہے لہٰذا لفظ فی النار کو ذوب الرصاص کے
بعد رکھنے سے یہ معنی ہونگے کہ جو کوئی مدینہ شریف کے ساتھ برائی کا ارادہ کریگا اور برائی سے پیش آویگا
اللہ اوسکو مہلت نہین دیگا بلکہ پھر جلدی مدینہ طیبہ سے نکالدیگا ممکن نہین کہ مدینے والون کا مخالف
مدینے والونپر حکم کرے اور اونپر غالب رہے مسلم بن عقبہ نے مدینے والون سے لڑکر کیا نفع اوٹھایا، بہت
جلد مدینہ طیبہ نے نکالدیا واپس لوٹتے ہی راستے مین ہلاک ہوا اوسکے پیچھے پھر یزید پلید کا ایسا
ہی حال ہوا اور اوسیطرح عبد الوہاب نجدی کے پیرؤون نے اور اوسکے بیٹے محمد بن عبد الوہاب نے حرمین
پر غلبہ کرکے کیا پھل پایا آخر کار یہ سارا گروہ ہی ذلیل ہوا۔ نہ مدینہ طیبہ نے علانیہ طور سے اپنے درمیان
رہنے دیا۔ نہ مکہ معظمہ نے کھلم کھلا طور سے اپنے درمیان چھوڑا۔ شامی کی جلد ثالث مین ہے اتباع
عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنہم
اعتقدوا انہم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم ھم المشرکون واستباحوا بذالک قتل اھل
السنۃ وقتل علماءھم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام
ثلث وثلثین ومائتین والف اور مسلم شریف اور مسند امام احمدؒ اور ترمذی شریف اور صحیح ابن خزیمہ اور
صحیح ابن حبان سے یہ حدیث جو منتخب مین منقول ہے عن جابرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
ان الشیطان قد ایس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب اور نیز اوسی منتخب مین ہے طبرانی اور
مختارہ ضیاء مقدسی سے عن عبادۃ ابن الصامت انہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان

حاصل ترجمہ سلہ پیرو عبد الوہاب نجدی کے جنکو وہابی کہتے ہین وہی جو نجد سے نکلے اور حرمین پر غلبہ کرنیکا قصد
کرکے حرم محترم مین کشت وخون کیا اپنے آپ کو بظاہر حنبلی کہتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ فقط مسلمان وہی ہین
اور جو اونکے مخالف اعتقاد رکھنے والے مسلمان ہین سب مشرک ہین چنانچہ یہ امر اوسکی کتاب کتاب التوحید سے عرب مین تقویۃ الایمان
سے ہندوستان مین ظاہر ہے اور اس ذریعے سے اُنھون نے اہل سُنت اور اون کے علما کے خون کو حلال سمجھ لیا تھا یہان تک کہ اللہ
نے اونکی شوکت کو توڑا اور اونکے شہرون کو خراب کیا اور مسلمانون کے لشکر کو سنہ ۱۲۳۳ مین اونپر فتحیاب کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ سلہ حضرت جابرؓ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا کہ بیشک شیطان ناامید ہوگیا اس سے کہ اوسکو نمازی جزیرۂ عرب مین پوجین ۱۲ منہ رحمہ اللہ۔

الشیطان قد ایس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ان دونون حدیثون مین بھی امام مالکؒ تو یہی فرماتے
ہین کہ مراد جزیرۃ العرب سے مدینہ منورہ ہے اور اگر عام جزیرہ بھی مراد لے لیا جاوے جب بھی قطع نظر اس سے
کہ حرمین مکرمین جزیرہ عرب مین داخل ہین مصداق اس فرمان کے کہ شیطان اپنی پرستش سے جزیرہ
عرب مین ناامید ہو گیا پورے حرمین مکرمین ہی نکلینگے اس تمام تقریر سے ہمین کوئی اولی سے قرآن اور
حدیث کے سچے تابع اور فرمانبردارون کو تو پورا پتہ لگ گیا کہ تمام اہل اسلام کے فرقون سے
سچا تابع اور اسلام کے عقائد کا واقعی پابند وہی فرقہ ہے جسکے عقیدے اہل مکہ کے عقیدون کے
مطابق ہین اور یہ تو ظاہر ہے کہ وہان نہ عقائد شیعون کے ظاہر ہو سکتے ہین نہ خوارج کے نہ نئے عقیدے
من گھڑے فرقہ جدیدہ مرزائیہ مرزا احمد قادیانی کے اور نہ نئے عقیدے نیچری اور غیر مقلدون کے
وہان تو بفضلہ تعالیٰ فقط مقلدون کے ہی عقائد کا چرچا ہے اور اونہین کے عقائد کا ظہور اور غلبہ
خواہ اونکا نام حنفی ہو یا شافعی مالکی ہو یا حنبلی بوجہ ہادیان راہ سنت نام کچھ بھی ہو جاوے
مگر حقیقۃً بموجب فرمان حبیب الرحمٰن کہ میری اُمّت کے چند اور ستر فرقون مین سے نجات پانے
والا سچا محمدی تابع قرآن اور حدیث کا وہی فرقہ ہے جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر رہے
یہ چارون مذہب والے اوسی قاعدے کے موافق قرآن اور حدیث کے پابند ہین جس قاعدے
کے موافق صحابۂ کرام اور اہلبیت عظام قرآن اور حدیث کے پابند تھے اور وہ یہی قاعدہ ہے جو
صحابۂ کرام کے افعال اور اقوال دیکھنے سے ظاہر ہے کہ جن صحابۂ کرام کو جس بات کا کرنا یا نہ کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قولاً یا فعلاً یا تقریراً اور جو حکم قرآن کا یقینی طور سے بلا خصوصیت
اور نسخ ثابت ہو گیا تھا جبتک اونکو یقینی طور سے اوسکا منسوخ ہونا نہین پہونچا تھا اوسی کے
ہمیشہ باہم پابند رہتے تھے۔ یہ کوئی بتلا دے کہ فلان صحابی ایک روز نماز رفع یدین اور آمین
بالجہر کے ساتھ پڑھتے تھے اور دوسرے دن بلا جہر آمین اور بغیر رفع یدین کے۔ ایکدن ایک
شے کو حلال سمجھتے تھے اور دوسرے دن حرام۔ یا ایک ہی دن ایک ہی آن مین ایک چیز کو بموجب
متعارض حدیثون کے حلال بھی سمجھتے تھے اور حرام بھی۔ جیسا حال ہمارے زمانہ کے فرقہ حادث
غیر مقلدین کا ہے کہ کبھی نماز رفع یدین اور آمین بالجہر کے ساتھ پڑھ رہے ہین اور اوسکو سنت
مؤکدہ سمجھکر اوسپر اڑ رہے ہین اور لڑ جھگڑ رہے ہین اور کبھی بلا رفع یدین اور خفیہ آمین کے ساتھ

نماز ادا کر رہے ہین اسیطرح معانی قرآن اور حدیث کو جمہور صحابہ بموجب محاورہ عرب کے جو صریح ہوتے تھے وہی کرتے تھے اور سمجھتے تھے اور آجتک پشت در پشت نسلا بعد نسل اہل اسلام مین وہی مضامین بذریعہ علماء محدثین و مفسرین مروج اور مشتہر چلے آتے ہین اور ہر زمانہ مین زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجمع درس و تدریس قرآن اور حدیث مین بالاتفاق مسلسل بیان ہوتے آتے ہین نہ مثل نیچری اور مرزا قادیانی کے کہ تمام قرآن اور حدیث کے احکام کو تاویلی باتین اور استعارے اور خواب قرار دیکر مخالف جمہور اہل اسلام اور سلف صالحین بدل ڈالے اور حدیثون کو تو خواہ بخاری شریف کے ہون یا مسلم شریف کی اگر اون کے استعارہ در استعارے کے موافق من گھڑے معانی اون حدیثون کے نہ مانو موضوع ہی کر دیا ایسا غضب کسی فرقہ نے نہین ڈھایا تھا جو ان دونون بھائی نیچر اور مرزائیون نے ڈھا ڈالا دیکھو مرزا احمد قادیانی قیامت کی نشانی کا رسالہ جسکا نام عوام بے خبر اور بھولے بھالے بعض پیرزادے اور اون کے مرید ونپر یہ ظاہر کرنیکو کہ مکہ معظمہ مین بھی مرزا کے معتقدین پھیل گئے۔ حمامۃ البشری الی اہل مکہ و صلحاء ام القری رکھا ہے۔ لہذا بامید ہدایت پانے سمجھدار اور منصف مزاج لوگون کے ان تینون فرقون مین سے اور بغرض بچانے دیگر اہل اسلام کے ان تینون خارجی فرقون کے دھوکون سے خاتمہ پیشین گوئی اول قرآن مجید کو اون صحیح حدیثون سے سجایا جاتا ہے جن مین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور صحابہ کرام نے خارجی فرقون کی علامت اور نشانیان بیان فرمائی ہین اور ہر آخر زمانے مین نئے نئے خارجی فرقون کے پیدا ہونے کی اور جماعت اہل اسلام مین سے سیہ باطنون کے ذریعہ سے گمراہ فرقون کے چھٹنے کی خبرین سُنائی ہین۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری شریف کے باب قتال الخوارج مین اول یہ قول اونکی پہچان مین نقل فرماتے ہین کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجیونکو اللہ کی تمام مخلوق سے بُرا جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان لوگون کا بڑا ستم یہ ہے کہ جو آیتین کافرون کی شان مین اوتری تھین اونکو مومن مسلمانونپر تھوپتے ہین اور مومنون کو اونکا مصداق بناتے ہین اور بعد نقل اس قول کے ان صحیح حدیثون سے اون کی یہ علامتین جو ان حدیثون مین ہین

سمجھ والون کو بتلاتے ہین عن سوید بن غفلة قال علي اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج قوم في اخر الزمان احداث الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية لايجاوز ايمانهم حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فاينما لقيتموهم فاقتلوهم فان في قتلهم اجرا لمن قتلهم حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہین کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیشک مین نے سُنا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریب ہے کہ نکلے ایک قوم آخر زمانہ مین نو عمر لوگون سے یعنے اوس زمانہ کے پُرانے لوگون کے مقابلہ مین ظہور اس قوم کا نو عمرون سے ہوکہ اون کی عقلین سفیہ اور کمینون کی سی ہون گی تمام مخلوق کے قولون سے جو بہتر قول اللہ رسول کا ہے وہی قول اس قوم کا ہوگا یعنی وہ قوم قرآن اور حدیث ہی بیان کریگی اور اوسی سے حجت پکڑیگی اور حال اونکا یہ ہوگا کہ اونکا ایمان گلون سے نیچے نہین اوتریگا یعنی اونکی باتین زبانی ہی زبانی ہون گی دین سے ایسے نکلجاوینگے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے پس جہان ملو تم اونکو مار ڈالو اونکو کہ بیشک اونکے مارنے مین مارنے والے کو قیامت کے دن اجر ملیگا۔ یہ حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسوقت بیان فرمائی تھی جب آٹھ ہزار کے قریب خارجیون نے آپکی مخالفت کی تھی اور بسبب ہونے اون لوگون کے موضع حرورا سے اوس زمانہ مین اونکو حروریہ کہتے تھے۔ اور جس طرح ہمارے زمانے کے یہ خارجی فرقے مقلدین کو مشرک کہتے ہین اور جن امور مین صاف حکم قرآن اور حدیث سے بلا تعارض نہ ملے اونمین سلف صالحین ائمہ مجتہدین کی پیروی کو جسکو عرف شریعت مین تقلید کہتے ہین شرک قرار دیتے ہین اور چارون مذہب یعنے چار راستے اور طریقے جو قرآن اور حدیث کی پیروی کے مختار اور مقبول جمہور اہل اسلام چلے آتے ہین اونکو بدعت و ضلالت کا چوراہہ کہتے ہین اور یہود و نصاری کی شان مین جو آیتین مثل فرقوا دينهم وكانوا شيعا وغیرہ کے نازل ہوئی تھین ان چارون امام اہل اسلام اور اونکے مقلدین کی شان مین پڑھتے ہین اور رسالون مین لکھتے ہین اسیطرح اوس زمانے کی خارجی جو آیتین کافرون کے فساد اور اختلاف کے بیان مین تھین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے صحابۂ کرام کی شان مین پڑھتے تھے اسیواسطے حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نے اونکی یہ علامت بیان کی اور شرار خلق اللہ فرمایا یعنے اللہ کی تمام مخلوقات سے بُرے۔ ورنہ

یہ حدیثین مطلق اون فرقون کی شان مین ہین جو مخالف جمہور اہل اسلام اُمّت مرحومہ مین سے خروج
کرین خواہ آخر زمانہ تابعین مین ہون یا آخر زمانۂ صحابہ مین یا قیامت تک ہر کسی قرن اور صدی
کے آخر مین چنانچہ بخاری شریف کے اسی باب مین ہے عن ابي سلمة وعطاء بن يسار انهما اتيا ۲۰
اباسعيد الخدري فسالاه عن الحرورية اسمعت النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ادري
ما الحرورية سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يخرج في هذه الامة ولم يقل منها
قوم تحقرون صلوتكم مع صلوتهم يقرئن القران لا يجاوز حلوقهم او حناجرهم يمرقون
من الدين كمروق السهم من الرمية فينظر الرامي الى نصله الى رصافه فيتمارى في الفوقة
هل علق بها من الدم شيئ یعنے حضرت ابوسلمہ اور حضرت عطاء سے ہے کہ اون دونون نے
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آکر پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ
کی شان مین آپنے کچھ سُنا ہے آپنے فرمایا کہ مین نہین جانتا حروریہ کون ہین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مین نے تو یہ سُنا ہے کہ فرماتے تھے میری امت مین ایک قوم ایسی نکلے گی یون نہین فرمایا
کہ میری اُمّت ہونیسے نکل جاوےگی کہ اونکی نمازون کے مقابلہ مین تم اپنی نمازون کو حقیر سمجھوگے
قرآن پڑھینگے اور اون کے گلون کے نیچے نہین اوتریگا یعنے اونکا قرآن پڑھنا نماز پڑھنا
سب ظاہر ہی ظاہر کا ہے ورنہ اوسکا اعتقاد کامل اور اوسکا پورا اثر اونکے دلون تک کیا
پہونچیگا گلے سے نیچے ہی نہین اوتریگا۔ نکل جاوینگے دین سے مثل تیز تیر کے شکار سے کہ جسکا
چلانے والا اوسکی صفائی سے کبھی اوسکی بھال کو دیکھتا ہے اور کبھی اوسکی بندش کو پھر سوفار
کے موقعپر آکر شک کرتا ہے کہ یہان تو کچھ خون لگا ہے۔ انتہی۔ خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہہ
ہوا کہ حضرت ابوسعید نے اونکے جواب مین جب اونھون نے حروریہ کے حال سے پوچھا یہی فرمایا
کہ حروریہ پر کیا موقوف ہے جنکا حال اس حدیث کے مطابق دیکھو خواہ وہ حروریہ ہون یا کوئی
اور۔ مطابق کرلو۔ وہی خارجی ہین مگر چونکہ یہ نہین فرمایا کہ امت سے نکل جاوینگے اسواسطے
بموجب قول منصور اونکو بدعتی بیدین کہینگے نہ کہ کافر واجب القتل اور جبتک وہ مثل اہل حرورا کے امام المسلمین پر
خروج نکرین اونکو حکم قتل بھی کیا جاویگا کما قال العینی فی شرحہ فاذا خرجوا وجب قتالہم۔ اور اس سے زیادہ تصریح اس
امر کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے والے خارجی جنکو حروریہ بھی کہتے ہین اونھین کے

ساتھ یہ علامتین خاص نہین فرمائی ہین بلکہ مقصود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ جس فرقہ مین
یہ علامتین پائی جاوین خواہ کسی زمانہ مین ہون وہی فرقے خارجی ہین اور اس مضمون کو ابن ماجہ نے
۱ اپنے سُنن مین بہ سند صحیح اسطرح نقل کیا ہے عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ینشؤ نشئ یقرؤن القرآن لایجاوز تراقیہم کلما خرج قرن قطع حضرت عبد اللہ بن عمر سے کہ
بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوتا رہیگا ایک نیا فرقہ پڑھینگے قرآن کو اور
اونکے گلون سے بھی نیچے نہین اوتریگا یعنے قرآن فقط اونکی زبانون ہی تک رہیگا نہ قبولیت
ہوگی اور نہ دلمین اثر ہوگا۔ جب نکلیگی ایسی شاخ قطع کیجاویگی یعنے جب ایسا فرقہ مخالف جماعت
اہل اسلام کے سر نکالیگا اللہ جلشانہٗ بذریعہ علماء حق کو سنت اور جماعت کے پیروی کرنیوالون
کے نیست ونابود کریگا اور رفتہ رفتہ نام ہی نام رہجاویگا۔ چنانچہ جن فرقون کا غنیۃ الطالبین
مین بڑے زور شور سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے رد کیا ہے جیسا واجب الرد زور شور
اونکا جب تھا اب کہان ہے نہ او سقدر مرجیہ نظر آتے ہین نہ قدریہ نہ جبریہ ہین نہ حروریہ۔
اسیطرح ہمارے زمانہ کے ان تینون فرقون کا جسقدر اوّل اوّل زور شور تھا اب کہان ہے۔
اور دیکھ لینا انشاء اللہ چند روز مین ایسے ہی اگر کہین کہین ہے بھی تو وہان بھی برائے نام
رہجاویگا اور جس طرح بیانے نئے نکٹے مہدی کا فرقہ غیر مہدویہ کہین کہین برائے نام رہگیا
اسیطرح ہمارے زمانے کے مہدی کاذب مرزا احمد قادیانی وغیرہ کے فرقے بھی رفتہ رفتہ
برائے نام ہی رہجاوینگے اور اگر گمراہ فرقون کا ظہور ہوا بھی تو نئے ہی جھوٹے مہدی اور نئے
ہی فرقے نظر آوینگے اور آخر قطع کیئے جاوینگے۔ چنانچہ اس حدیث کے آخر مین حضرت
۲۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کلما خرج قرن
قطع اکثر من عشرین مرۃ حتی یخرج فی عراضہم الدجال یعنے مین نے بیس دفعہ سے
زیادہ سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب کوئی شاخ نکلیگی قطع کیجاوے گی
یہان تک کہ ایسون ہی کے سامنے دجال خروج کریگا۔ یعنی جب کوئی ایسا فرقہ پیدا ہوگا قطع
کیا جاویگا یہان تک کہ آخری آخر مین جب ایسا فرقہ نکلیگا اونکے مواجہ مین آخر دجال آنکلیگا
منتخب کنز العمال مین ہے۔ کبیر طبرانی اور تاریخ ابن عساکر اور حلیہ ابو نعیم سے اور نیز مسند امام احمد

بن حنبل رضی اللہ عنہ مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یخرج ناس من المشرق یقرئن القرآن لایجاوز تراقیھم کلما قطع قرن نشا قرن حتی یکون اٰخرھم مع المسیح الدجال یعنے نکلینگے بہت لوگ مشرق سے پڑھین گے قرآن کو اسطرح کہ گلون سے نہ اوتریگا جب قطع کی جاویگی کوئی شاخ اس قسم کے لوگون کی پیدا ہو جاوے گی دوسری شاخ یہان تک کہ آخر شاخ ایسے لوگون کی مسیح دجال کے ساتھ نکلے گی علاوہ ازین اس مضمون کی بہت سی حدیثین ہین کہ اون سب کا نقل کرنا موجب طوالت رسالہ اور کسالت ناظرین ہے اور ظاہر ہے کہ جسکو ایسی کھلی حدیثین بخاری اور مسلم وغیرہ کی بھی جو پیشنگوئی اوّل سے یہان تک چھ حدیثین بیان کی گئین جماعت کثیر سنت والجماعت کی پہچان کو گمراہ فرقون اسلام سے کافی نہین اوسکو سارا قرآن اور تمام دفتر احادیث بھی کافی نہین شعر

اگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

والعاقل تکفیہ الاشارہ لہذا اس مضمون کی اسیقدر حدیثون پر کفایت کرکے منتخب کنز العمال اور مشکوٰۃ شریف سے اون چند حدیثون کو نقل کیا جاتا ہے جن مین اون لوگون کا ذکر ہے جنسے ایسے فرقے پیدا ہون گے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق آثار قیامت اس مطلب کے تصریح اور توضیح کے واسطے بیان حالات آخر زمانہ مین فرمایا ہے اور آخر زمانے کی مسلمانون کی حالت سچے مسلمانون کی پریشانی نام کے مولویون کی کیفیت حق سے دشمنی اور باطل کی محبت رکھنے والون کا فوٹو صاف صاف کھینچکر دکھلایا ہے تاکہ اہل اسلام اُن حدیثون کو حفظ کرکے جاہل مولویون کے فتنے سے بچتے رہین۔ عالمون کے ساتھ دشمنی اور بدگمانی کرنے سے بچین حق بات کو گو اپنے مطلب اور خواہش دلی اور پرانے جمے ہوئے عقائد کے مخالف ہو ان حدیثون سے یا دوسری معتبر کتابون متقدمین سے مطابق کرکے پسند کرین باطل اور ناحق بات سے بچین اور فقیر کو بھی دعائے خیر سے یاد کرین اور مستحق نزول عذاب الٰہی کے جسکا ذکر ان حدیثون مین ہے اور اون حدیثون مین جو پیشین گوئی دوم مین انشاء اللہ بیان ہون گی نہ بنین۔ اور ان حدیثون کو کہ جنکا حفظ کرلینا فی زمانہ نہایت ہی ضروری ہے ضرور حفظ کرلین اور اپنے بچون کو اور دوسرونکو حفظ کرادین مشکوٰۃ شریف کی

کتاب العلم مین ہے عن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہاً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی اُمتی اربعین حدیثاً فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہاً وکنت لہ شافعاً وشہیداً حضرت ابو درداؓ سے ہے فرماتے ہین عرض کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسقدر علم ہے جسکو یاد کرکے آدمی فقیہ ہوجاوے یعنے سمجھدار عالم کا مرتبہ حاصل کرے آپنے فرمایا جسنے یاد کرلین میری اُمت کے نفع پہونچانے کے لئے چالیس حدیثین اپنے دین کے متعلق اللہ اوسکو فقیہ اوٹھاویگا اور رہونگا مین اوسکا شفیع اور گواہ قیامت کے دن۔ یہ اللہ کا فضل ہے اس اُمت پر کہ فقط چالیس حدیثون کے حفظ کرلینے سے ہر آدمی اُمت مرحومہ کو علما کے ساتھ قیامت کو اوٹھائے جانے کی بشارت سنائی جاتی ہے ورنہ علماء کا مرتبہ اللہ کے نزدیک وہ مرتبہ ہے کہ اللہ اکبر۔ ترمذی شریف مین ہے عن ابی امامۃ الباہلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدہما عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال ان اللہ وملئکتہ واہل السموات والارض حتی النملۃ وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر حضرت ابوامامہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دو آدمیون کا ذکر کیا گیا کہ ایک عبادت بہت کرتا ہے اور دوسرا عالم ہے آپنے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی بزرگی حاصل ہے جیسی بزرگی مجکو حاصل ہے تمہارے ادنیٰ آدمی پر پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے اور تمام آسمانون والے اور زمین والے یہان تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور مچھلی بھی بھلائی کی اور نزول رحمت کی دعا مانگتے رہتے ہین اوس عالم کے لئے جو لوگون کو بھلائی سکھلانیوالا ہے۔ اور دوسری حدیث مین ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد یعنی ایک سمجھدار عالم جو قرآن وحدیث سے حلال حرام نماز روزے کے مسائل بیان کرنے پر قادر ہو نرا قصہ خوان نہو شیطان پر ہزار عابدون سے زیادہ تر سخت اور ناگوار ہے (اب سُنئے ان حدیثون کو جو اون لوگون کی شان مین وارد ہین جو باعث فساد اور اختلاف آخر زمانے مین ہون گے اور بطریق آثار قیامت محبوب خدا نے فرمائی ہین)

فصل (احادیث منتخب کنز العمال و مشکوٰۃ شریف کی معہ حوالہ اون کتابون کے جن سے ان دونون مین نقل کیگئی ہین)

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بها البلاء ٢٦
اذا کان المغنم دولا والامانۃ مغنما والزکوٰۃ مغرما واطاع الرجل زوجتہ وعق امہ
وبر صدیقہ وجفا اباہ وارتفعت الاصوات فی المساجد وکان زعیم القوم ارذلهم و
اکرم الرجل مخافۃ شرہ وشربت الخمور ولبست الحریر واتخذت القیان والمعازف
ولعن اٰخر هذہ الامۃ اولها فلیرتقبوا عند ذالک ریحا حمراء او خسفا او مسخا رواہ
الترمذی علی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا اونھون نے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب عادت کریگی اُمّت میری پندرہ باتون کی اوتریگی اونپر بلا جب ہو جاوے مال غنیمت دست گردان
جس کے ہاتھ آوے وہی مالک بنجاوے اور اوسکا حقدار محروم رہجاوے اور امانت
کو لوٹ کی طرح سمجھ لین جسکے جو ہاتھ لگے وہی اوسکے دبا بیٹھنے کا ارادہ کرے اور زکوٰۃ
کو تاوان اور ڈنڈ کی طرح بارِ گران جانین ہر شخص بیوی کی اطاعت کرے اور مان کی
نافرمانی دوست کے ساتھ احسان کرین اور باپ پر جفا مسجدون مین آوازین بلند ہون
اور شور وشغب کثرت سے ہون قوم کا چودھری وہ شخص ہو جو اون سب مین زیادہ کمینہ
اور رذیل ہو۔ ہر کسیکی تعظیم کیجاوے۔ اوسکی شرارت کے ڈر سے شرابین پی جاوین ریشمین
لباس پہنے جاوین اور اختیار کرین گانے والیون کو اور باجونکو اور پچھلے پہلون پر
لعن طعن کرین ایسے وقت مین چاہئے کہ منتظر رہین وہ لوگ سُرخ ہوا کے یا زمین مین دھسنے
کے یا اپنی صورتون کے بدلنے کے انتہی ترجمہ عن عابس الغفاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ٢٧
بادروا بالاعمال ستا امارۃ السفهاء وکثرۃ الشرط وبیع الحکم واستخفافا بالدم وقطیعۃ
الرحم ونشؤ یتخذون القراٰن مزامیر یقدمون احدهم لیغنیهم وان کان اقلهم فقها
رواہ الطبرانی فی الکبیر عابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہین کہ چھ باتون کے ظہور سے پہلے عمل کر لو یعنے پھر نیک عمل کرنا دشوار ہو جاوے گا حکومت
اور امارت بیعقلون کی ہو زیادتی چپراسیون کی ہو اور حکم حاکم بکے یعنے جسنے رشوت دیدی
اپنے موافق حکم حاکم سے حاصل کر لیا۔ اور بیع الحکم بالکسر اگر پڑھا جاوے یہ معنی ہونگے کہ حکمت کی

بات کو اہل حکمت سمجھین اور دین دنیا کے عوض بکے ۔ خون کرنے کو ہلکی بات سمجھین خویش اور اقرباسو قطعیت
اور جدائی ہو ایسی پیدایش پیدا ہو کہ قرآن کو بانسری کی آواز سمجھکر ایسے شخص کو اپنا پیشوا بناوین
کہ وہ گانے کے طور سے اونکو سناوے خواہ سمجھ قرآن کی یعنے اوس سے نماز روزہ حج زکوٰۃ بیع وشرا
حلال حرام میراث وغیرہ مسائل کے بیان کرنے پر اون سب مین سے بہت ہی کم سمجھ رکھتا ہو اوس سے
۲۸ سُنینگے اور جاننے والے عالم سے پرہیز کرینگے انتہی ترجمتہ عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخاف علی امتی اثنتین یتبعون الاریاف والشہوات ویترکون الصلوٰۃ
والقراٰن یتعلمہ المنافقون یجادلون اہل العلم اخرجہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر حضرت
عقبہ بن عامرؓ سے ہے کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو باتون
سے پیچھے لگین گے تشکم پُری اور نفسانی خواہشون کے اور چھوڑ دینگے نماز کو اور سیکھین گے قرآن کو
منافق کہ لڑین اہل علم سے یعنے بیدین لوگ پیٹ بھرنے کی غرض سے قرآن کا ترجمہ سیکھکر رولانے
ہنسانے کی باتین قصہ خوانون کی طرح یا ذکر کے علماء کا مقابلہ کرین گے ۔ اور بیدین نفس کے بندے
۲۹ اونکے ساتھ لگ لینگے فقط عن بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال یاتی
علی الناس زمان وجوھھم وجوہ الادمیین وقلوبھم قلوب الشیاطین سفاکین
للدماء لایرعون عن قبیح ان تابعتھم واربوک وان ائتمنتھم خانوک صبیھم عارم
وشابھم شاطر وشیخھم لایامر بالمعروف ولا ینھی عن منکر السنۃ فیھم بدعۃ والبدعۃ
فیھم سنۃ و ذوالامر سھم غاو فعند ذالک یسلط اللہ علیھم شرارھم فیدعوا
اخیارھم فلا یستجاب لھم رواہ الخطیب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے
ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایسا زمانہ آویگا کہ مُنہ تو اوس وقت کے آدمیون کے
آدمیون کے سے ہی مُنہ ہون گے اور ہون گے دل اون کے دل شیطانون کے ہونگے خونریز لوگ
نہ بچینگے اور نہ بچاوینگے بُری بات سے اگر پیروی کرے تو اونکی تباہ کرین وہ تجکو اور اگر امانت
رکھے تو اونکے پاس خیانت کرین وہ تجھ سے بچے اونکے شوخ ہون اور جوان اونکے چالاک اور
بے باک بُڈھے اونکے نہ بھلی بات کا حکم کرین نہ بُری بات سے منع کرین سنت اونمین بدعت ہو
اور بدعت اون میں سنت اور جو اون میں سے صاحب حکم ہون خواہ وہ عالم ہون یا حاکم گمراہ ہو

پس ایسے وقت مین غلبہ دیگا اونپر اللہ شریرون کو اور مقرر کریگا اونپر شریر حاکمون کو پس نیک لوگ
جو اونمین ہون گے پکارینگے مگر کوئی اونکی نہ سُنیگا عن ابی هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله ۳۰
عليه وسلم قال یاتی علی الناس زمان یخیر الرجل فيه بين العجز والفجور فمن ادرك ذالك
الزمان فليختر العجز على الفجور رواه الامام احمد في مسنده ونعيم بن حماد فی الفتن ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے آویگا لوگونپر ایک ایسا زمانہ کہ اختیار
دیا جاویگا آدمی بیچ اوسکے درمیان عاجز رہنے کے اور نافرمانی خدا اور رسول کی پس جو شخص
پاوے ایسا زمانہ پس چاہئے کہ عاجزی کو اختیار کرے نافرمانی پر خدا اور رسول کی یعنے اپنی
بات رکھنے کے لیئے یا عوام مین عزت حاصل کرنے کی غرض سے عوام کی ہان مین ہان ملانیسے
اور امیرون اور دولتمندون کی خوشامد سے جس مین نافرمانی خدا رسول کی لازم آوے بچنا
اور ایسی عزت اور بات کی بیچ کے مقابلے مین عاجزی اختیار کرنا عن عمرو عن النبي صلى ۳۱
الله عليه وسلم قال اتانی جبرئيل آنفا فقال انا لله وانا اليه راجعون قلت اجل انا
لله وانا اليه راجعون فمم ذاك يا جبرئيل قال ان امتك مفتتنة بعدك بقليل
من الدهر غير كثير قلت فتنة كفر او فتنة ضلالة قال كل ذالك سيكون قلت ومن
اين ذاك وانا تارك فيهم كتاب الله قال بكتاب الله يضلون واول ذالك من قبل
قرائهم وامرائهم يمنع الامراء الناس حقوقهم فلا يعطونها فيقتتلوا ويتبع القراء
اهواء الامراء فيمدون فی الغی ثم لا يقصرون قلت يا جبرئيل فبم سلم منهم قال
بالكف والصبر ان اعطوا الذي لهم اخذوه وان منعوا تركوه رواه الحكيم وهو ضعيف
واس حدیث کے بعض راوی ضعیف ہین مگر چونکہ مضمون اسکا مطابق صحیح حدیثون کے امر واقعی
تھا اور پہلی حدیث کے مضمون کا مفسر لہذا اسکا بھی ذکر کرنا اسجگہہ مصلحت سمجھا گیا ترجمہ اسکا یہ ہے
حضرت عمرو فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام نے
آکر کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون یعنی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین اور اوسکی طرف رجوع کرنیوالے
ہین یہ ایک کلمہ ہے جسکو تکلیف اور مصیبت کے وقت کہنا موجب دفع بلا اور ترقی حسنات ہے
لہذا مین نے بھی کہا ہان اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون مگر اسوقت اسکے کہنے کی کیا وجہ ہے اے جبریل

کہا آپکی امت آپکے تھوڑے ہی زمانہ بعد فتنہ مین مبتلا ہوگی مینے کہا فتنہ کفر کا یا فتنہ گمراہی کا
کہا سبھی کچھ ہوگا یعنے بعض مرتد بھی ہوجاوینگے اور بعض گمراہ بھی چنانچہ زمانہ خلافت حضرت
صدّیق اکبر مین ہی جو بعض انکار زکوٰۃ وغیرہ سے مرتد ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
صولت اور دبدبے سے پھر کچھ راہِ راست پر آئے اور گمراہ فرقے تو بہت کچھ موجود ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے کہا کہ یہ دونون فتنے کیونکر ہون گے مین تو ان ہین اللہ
کے کلام پاک کو چھوڑ جاؤنگا کہا کلام اللہ ہی سے گمراہ ہونگے یعنے اسکے معانی من گھڑے جوڑکر
جماعت اہل اسلام مین توڑ پھوڑ کرینگے اور اوّل یہ فتنہ قاریون سے یعنے قرآن کے جاننے والون
دنیادار مولویون سے اور امیرون سے شروع ہوگا امیر لوگون کے حق نہ دینگے اور بند کرینگے
مولوی بھی اونھین کی سی کہین گے حلال حرام کے احکام بیان کرنے مین اون سے ڈرینگے۔
اور اون کے پیچھے لگین گے پس گمراہی مین بڑھتے چلے جاوین گے پھر کمی نہین کرینگے۔ مین نے
کہا اے جبرئیلؑ اوسوقت اون سے بچاؤ کی کیا صورت ہے۔ کہا صبر۔ جو کچھ وہ دیدین لے لین
اور نہ دین تو چُپ چاپ صبر کر بیٹھین انتہی اور اس سے زیادہ تصریح اس مضمون کی مشکوٰۃ شریف
۳ کی ان دونون حدیثون مین ہے عن بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اناسا من امتی یتفقھون فی الدین ویقرؤن القران یقولون ناتی الامراء فنصیب
من دنیاھم ونعتزلھم بدیننا ولا یکون ذالک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک
کذالک لا یجتنی من قربھم الا یعنی الخطایا رواہ ابن ماجۃ حضرت عبد اللہ بن عباس
سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بہت لوگ اُمت میری سے سمجھ حاصل کرینگے
دین کی اور پڑھینگے قرآن کو اور مولوی بنکر کہینگے کہ امیرون کے پاس آکر اونکی دنیا سے کچھ لین۔
اور اپنے دین کو اون سے بچالین اور یہ ہو نہین سکتا جس طرح کانٹے دار درخت سے نہین چُنے
۳۳ جاتے مگر کانٹے اون کے قرب سے بھی نہین حاصل ہوسکتا مگر یعنی خطائین وعن بن مسعود قال
لو ان اہل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اہلہ لسادوا بہ اہل زمانھم ولکنھم
بذلوہ لاہل الدنیا لینالوا بہ من دنیاھم فھانوا علیھم اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہین کہ اگر اہل علم حفاظت کرتے علم کی اور جو اوسکے اہل اور قدر دان ہین

اونکو ہی اوس علم کو پہونچاتے البتہ اپنے زمانے والون کی برکت علم سے سردار ہوجاتے لیکن وہ تو
خرچ کرنے لگے علم کو دنیا دارون پر دنیا حاصل کرنے کے لیئے پس اونکی نظرون مین ذلیل ہوگئے
اسیواسطے ایسے علما کی پرکھ کے لئے بزرگان دین اولیاء کرام سے یہ مقولہ مشہور ہے۔
نعم الامیر علی باب الفقیر و بئس الفقیر علی باب الامیر یعنے اچھاہے وہ امیر جو دروازہ
۳۴ پر فقیر کے حاضر ہو اور بُرا ہے وہ فقیر جو امیرون کے پاس جاوے عن علی کرم اللہ
وجہہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان لا یتبع فیہ العالم
ولا یستحیی فیہ من الحکیم ولا یوقر فیہ الکبیر ولا یرحم فیہ الصغیر
یقتل بعضہم بعضا علی الدنیا قلوبہم قلوب الاعاجم والسنتہم السنة
العرب لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا یمشی الصالح فیہم مستخفیا
اولئٰک شرار خلق اللہ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیامة رواہ الدیلمی حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آویگا اوپر لوگون کے ایک
زمانہ کہ نہ پیروی کی جاوے گی بیچ اوسکے عالم کی اور نہ حیا کیجاویگی اوسمین صاحب
حکمت سے اور نہ تعظیم کیجاوے گی اوسمین بڑے کی اور نہ رحم کیا جاویگا اوس مین
چھوٹے پر قتل کریگا ایک اونکا ایک کو دنیا پر دل اونکے عجمیون کے سے ہون گے اور
زبانین اون کی عربیون کی سی نہ پہچانین گے بھلی بات کو اور نہ انکار کرینگے بُری بات
سے چلیگا نیک آدمی اون مین چھپ کر یہ لوگ بُرے زیادہ ہین اللہ کی مخلوقات مین
۳۵ سے نہ دیکھیگا اون کی طرف اللہ قیامت کے دن یعنے نظر رحمت سے عن ابی ہریرة
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی العلماء زمان یکون الموت
احب الی احدہم من الذہبة الحمراء رواہ ابو نعیم فی الحلیة ابو ہریرہؓ سے ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عالمو نپر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ ہر یک عالم کو یعنے عالم زبانی
۳۶ حقگو کو موت سُرخ سونے سے زیادہ پیاری ہوگی عن انس قال قیل یا رسول اللہ متی
ندع الائتمار بالمعروف والنہی عن المنکر قال اذا ظہر فیکم ما ظہر فی الامم قبلکم
الملک فی صغارکم والعلم فی رذالکم والفاحشة فی خیارکم انس رضی اللہ عنہ سے

ہے فرماتے ہین عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بھلی بات کا حکم اور بُری بات سے منع کرنا کب چھوڑین
فرمایا جب پہلی اُمتون کی سی حالت تم مین ظاہر ہو جاوے تم مین جو چھوٹے ہون وہ ملک والے
ہون اور رذیلون مین علم ظہور کرے اور نیکون سے فحش اور فاحشہ باتین ظہور کرین انتہی
پھر دوسری حدیث مین فرمایا کہ آخر کار یہان تک نوبت پہونچے عن عبد اللہ بن عمرو ۳۷
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انّ اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من
العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالماً اتخذ الناس
رؤساجہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ عبداللہ بن عمر سے ہے
فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ نہین سمیٹے گا علم کو اس طرح
کہ نکال لے اپنے بندون کے درمیان سے ولیکن سمیٹے گا علم کو ساتھ سمیٹنے عالمون کے یہان
تک کہ جب نہ باقی رہے گا کوئی عالم پکڑینگے آدمی جاہلون کو سردار دین کا پس پوچھے جاوینگے
وہ پس فتویٰ دین گے وہ بغیر علم کے پس گمراہ ہوئے وہ اور گمراہ کیا اونھون نے۔ انتہی۔
چنانچہ اب ایسا ہی ہوتا چلا آتا ہے۔ علماء کی ذلت دیکھکر لوگون نے اپنی اولاد کو علم دین
سکہانا موقوف کر ہی دیا جو عالم تھے وہ مر چلے رہے سہے گوشہ نشین ہوتے چلے جاتے
ہین۔ جاہل مولویون کی گرم بازاری ہے بے دین فرقون کے رذیل لوگ ترجمہ خوان مسائل
نماز سے بھی بے خبر بڑا عمامہ اور ایک جُبہ پہنکر بے دھڑک لوگون کو بہکاتے اور اپنے پیٹ
کی جماتے پھرتے ہین حق یہ ہے کہ یہ وقت آگیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا۔ یہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف کی متفق علیہ ہے عن علی کرم اللہ وجہہ ۳۸
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی علی الناس زمان ھمتھم بطونھم وشرفھم
متاعھم قبلتھم نساءھم ودینھم دراھمھم ودنیاھم اولئک شرار الخلق
لاخلاق لھم عند اللہ رواہ الدیلمی حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ فرمایا آپنے ایسا زمانہ آویگا کہ لوگون کی تمام ہمت اپنے پیٹ بھرنے کی ہوگی جسکے
پاس مال ومتاع دنیا زیادہ وہی سب مین بزرگ جورو ین اونکا قبلہ ہونگی اور درہم اور دینار اونکا
دین۔ یہ لوگ بُرے مخلوقات کے ہین ان کے لیئے اللہ کے پاس آخرت مین کوئی حصہ نہین ہے

انتہی - ایسے وقت مین اگر چپ ہو بیٹھنے کی اجازت مل گئی مگر بڑا مرتبہ اونکا ہے فرمایا جو لوگ
کچھہ بھی ہو جاوے مگر حقگوئی سے باز نہ آوین مشکوٰۃ شریف مین ہے دلائل النبوۃ بیہقی سے
عن عبدالرحمن بن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ٣٩
یقول انہ سیکون فی اٰخر ہذہ الامۃ قوم لہم مثل اجر اولہم یامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر ویقاتلون اہل الفتن صفحہ ۵۸۴ حضرت عبدالرحمن بعض صحابہ کرام سے
حدیث کرتے ہین کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک قریب ہے یہ کہ
ہوگی بیچ آخر اس اُمّت کے ایک قوم کہ اونکو مانند اول اُمّت صحابہ کرام کے ثواب ملیگا حکم کریگی
وہ قوم بھلائی کا اور منع کرتی رہے گی اون باتون سے جو مخالف شرع شریف ہون اور مرتی
مارتی لڑتی جھگڑتی رہیگی وہ جماعت فتنہ اندازون سے خواہ وہ جاہل ہون یا نام آور نام
کے مولوی عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیصیب امتی فی اٰخر الزمان بلاء ٤٠
شدید لاینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاہد علیہ بلسانہ وبقلبہ فذالک
الذی سبقت لہ السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ رواہ ابو نصر السجزی
فی الابانہ وابو نعیم فی الحلیۃ حضرت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ
تحقیق قریب ہے یہ کہ پہونچے امت میری کو آخر زمانہ مین سخت بلا نجات نپاویگا اوس سے
مگر وہ آدمی کہ اللہ کے دین کو پہچانکر حق پر زبان سے بھی جہاد کرے اور دل سے بھی جہاد
کرے یہ وہ شخص ہے کہ جسکے مراتب سب سے آگے بڑھگئے اور وہ آدمی کہ اللہ کے دین کو
اور حق بات کو پہچان کر حق کی تصدیق کرے انتہی یعنے اسمین حق بات کے مقابلے مین
کسی کے ظاہر نماز روزہ ورد وظائف کو دیکھکر اوسکی نئی بات کو نمانے اور مخالف
اہل سنت والجماعت کوئی کتنا ہی عابد زاہد شب بیدار رقیق القلب خاشع خاضع ہوکر
نئی بات کہے اوس سے جو بچتا رہے وہی اوس زمانہ مین اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والا
ہوگا چنانچہ اس مضمون کو صراحۃً اسطرح فرمادیا عن ابی سعید الخدری عن النبی ٤١
صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج فیکم قوم تحقرون صلوتکم مع صلوتہم وصیامکم
مع صیامہم وعملکم مع عملہم یقرؤن القراٰن لایجاوز حناجرہم یمرقون من

الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر الرامی فی النصل فلا یری شیئًا وینظر فی
القدح فلا یری شیئا وینظر فی الریش فلا یری شیئًا ویتماری فی الفوق ھل علق بہ
من الدم شیئ رواہ البخاری والمسلم وابن ماجۃ حضرت ابو سعیدؓ سے ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نکلیگی ایک قوم تم مین سے کہ حقیر سمجھوگے تم نمازون اپنی کو ساتھ
نمازون اونکی کے اور روزون اپنون کو ساتھ روزون اونکے کے اور عمل اپنون کو ساتھ
عمل اونکے کے پڑھینگے قرآن کو نہ تجاوز کریگا قرآن اونکے گلون سے نکل جاوینگے دین سے
جسطرح نکل جاتا ہے تیر شکار سے کہ دیکھتا ہے تیر انداز بھال کو اور نہین پاتا اوسمین کچھ پھر
دیکھتا ہے تیر کو پس نہین دیکھتا کچھ پھر پر کو اور نہین دیکھتا کچھ اور شبہ کرتا ہے سوفار
کے موقعپر کہ یہان تو کچھ خون لگا ہے یہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف اور ابن ماجہ
۴۲ کی ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في اخر الزمان
دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰبائكم فاياكم
واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواہ مسلم حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہونگے آخر زمانے مین مکار جھوٹے وہ وہ حدیثین تمکو سناوینگے
کہ نہ تم نے سُنی اور نہ تمھارے باپون نے بچیو تم اون سے اور بچائیو اونکو اپنے سے کبھی تمکو
۴۳ گمراہ نہ کردین اور فتنے مین نہ ڈالدین عن الحكم بن قانع عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال تكون فی امتی اربع فتن يصيب اُمتی فی اٰخرها فتن مترادفة فالاولیٰ يصيبهم
فيها بلاء يقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف الثانية حتی يقول المؤمن هذه
مهلكتي ثم تنكشف الثالثة كلما قيل انقطعت تمادت والفتنة الرابعة يصيرون
فيها الی الكفر اذا كانت الامة مع هذا بلا امام وجماعة ثم المسيح ثم طلوع الشمس
من مغربها ودون الساعة اثنان وسبعون دجالا منهم من لا يتبعه الا رجل واحد
رواہ نعیم بن حماد فی الفتن حکم بن قانع سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ نے
ہونگے بیچ اُمت میری کے چار فتنے پہونچینگے اُمت میری کو آخر زمانے مین پے درپے فتنے
پس اول فتنہ پہونچیگی اونکو بیچ اوس فتنے کے ایسی بلا کہ کہیگا مومن اسی بلا مین میری ہلاکت ہے

پھر ظاہر ہوگا دوسرا فتنہ کہ کہیگا اسی مین میری ہلاکت ہے پھر کھلے گا تیسرا فتنہ جب کہا جاویگا منقطع ہوا کہ کھنچتا چلا جاویگا اور چوتھا فتنہ رجوع کرینگے بیچ اوسکے طرف کفر کے جب ہجاویگی اُمّت ساتھ اس فتنے کے بغیر امام کے اور بغیر جماعت کے پھر مسیح دجّال کا ظہور ہوگا پھر مغرب سے آفتاب کا طلوع ہوگا اور روے ورےیعنے پہلے قیامت کے علاوہ مسیح دجّال کی جو دعویٰ خدائی کا کریگا بہتر دجال فریبی اور مکّار ظہور کرینگے بعض اون مین سے ایسے بھی ہون گے کہ اونکے دجل اور فریب کی کوئی بھی پیروی نہ کریگا وعن بن عباس عن النبي صلی الله علیه وسلم اذا اسبلت الشعور ومشي بالتبختر ويصم عن السامع قال الله عزوجل فبي حلفت لاذعرن بعضهم بعضا رواه الخرائطي فی مساوی الاخلاق ؛

حضرت ابن عباس سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے جسوقت چھٹکائے جائین بال اور چلین چال ناز اور انداز کی اور سننے کی بات سے بہرے ہوجاوین یعنے جب ایسے لوگون کا ظہور ہو کہ لانبے کیس بڑھا کر انداز کی چال اختیار کرکے شریعت کی کچھہ نہ سُنین اللہ فرماتا ہے کہ مجکو میری ہی قسم ہے بعض تمہارے کو بعض سے خوف اور ہراس مین ڈال دون گا چنانچہ ایسا ہو ہی رہا ہے اور ان علامتون مین سے بہت کچھہ ہو چکین اور بہت کچھہ ہونیوالی ہین اللهم اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين واذا اردت بقوم فتنة فتوفنا غير مفتون فيه اللهم انی اسئلك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربني الی حبك اللهم احسن عاقبتنا فی الامور كلها واجرني من خزی الدنيا وعذاب الاخرة امين وصلی الله علی حبيبه واله وصحبه اجمعين

عرض حال بحضور محبوب خداوند ذوالجلال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

اے خاتم پیغامبران وقتِ دعا ہے
مسجد مین بپڑا تری اُمت کا پڑا ہے

پھولے نہین جبّون مین سماتے جہلا مین
امداد جہالت پہ پھر ابلیس کھڑا ہے

ہے علم سے نفرت علما سے ہے عداوت
تعلیم و تعلّم کا بھی دربند ہوا ہے

واعظ ہین تو بیعلم جو صوفی ہین تو بیعلم
ان دونے ہی اسلام کو بدنام کیا ہے

حاجت ہے فتاوی کی نہ کچھ شرح و متن کی — جو چاہو وہی پوچھ لو یان دیر ہی کیا ہے
سینے مین بھرا علم جہالت کا ہے دریا — ہو یاد نہ جسکو وہ کتابون مین پھنسا ہے
اور پوچھو حوالہ بھی کتب کا جو کسی سے — پھر نام بھی تازہ ہی کتابون کا رکھا ہے
جہال مین اب کہئیے کرے کیا کوئی عالم — کیا یہ ہی شہا وقت رؤسا جہلا ہے
واعظ کا تو اس زور پہ پھر بھی نہین جلوہ — پر صوفی بے علم تو آفت ہے بلا ہے
حاجت ہی نہین انکو حدیث اور فقہ کی — وہ علم ہی کچھ اور ہے جو علم خدا ہے
پیرون کے وہ پھندے ہین کہ جو آن پھنسے ہے — پھر اون کا وہی پیر پیمبر ہے خدا ہے
پھر پیر اگر دین سے بیدین بھی ہوجائے — اوس کفر ہی مین اون کے تو دو جگ کا بھلا ہے
ہے مہدی جبلی کے وہ جنجال کا اک جال — جس جال نے پیرونکو بھی پھندے مین کسا ہے
دعوی ہی نہین مہدویت کا فقط اسکو — یہ شخص تو خود عیسی موعود بنا ہے
نیچرنے نیا رنگ جمایا ہے بلا کا ۞ — دنیا کو دکھا لوگون کا ایمان ٹھگا ہے
ہین مدرسے کثرت سے مدرس بھی بہت ہین — اور علم کی کثرت کا بھی اک شور بپا ہے
پر کام نہین دین کے علمون سے کسی کو — دنیا نہ ملے جس سے وہ پھر علم ہی کیا ہے
ہے علم وہی جس سے ملے خوب سی دولت — جاتا رہے اسلام بلا سے یہ بلا ہے
گو صورت اسلام بھی اس علم سے مٹ جائے — پر شوکت اسلام نہ اب اسکے سوا ہے
اور نام کے سُنّی جو ہین کچھ صاحب دولت — جز رسم کے علماے اونھین کام ہی کیا ہے
پھر کیا کرین وہ مدرسہ دین بنا کر — جسمین نہو کچھ نام تو وہ کام ہی کیا ہے
چندے بھی اگر مودین تو ہون نام وری کے — اُمرا مین ہو عزت تو وہ دینے کی بھی جا ہے
سیرت سے صحابہ کی نہین کام کسیکو ۞ — دنیا طلب اصحاب کا بھی نام رکھا ہے
تکمیل نہین دین کے علمون کی اسی نے — اسلام کو بدعات کے نرغے مین کسا ہے
دنیا کا عجب حال ہے جو انکی سی کہدے — عالم ہے وہی وہ ہی فصیح الفصحا ہے
پھر کفر سے نفرت ہے نہ بدعت سے غرض ہے — یک بات اگر کفر کی کہدی بھی تو کیا ہے
اور کپڑے بھی گر رنگ لئے کچھ بال بڑھا کے — پھر قبر بھی پوجین تو نہ شکوہ نہ گلہ ہے

پھر لقمہ بھی مل جاوے تو لو اونکی بلا سے — کچھ بھی ہو وہی دین وہی راہِ صفا ہے
اب عالمِ دیندار اگر لب بھی ہلاوے — کافر ہے جھلوا ہے وہی سب مین بُرا ہے
غربت مین ہے اسلام غریبی مین مسلمان — بے علمی سے یہ شورِ قیامت کا بپا ہے
چوبیس تراویح ہین سُنّت خلفا کی — بدعت او نہین جو کہتے ہین دل اونسے لگا ہے
بدعت ہے قیامِ فرح و ذکرِ ولادت — سُنّت ہے وہی یارون نے جو من مین رچا ہے
فریاد ہے اے شافعِ محشر مری فریاد — اس ناو کا کھیوانہ کوئی تیرے سوا ہے
فتنون سے بچا وقت ہے فتنون کے خدایا — تیرا ہی بھروسا ہے سہارا ہی ترا ہے
محبوب خدا اب تو بُلا لیجئے جلدی — اس ہند سے دل اب تو بہت تنگ ہوا ہے
خواہش ہے یہی دل کی تمنا بھی یہی ہے — ہر خارِ مدینے کا مرے دُکھ کی دوا ہے
شاہا مجھے جلدی سے بُلا لیجئے اب تو — مشتاقِ درِ پاک یہ نرغہ مین پھنسا ہے
دیکھو نہ کبھی ہند مین مر جاوے یہ شیدا — شاہا یہ ترے در کا کمینہ ہی گدا ہے
جاروب کشی گر ترے در کی اسے مل جائے — دیدا دہے اور پلکون کی جاروب بشہا ہے

پیشینگوئی دوم جو اس سے زیادہ کھلی ہوئی اور واضح ہے یہ ہے کہ جس طرح قرآن مجید مین لفظ قلیل کے ساتھ دوسرے پیغمبرون کے سچے پیرو اور تابعین کی نسبت کم رہجانے کا ذکر اکثر جگہ آیا ہے سارے قرآن مجید مین بہ نسبت کم رہجانے سچے تابعین کلام اللہ اور پیروان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ جل شانہ نے کہین اشارہ بھی نہین فرمایا بلکہ فرمایا تو یہ فرمایا کہ اے اُمّت مرحومہ محمد رسول اللہ کے فضل اور رحمت سے تم سب کے سب تو شیطان کے پیرو نہوگے مگر تھوڑے سے ہان البتہ لولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان الا قلیلا یعنے اگر اللہ کا فضل اور رحم تمپر نہ ہوتا کہ وہ باتفاق اکثر مفسرین معتبرین مخدوم علی مہائمی و امام رازی علیہما الرحمۃ وغیرہ کے تمہارے درمیان مین ایسے پیغمبر خاتم النبیین کا آنا اور تمہاری ہدایت کے واسطے قرآن مجید کا نازل فرمانا اور تم کو فتح پر فتح دینا اور اولوالامر یعنے حق گو عالمون کا ہمیشہ تمہارے درمیان مین رہنا اور پھر اون مین بعض کا صاحب قوۃ اجتہاد و استنباط ہونا ہے تو البتہ تم سب شیطان کے پیرو ہو جاتے مگر تھوڑے سے مثل حضرت ورقہ

بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور زید بن عمر بن نفیل اور بحیرا راہب وغیرہ علیہم الرحمۃ کے
ممکن تھا کہ بغیر اس فضل خاص کے بھی جسکا ذکر ابھی بحوالہ امام رازی اور مخدوم علی مہائمی
علیہما الرحمۃ کیا گیا ہے ہدایت پر رہتے اسواسطے کہ یہ اللہ کے پیارے ایام جہالت مین
بھی موحد تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب پیشینگوئیون توریت اور انجیل
کے منتظر اور آپ کے پیدا ہونے سے پہلے آپ کی رسالت کے مقر مگر یہ معنی اوس
تقدیر پر صریح اور کھلے ہوئے بنتے ہین جب فضل اور رحمت سے مراد یہ امور مذکور
ہون اور اِلَّا قَلِیلًا کا مستثنیٰ منہ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطَانَ کو رکھا جاوے اور امام رازی
علیہ الرحمۃ اس مقام پر تفسیر کبیر مین تحریر فرماتے ہین کہ یہی اَولیٰ ہے کہ مستثنیٰ منہ اپنے
مستثنیٰ سے متصل بولا جاوے اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کے درمیان مین جملہ معترضہ
نہ آوے چنانچہ اوسی اولویت کو شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے بھی اختیار کرکے اسی
ترجمۂ مذکور کے مطابق اس طرح ترجمہ کیا ہے اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور اوسکی
مہر تو تم شیطان کے پیچھے جاتے مگر تھوڑے۔ اسکے فائدہ مین تحریر فرماتے ہین۔
یہ جو فرمایا کہ اللہ کا فضل تمپر نہ ہوتا تو تم شیطان کے پیچھے چلتے مگر تھوڑے۔
یعنے ہر وقت احکام تربیت کے نہ پہونچتے رہین تو کم لوگ ہدایت پر قائم رہین۔ انتہی
ماحصل اس ترجمہ کا معہ مضمون فائدہ کے یہی ہوا کہ احکام تربیت ہمیشہ کبھی رسول
کے کبھی علما کے کبھی مجتہدین کے ذریعہ سے تمکو اے اُمّت مرحومہ پہونچتے رہتے ہین اور
پہونچتے رہین گے اسواسطے تم سب شیطان کے تابع نہوئے اور نہ ہو مگر تھوڑے سے ہو جاوین
تو ہو اور اسیطرح تمام اُردو فارسی مترجمون نے یہان تک کہ سر سید نے بھی اپنی تفسیر
مین اس آیۂ کریمہ کے ایسے ہی معنے لکھے ہین اور سارے مترجم اسی اولویت سے بفضلہ تعالیٰ
بہرور ہے ہین اور ہمارا مقصود بھی یہی ہے کہ بلا اتباع کسی تفسیر کے نفس ترجمہ متفق علیہ
جمیع مذاہب اہل اسلام سے جو امر ثابت ہو اوسی کے مطابق جو اقوال مفسرین کے ہون
معتبر سمجھے جاوین ورنہ ہر فرقہ اپنے مفسر کے موافق جو چاہیگا تاویل کرلیگا ورنہ بموجب دوسرے
احتمالات کے بھی جو اقوال مفسرین نے کئے ہین یہی مدعا ثابت ہوتا ہے چنانچہ اس سے پہلی

آیت فاذا جاءھم امر من الامن اوالخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی
الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم مین اذاعوا بہ یالعلمہ الذین یستنبطونہ
منھم کو بھی اگر بقول بعض مفسرین اِلّا قلیلا کا مستثنیٰ منہ مانا جاوے اور لولا فضل اللہ علیکم
ورحمتہ لاتبعتم الشیطان جملہ معترضہ قرار پاوے کہ یہ صورت گو بوجہ خلاف اولیٰ ہونے کے مخالف
شان عالی قرآن کے ہے مگر بموجب محاورہ عربی جائز ہے. آیہ کریمہ لولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ
لاتبعتم الشیطان کے بدون الا قلیلا ہی یہی حاصل معنے ہونگے اسواسطے کہ اس تقدیر پر تمام
پہلی پچھلی آیت کے یہ معنی ہونگے کہ جب آتی ہے اونکے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی پھیلا دیتے
ہین اوسکو مگر تھوڑے سے سمجھدار اور اگر اِلّا قلیلا کا ربط اذاعوا بہ کے ساتھ نہ رکھا جاوے
اور لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم کے ساتھ الا قلیلا کو ربط دیا جاوے تو اس آیت کے تو اتنے ہی
معنے رہینگے کہ جب آتی ہے اونکے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی پھیلا دیتے ہین اوسکو. مگر
اگلی آیت کے یہ معنی ہونگے ولو ردوہ الی الرسول اور اگر پھیرتے وہ اوس بات کو طرف
رسول کے والی اولی الامر منھم اور طرف شریعت کے حکم جاننے والون کے اونمین سے
لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم البتہ جان لیتے اوسکو یعنے اوس بات کی حکمت اور کنہ کو
وہ لوگ جنکو قوت استنباط یعنے قوت حکمون کے نکالنے کی اور ظاہر کرنے کی احکام اجتہادیہ مین
قرآن اور حدیث سے حاصل ہے جنکو عُرف شریعت مین مجتہد کہتے ہین اور بموجب سیاق آیہ
کریمہ اولوالامر یعنے عالمون مین سے بعض بعض ہوتے ہین اِلّا قلیلا مگر تھوڑے یعنے بعض مجتہد
اسواسطے کہ سبھی مجتہد تو ہر امر مین اوسکی واقعی کنہ کو نہین پہونچتے بلکہ بعض مجتہد بعض امر
کے سمجھنے مین بموجب اوس قاعدہ کلیہ کے جسکا نام قیاسؑ ہے اور اوسیکے ذریعے سے وہ لوگ

ع توضیح مین ہے کہ قیاس ثابت کرنے حکم کو کہتے ہین فرع مین مثل حکم اصل کے اور اوسکی مثال مین صاحب
اصول شاشی یہ چند حدیثین نقل فرماتے ہین اوّل حدیث یہ ہے کہ ایک عورت خثعمیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین آکر عرض کیا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور حج اوسپر فرض ہے مگر وہ سواری پر سوار نہین ہوسکتا اگر مین اوسکی طرف
سے حج کرلون تو کافی ہوسکتا ہے آپنے فرمایا اگر تیرا باپ قرضدار ہوتا اور اوسکا قرض تو ادا کردیتی کافی ہوسکتا تھا یا نہین
اوسنے عرض کیا کیون نہین آپنے فرمایا پس اللہ کا قرض بطریق اولیٰ ادا ہوسکتا ہے۔ اس حدیث مین (باقی برصفحہ ۷۴)

اون حکمون کو قرآن اور حدیث سے ظاہر کردکھاتے ہین جنکو بموجب آیۂ کریمۂ مذکور عام علما بھی قرآن اور حدیث سے نہین سمجھ سکتے خطا بھی کربیٹھتے ہین ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور اوسکی رحمت البتہ تابع ہوجاتے تم شیطان کے

(بقیہ صفحہ ۶۳) قرض کے ادا ہوجانے کو اصل قرار دیکر اس حکم کو ادا ہوجانے حج مین ثابت فرمایا اور ادائگی حج کو اوس حکم کی فرع قرار دیا اسی طرح دوسری حدیث مین حضرت قیس بن طلق بن علی سے مروی ہے کہ آپسے جب ایک بدوی نے بعد وضو کے ذکر کے چھونیکا مسئلہ پوچھا آپنے دوسرے تمام بدن کے گوشت پر قیاس کرکے فرمایا کہ جیسے اور بدن کا گوشت ہے وہ بھی ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اور جسم کے گوشت کے چھونے سے وضو ٹوٹے تو ذکر کے چھونے سے بھی ٹوٹنے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے جب سوال کیا گیا کہ اوس شخص کا کیا حکم ہے جسنے بدون ذکر مہر کے ایک عورت سے نکاح کرلیا اور اوسکے پاس جانے سے اور خلوت صحیحہ ہونے سے پہلے مرگیا پس آپ ایک مہینے تک سوچتے رہے پھر جب کوئی آیت حدیث صریح نملی آپنے فرمایا کہ اب مین اپنی رائے سے اجتہاد اور قیاس کرتا ہون اگر صواب کو پہنچ گیا تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر خطا کی تو عبد اللہ بن مسعود ہی کی خطا ہے میرے نزدیک اوس عورت کا حکم یہ ہے کہ اپنے خاوند متوفی کے مال سے بلا کمی زیادتی اتنا مہر وصول کرلے جو اوسکے رشتے کی اوس جیسی عورتون کا مہر ہو اور اسی مہر کو عرف شریعت مین مہر مثل کہتے ہین اور حنفیہ کے نزدیک اسی پر فتویٰ ہے ایسے قیاس کی نسبت صاحب نور الانوار مُلا احمد جیون علیہ الرحمۃ نور الانوار مین تحریر فرماتے ہین کہ قرآن سے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے قرآن سے تو اسطرح ثابت ہے کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار یعنے اعتبار کرو تم اے اصحاب بصارت اور دانائی کے اور اعتبار پھیرنے کو کہتے ہین ایک شے کو اوسکی نظیر اور مثل کی طرف اور قیاس شرعی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو حکم کسی واقعہ کا قرآن اور حدیث اور اقوال اور افعال صحابۂ کرام سے صراحۃً ثابت نہو اوس حکم کو اوس جیسے امر مین صراحۃً قرآن یا حدیث سے دیکھکر اوس واقعہ مین اوس حکم کو ثابت کردکہاتے ہین چنانچہ ایسے قیاس کو خود رسول اللہ نے بھی پسند فرمایا ہے اور صحابۂ کرام سے اس قسم کا قیاس بہت کچھ اکثر واقعات کی نسبت وقوع مین آیا ہے اسیواسطے صاحب تلویح تحریر فرماتے ہین کہ قیاس کے حجت ہونے مین اگرچہ جتنی حدیثین ہین سب احاد ہین مگر مضمون سبکا ملکر مرتبۂ تواتر کو پہونچ گیا ہے منجملہ تمام حدیثون کے ایک حدیث صحاح ستہ کی ہے جسکو تمام ہی کتب اصول مین نقل کیا ہے نور الانوار مین ہے ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم حین بعث معاذا الی الیمن قال لہ بما تقضي یا معاذ فقال بکتاب اللہ قال فان لم تجد في کتاب اللہ قال بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد قال اجتہد برائی فقال علیہ السلام الحمد للہ الذي وفق رسول رسولہ بما یرضی بہ رسولہ معنے اسکے یہہ ہین کہ جب

بمقتضاء معنے لو کے جو بیان بغرض نفی کرنے اتباع شیطان کے تمام اُمّت سے بوجہ ہونے فضل و رحمت

سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا آپ نے فرمایا کس طرح قضیئے فیصل کروگے اے معاذ
آپنے فرمایا ساتھ قرآن کے آپنے فرمایا اگر تم کو قرآن مین اوسکا فیصلہ نملے یعنے اگرچہ قرآن مین سب کچھ ہے مگر تمکو نملے توپھر
کیا کروگے عرض کیا کہ ساتھ قول اور فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آپنے اگر نملے تم کو بیچ کسی قضیہ کے حکم کا سنت
رسول اللہ سے عرض کیا حضرت معاذ نے اجتہاد کرونگا مین اپنی رائے سے یعنے قیاس کرونگا فرمایا آپنے شکر ہے اللہ کا کہ
موافق کردیا اوسنے اپنے رسول کے بھیجے ہوئے امیر کو ساتھ اوسبات کے جس بات کے ساتھ راضی تھا اللہ اور اوس کا
رسول کریم اور صاحب مشکوٰۃ المصابیح بخاری او مسلم سے نقل فرماتے ہین عن عبداللہ بن عمرو وابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد واصاب فلہ اجران واذا حکم
فاجتہد واخطاء فلہ اجر واحد حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب حکم کیا حاکم نے پس اجتہاد کیا یعنے جس مسئلہ مین صراحۃً قرآن اور حدیث سے حکم صریح نملا اور اوسنے
قیاس کیا ایک حکم کو دوسرے حکم پر یا علت حکم کی دیکھکر جن جن اشیا مین وہ علت پائی جاوے اور حکم صریح قرآن اور
حدیث نظر نآوے اون سب مین وہ حکم نافذ کردیا اور اوس مین صواب کو بھی پہونچ گیا پس واسطے اوسکے دو اجر ہین
اور دوہرا ثواب ہے اور جب حکم کیا حاکم نے پس اجتہاد کیا یعنے قیاس شرعی کیا اور اوسمین خطا کر بیٹھا اور اوسکی واقعی
کُنہ کو نہ پہونچا پس واسطے اوسکے ایک اجر ہے اور اکہرا ثواب ہے انتہی۔ ترجمہ حدیث مذکور ہین جو قیاس کی دو قسم نقل
کی گئی ہین اونمین سے قسم اول ایک حکم کو دوسرے پر قیاس کرنیکی نظیر مین حدیث عورت خثعمیہ کی اور حدیث قیس
بن طلق بن عدی کی گذر چکی اور دوسری قسم کی مثال جو ایک حکم صریح کی علت نکالکر دوسری چیزون مین اوس
علت کو پاکر سب مین اوس حکم کو جاری کردینا ہے یہ ہے کہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ دیگر کتب احادیث سے
گیہون کو گیہون کے ساتھ اور جو کو جو کے ساتھ اور نمک کو نمک کے ساتھ اور کھجورون کو کھجورون کے ساتھ اور چاندی
کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ برابر برابر دست بدست بیچنے کا حکم ہے اور زیادتی اور کمی کے ساتھ
فروخت کرنا یا ذرا سی تاخیر سے چاندی لیکر خریدار کا قیمت ادا کرنا یا قیمت لیکر ذرا دیر سے چاندی دینا علی ہذا القیاس
سود مین داخل ہے اور حرام ہے امام اعظم رحمہ اللہ نے جب اس حدیث سے فقط چھ چیزون کا حکم دریافت کرکے تانبا
لوہا چونا وغیرہ اور چیزون کی خرید فروخت کا جنکی نسبت کوئی حکم صریح قرآن اور حدیث سے نہین ہے دریافت
کرنا چاہا ان چھ چیزون مین فکر کیا کہ وہ کونسی علت اور وجہ ان چھ چیزون مین پائی جاتی ہے جس وجہ سے

خداوند کریم کے اس امت مرحومہ پر ساتھ بھیجنے قرآن کے اور فتوحات پے در پے کے اور علماء مجتہدین
کے برابر برابر دست بدست آپس مین خرید و فروخت کا ان چھہ چیزون مین ہی حکم کیا گیا غور کرنے سے انکے فہم عالی اور سمجھ
مین یہی آیا کہ اس حدیث مین یہ چھہ چیزین ہی مقصود بالذات نہین ہین بلکہ ان چھہ چیزون کے نام لینے سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دو قسم کی چیزون کا حکم بیان کرنا مقصود ہے ایک اون چیزون کا حکم جو تُل کر بکتی ہین دوسری وہ چیزین
جو پیمانے مین بھر کر بیچی جاتی ہین اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین گیہون جو کھجور نمک وغیرہ کا پیمانے
مین بھر بھر کر اور پیمانے سے اندازہ کر کر کے خرید فروخت کا دستور تھا چنانچہ آجتک مکۂ معظمہ مدینہ منورہ مین اناج وغیرہ کی
خرید فروخت کا یہی رواج چلا آتا ہے اور سونے چاندی کا خرید فروخت مین یہان تک کہ قیمت تک کا اگر قسم چاندی سونے
سے ہو تول کر دینے کا رواج تھا اسواسطے امام اعظم رحمہ اللہ نے مطلق حکم فرما دیا کہ جو چیز تول کر بیچی جاوے یا خریدی
جاوے یا پیمانے سے اندازہ کر کے خریدی جاوے اور بیچی جاوے اگر دونون طرف ایک جنس کی چیز ہے مثلاً گیہون خریدتا
ہے اور گیہون ہی پُرانی یا نئی قیمت مین دیتا ہے یا چاندی ہی خریدتا ہے اور قیمت مین سے سکہ اور چاندی کھوٹے اور
کھرے روپیہ وغیرہ دیتا ہے ایسی سب چیزون مین خواہ چاندی ہو یا چونہ لوہا ہو یا تانبہ زیادتی کمی اور دین لین میتاخر
حرام ہے مگر جب ایک طرف تانبا ہو اور دوسری طرف لوہا یا ایک طرف چاندی ہو اور دوسری طرف تانبہ یا تانبے کے
پیسے اب زیادتی کمی خرید فروخت مین حلال ہے خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جب اس قسم کی چیزون کی خرید فروخت مین
جنس لینے کی اور ہو گی اور دینے کی اور مثلاً جب سونیکو چاندی سے خریدا جاویگا لین دین مین زیادہ یا کم لینا دینا
حلال ہو گا مگر دونون چیزین جو جنس مین مختلف ہین مثلاً ایک طرف چاندی ہے اور دوسری طرف سونا چونکہ دونون
شرعاً وزنی ہین یعنے دونون کا شرعاً رواج تول کر دینے لینے کا معتبر ہے اسواسطے چاندی خرید کر اوسکی قیمت مین اشرفی
یا سونا دیر سے دینا حرام ہی رہیگا یا قیمت لیکر چاندی کے دینے مین ذراسی دیر کرنا بھی حرام ہو گا اور اگر ایک طرف ایسی
چیز ہے جسکا رواج خرید فروخت مین پیمانے سے اندازہ کر کے یا گن کر یا گز سے ماپ کر دین لین کا ہے اور دوسری طرف
ایسی چیز ہے جسکا رواج خرید فروخت مین تول کر دینے لینے کا ہے تو اودھار خرید فروخت جائز ہو گی اور اسکے ساتھ
جنس بھی دونون طرف جُداجُدا ہو گی تو زیادتی کمی بھی لین دین مین درست ہو گی اور اگر دونون جنس ایک ہی ہونگی
تو اودھار ہی فقط درست ہو گی نہ زیادتی اور کمی جیسے جنس بدلنے سے اودھار لین دین درست نہین ہوتا جب تک
ایک طرف کی چیز ایسی نہو کہ جسکا رواج تولکر دین لین کا ہے اور دوسری طرف وہ چیز جسکا رواج علاوہ تول کے ماپ کر
یا گن کر لین دین کا ہے جب اوس قیاس کی کیفیت جو شریعت مین حجّت ہے مع اوسکی مثالون اور دلیلون کے معلوم ہوچکی

وغیرہا کے مستعمل ہے جب موجبہ کلیہ جملہ لاتبعتم الشیطان کی ایجاب کلی کی نفی کی گئی۔ خلاصہ مطلب اور حاصل معنی آیۂ کریمہ بدون اِلّا قلیلا بہی یہی ہوئے کہ اللہ کے فضل اور اوسکی رحمت سے تم سب ص اب اوس قیاس کی بہی کیفیت سُن لو جسکی بُرائی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہم سے منقول ہے اور چارون امامون کو بھی اوس سے سخت انکار ہے وہ قیاس وہ ہے جو مخالف صریح حکم قرآن اور حدیث کے کیا جاوے اور مخالف قرآن اور حدیث کے عقل کو دخل دیا جائے چنانچہ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میزان کی چار فصلون مین جدا جدا چارون امامون کے وہ اقوال نقل کئے ہین جو اونسے اس قسم کے قیاس کی بُرائی مین منقول ہین مگر چونکہ بعض متعصبون نے امام اعظم رحمہ اللہ کو بوجہ نظر دقیق امام کے فہم قرآن اور حدیث مین اس قسم کے قیاس کے ساتھ مشہور کر رکہا ہے لہذا اس مقام پر بُرائی مین اس قسم کے قیاس کے چند اقوال امام اعظم رحمہ اللہ کے میزان شعرانی سے نقل کیے جاتے ہین۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ اول یہ لکھکر کہ سب سے زیادہ بیزار اوس قیاس سے جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو امام اعظم رحمہ اللہ تہے فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہین بسند متصل کہ امام اعظم رحمہ اللہ ہمیشہ فرمایا کرتے تہے کہ اللہ کے دین مین عقلی بات کہنے سے اور مخالف قرآن اور حدیث کے رائے دینے اور قیاس کرنے سے بچو اور لازم پکڑو سنت رسول اللہ کو اسواسطے کہ مخالف سنت کے عین گُمراہی ہے بعد نقل کرنے اس قسم کے اقوال کے امام سے پھر لکھتے ہین یہ کوئی خیال نکرے کہ مجتہدون نے بہت سے اون حکمون کی تصریح بیان کی ہے کہ قرآن اور حدیث مین جن حکمون کے وجوب کی صراحت ہے نہ حرمت کی تصریح اسواسطے کہ اونھون نے کوئی قول نہین کیا ہے جب تک اوسکے وجوب یا حلت حرمت کا قرینہ صادق قرآن اور حدیث سے نہ دریافت کرلیا ہے اور کشف و الہام سے بھی اوسکا پتہ نہین لگایا ہے پھر لکھتے ہین کہ امام اعظم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تہے کہ ہمیشہ رہینگے لوگ بھلائی مین جبتک علم حدیث حاصل کرتے رہین گے اور جب بدون علم حدیث کے علم پڑھینگے بگڑ جاوینگے یہی وجہ ہے کہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح سفر السعادت مین تحریر فرماتے ہین کہ سب سے زیادہ ظاہر احادیث پر حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کا عمل ہے اور بنا تمام مذہب حنبلی کی سرتاپا احادیث پر مشہور اور مشتہر ہے اب سب سے بڑہکر قوی دلیل اسبات کی کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب بھی موافق اور مطابق احادیث معتبر کے ہے یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب جسقدر مذہب حنبلی کے ساتھ مطابق ہے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو اسقدر مذہب حنبلی کے ساتھ موافقت نہین۔ اور جسقدر مسائل مین امام شافعی کے ساتھ امام احمد رضی اللہ کو اختلاف ہے امام اعظم رحمہ اللہ کے ساتھ نہین ہے علماء معتبر نے لکھا ہے کہ ایک سو چھبیس مسئلے اصول مسائل سے ہین کہ جن مین امام احمد بن حنبل کو امام اعظم (۱۲۵)

تو اے امت مرحومہ کے لوگو شیطان کے تابع نہوگے یعنے بعض تم مین سے تابع شیطان ہوجاوین تو ہوا اور یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے حکمون کے جاری ہونے کے اور آیتون کے اوترنے کے موقعے اور شان نزول اگرچہ خاص خاص ہین مگر احکامی جملے تو بصورت مہملہ تمام ہی موجبۂ کلیہ ہین اور سارے ہی اُمتیونکو الیٰ یوم القیام عام ہین ورنہ آیات ایمان اور نماز اور زکوٰۃ کی بھی بظاہر تو مخاطب اوسیوقت کے حاضرین تھے اسیواسطے اگرچہ شان نزول اور قصہ اوترنے اس آیت مذکور کا بھی بعض بظاہر کے مسلمانون کا امن اور خوف کی خبرون کو بلاتحقیق مشہور کردینا ہے یا فقط ایک زکوٰۃ وصول کرنیوالے کا جس گاؤن والون سے زکوٰۃ وصول کرنیکو بھیجا گیا تھا بلاتحقیق اونکے مرتد ہونے کے غلط خبر اوڑا دینا ہے مگر آیت کا حکم لاتبعتم الشیطان وغیرہ تو

(صہ) رحمہ اللہ کے ساتھ موافقت ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ اختلاف حق یہ ہے کہ مذہب حنفی عقلی اور نقلی دونون قسم کی دلیلون کے ساتھ آراستہ ہے مگر بوجہ نہایت تبحر علمی کے عادت امام یہ تھی کہ دلیل عقلی کے پابندون کی تشفی کے واسطے اوس مسئلے کو جو احادیث سے اونکے نزدیک ثابت ہوتا تھا فقط دلیل عقلی ہی سے سمجہادیا کرتے تھے ورنہ اصل تمسک آپکا فقط قرآن اور حدیث اور اقوال سلف سے ہی تھا چنانچہ کتب اصول مذہب حنفی مین باتفاق تمام علما تصریح کرتے چلے آئے ہین کہ جب قرآن وحدیث مین تصریح نملی اوسوقت مجبور قیاس کیا جاتا ہے اور یہ عقلی دلیلین جو امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہین فقط بغرض تقویت دینے ایک حدیث کے دوسری حدیث پر ہین اور بیشک جو حدیث صحیح موافق قیاس کے ہے وہ ترجیح رکھتی ہے اوس حدیث پر جو مخالف قیاس ہے مگر باینہمہ ظاہر ہے کہ قیاس کے ساتھ ایک حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح دینا اور بظاہر مختلف مضمون کی احادیث کو باہم موافق کردکہانا اور جس مسئلہ کا جواب ہر کسیکو قرآن وحدیث مین نملے اوسکا جواب قرآن واحادیث سے ظاہر کردینا فقط علماء مستنبطین احکام یعنے مجتہدین معتبرین ہی کا کام ہے نہ کہ عام علما کا چہ جائیکہ ہر ایک ایرا غیرا نتھو خیرا آجکل کے غیر مقلدین جیسون کا ورنہ قرآن مجید مین اللہ جل شانہٗ بیان مین حالات اون منافقین عرب کے جنکی مادری زبان عربی تھی اسطرح کبھی نفرماتا کہ فاذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ یعنے وہ خرابی مین اسوجہ سے پڑے ہوئے ہین کہ جو اونکی سمجہ مین آتا ہے اوسکو پہیلادیتے ہین اور قرآن کو سوچتے سمجھتے نہین ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم یعنے اور اگر پہیرتے وہ اون احکام امن اور خوف کو جس سے وہ جہگڑے مین پڑگئے طرف رسول کے اور طرف والیان امر شریعت کے (۱۴)

تمام ہی امت کے پہلے پچھلے لوگون کو شامل ہے اور سارے ہی شرعی حکم امن اور خوف مین داخل ہین
چنانچہ امام رازی علیہ الرحمہ بھی صفحہ ۱۰۴ جلد سوم تفسیر کبیر مین تحریر فرماتے ہین کہ شان نزول
اس آیت کی پھیلادینا منافقون کا ہے امن اور ڈر کی باتون کو جو جہاد کے متعلق تھین مگر مضمون
آیت کا عام ہے تمام ہی تکلیفات شرعی کو اسواسطے کہ امن اور خوف کا تعلق تمام شریعت کے
حکمون مین موجود ہے اسیوجہ سے لاتبعتم الشیطان کے معنے موجبہ کلیہ کے کیئے گئے ہین اور یہ
معنے دونون تقدیر پر ظاہر ہوئے ہین کہ تمام احکام شرعی مین ساری ہی اُمت مرحومہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو شیطان کی تابع نہوگی مگر بعض چنانچہ واقف اسرار قرآن
حبیب الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بھی اسی مضمون کو اکثر احادیث مین بیان فرماتے
ہین اور جس طریق پر تابع کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کثرت سے امت مرحومہ حبیب اللہ
ہو اوسی طریق کو طریق حق بتاتے ہین اور جس طریق پر کم لوگ امت مرحومہ کے مدعی پیروی
قرآن اور حدیث کے ہون اوسی طریق والون کو شیطان کا لقمہ ہونے سے ڈراتے ہین
اور اسیواسطے وہ لوگ جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی جماعت کثیر اُمت
محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے طریق پر کرتے ہین سنت جماعت کہلاتے ہین
چنانچہ تمام محدثین بھی اتباع جماعت کثیر کو طریقہ سمجھنے قرآن اور حدیث مین بعینہ
اتباع سنت سمجھکر اتباع جماعت کثیر کی حدیثون کو باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین
لاتے ہین حضرت علی متقی منتخب کنز العمال کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین مسند امام
احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہین انہ قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اثنان خیر من واحد وثلثۃ خیر من اثنین واربعۃ خیر
من ثلثۃ فعلیکم بالجماعۃ فان اللہ عزوجل لن یجمع امتی الا علی ھدی
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بہتر ہین ایک سے اور تین بہتر ہین دو سے
اور چار بہتر ہین تین سے پس لازم پکڑنا تم جماعت کو اسواسطے کہ بیشک اللہ نہین جمع کریگا

(۱؎) جو اونمین سے ہین البتہ جان لیتے اوس اختلاف کی وجہ توفیق کو اون علما مین سے وہ عالم جو قوت استنباط احکام اور اجتہاد رکھتے ہین اور اس آیت کی پوری تحقیق ہم ابھی بیان کرچکے ہین من شاء فلینظر فقط منہ رحمہ اللہ وغفر اللہ ولوالدیہ واساتذیہ ؛

امت میری کو مگر اوپر ہدایت کے ۔ سند اس حدیث کی مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ مین اسطرح
۱ ہے حدثنا عبد اللہ قال حدثنا ابو الیمان قال حدثنا ابن عیاش عن البختری بن عبید بن
سلمان عن ابیہ عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب اسماء رجال سے پرتال ہو۔ علاوہ
برین حضرت علی متقی رحمہ اللہ دیباچہ کنز العمال مین تحریر فرماتے ہین کہ جو حدیث مسند امام احمد مین
ہے وہ بلاشک مقبول ہے اوسکی حدیث ضعیف بھی مرتبہ حسن مین ہے چنانچہ اوسکے دیباچہ مین
لکھتے ہین کہ علاوہ مسند کے اوسکی سب حدیث مقبول ہین اور علاوہ تاریخ ابن عساکر اور ضعفاء
عقیلی اور کامل ابو عدی اور تاریخ خطیب اور نوادر الاصول حکیم ترمذی اور تاریخ حاکم اور تاریخ
ابن الجارود اور مسند الفردوس دیلمی کے کہ ان کتابون کی اکثر حدیثین ضعیف ہین جو حدیث
جس کتاب سے مین اپنی کتاب منتخب مین لایا ہون اگر ضعیف ہے تو بیان اوسکے ضعف کا بھی ساتھ
ہی لایا ہون اور جس حدیث کو مطلق لایا ہون وہ اکثر تو صحیح ہی ہین یا بعض اونمین سے حسن کہ جو
باتفاق مقبول علماء زمن ہین لہذا کاتب الحروف غفر اللہ لہ و لوالدیہ بھی اول تو جس قدر حدیثین
کسی بھی کتاب کی ہون جنکا تعلق اتباع جماعت سے ہے منتخب ہی سے نقل کرتا ہے تاکہ بار صحت و
ضعف بذمہ احقر نہ رہے آخر جب کوئی حدیث کسی کتاب کے منتخب مین نہ ملیگی تو بشرط صحت دوسری
کتاب سے نقل کیجاویگی اور جس جس کتاب سے صاحب منتخب نقل فرماتے ہین اونکا نام آخر حدیث
۲ مین لکھا جاویگا عن انس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی لم تجتمع علی ضلالۃ
فاذا رایتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ نہ جمع ہوگی امت میری گمراہی پر پس جب
دیکھو تم اختلاف پس لازم پکڑنا جماعت بڑی کو یعنے اوس جماعت کو جو میری امت سے باعتبار
اکثر امت کے عامہ مومنین اور بڑے لوگون کی جو میری امت کے عالم ہین ایسی کثیر التعداد جماعت
ہو کہ بمقابلہ اوسکے مخالف فرقون کے اوسپر یہ کہنا صادق ہو کہ یہ تمام ہی امت مرحومہ کے آدمیون
کی اور امت کے بڑے لوگون کی جو سلطان دین اور امام المسلمین کے متبع ہین اور راست رو ہین
اون سبکی ملکر یہی ایک جماعت ہے چنانچہ اسی مضمون کو مجمع البحار مین علامہ شیخ طاہر محدث بیان
تفسیر حدیث علیکم بالسواد الاعظم مین اسطرح تحریر فرماتے ہین وعلیکم بالسواد الاعظم

ای جملة الناس ومعظمهم الذين يجتمعون على طاعة السلطان وسلوك النهج المستقيم فقط
٣ عن عرفجة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ستكون بعدي هنات وهنات فمن رأيتموه
فارق الجماعة او يريد ان يفرق امر امة محمد صلى الله عليه وسلم كائنا من كان فاقتلوه
فان يد الله على الجماعة وان الشيطان مع من فارق يركض نسائی شریف صحیح ابن حبان
عرفجہ رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ ظاہر
ہونگی بعد میرے بری خصلتین اور بری خصلتین پس جس شخص کو تم دیکھو کہ جماعت مین تفرقہ ڈالتا
ہے یا ارادہ کرتا ہے تفرقہ ڈالنے کا کسی کام مین امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے کوئی
بھی ہو پس مار دو تم اوسکو اسواسطے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور بیشک شیطان جماعت سے
٤ جدا ہونے والے کے کوچی لگاتا ہے وعن ابي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من
فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه - مسند امام احمد بن حنبل سنن
ابي داؤد مستدرك حاكم ابوذر غفاری رضی اللہ سے ہے فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت پس تحقیق نکال دی اوسنے رسی اسلام کی
٥ اپنی گردن سے عن ابن مسعود رضي الله عنه قال اتقوا الله واصبروا حتى يستريح او يستراح
من فاجر فان الله لا يجمع امة محمد صلى الله عليه وسلم على ضلالة منتخب كنز العمال عن مصنف
ابن ابي شيبه عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ڈرو اللہ سے اور صبر کرو یہان تک
کہ آرام اور راحت حاصل ہو جاوے یا راحت حاصل کیجاوے خدا اور رسول کے نافرمانبردار سے
اور لازم پکڑو تم جماعت کو اسواسطے کہ نہین جمع کریگا اللہ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
٦ کو گمراہی پر عن اسامة بن شريك قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من فرق بين امتي
وهم جميع فاضربوا راسه كائنا من كان مصنف ابن ابي شيبه - كبير طبراني - اسامه بن شريك
رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے جس نے تفرقہ
٧ ڈالا میری امت مین اوس حال مین کہ وہ جمع تھے پس گردن مار دو اوسکو کوئی بھی ہو عن اسامة
ابن شريك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يد الله على الجماعة فاذا شذ الشاذ منهم
اختطفه الشيطان كما يختطف الذئب الشاذة من الغنم - كبير طبراني - وابن قانع -

خطیب فی الافراد وابو نعیم فی المعرفۃ ؛ اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے پس جب کوئی جماعت سے جدا ہونیوالا جمہور سے
جدا ہوتا ہے اوچک لیتا ہے اوسکو شیطان جسطرح سے اوچک لیتا ہے بھیڑیا گلے سے جدا ہونے
والی بکری کو واضح ہو کہ یہ جو فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اس سے کوئی کم فہم کجرو یہ نہ سمجھ لے
کہ اللہ کے بھی ہمارے جیسے ہاتھ ہین بلکہ جیسا وہ بے مثل ہے مراد یہ ہے کہ ویسے ہی اوسکے ہاتھ
بھی بے مثل ہین اور یہ بطور محاورہ فرمایا ہے جہان کہین ایسا مضمون آیا ہے جیسے کہا کرتے
ہین کہ ہمارے سر پر آپ جیسے بزرگون کا ہاتھ ہے تو کیا فکر ہے ۔ اور شذ الشاذ کے معنے جو جمہور
اور جماعت کثیرہ سے جدے ہونے کے کیے گئے ہین اور جہان کہین احادیث وغیرہ مین شذ شذ
کا لفظ واقع ہوا ہے وہان بھی یہی معنے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ کتب معتبرہ لغت صراح وغیرہ سے
یہی معنے ظاہر ہوتے ہین صراح مین ہے شذ و شذوذ پراگندہ و یک یک شدن یقال شذ عنہ
ای انفرد عن الجمہور و ندر فہو شاذ یعنے محاورہ مین بولا جاتا ہے وہ جدا ہو گیا اوس سے یعنے
جدا ہو گیا جمہور سے اور الگ ہو گیا پس وہ جدا ہونیوالا ہے اور جمہور کے معنے اوسی صراح مین
ہمہ مردم یعنے باعتبار للاکثر حکم الکل تمام آدمیون کے لکھے ہین انتہی ۔ اور مجمع البحار مین ہے
من شذ شذ فی النار ای من نفر عن السواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ النار او فی امر النار
یعنے جو شخص نکلا سواد اعظم سے پس تحقیق نکلا اون لوگون مین یا اون کامون کی طرف جو اوسکو
دوزخ مین داخل کردینگے اور معنے سواد اعظم کے مجمع البحار سے بیان معانی حدیث دوم
۸ مین معلوم ہوہی چکے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ید اللہ علی الجماعۃ ۔ سنن نسائی حضرت ابن عباس سے ہے فرماتے ہین فرمایا نبی صلی اللہ
۹ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے عن نعمان ابن بشیر قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الجماعۃ رحمۃ والفرقۃ عذاب قضاعی وعن عبد اللہ فی زوائد المسند لابن الامام
احمد رضی اللہ عنہما نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
۱۰ وسلم نے جماعت رحمت ہے اور جماعت سے جدا ہونا عذاب ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع اللہ عز وجل امتی علی ضلالۃ ابدا اتبعوا

السواد الاعظم ید اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار الحکیم وابن جریر
والحاکم فی المستدرک عن ابن عباس عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم
سے ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع کریگا اللہ جل شانہ
کا روبار امت میری کو اوپر گمراہی کے ہمیشہ ہمیش تابع رہنا تم بڑی جماعت کے کہ ہاتھ اللہ کا
اوپر جماعت کے ہے جو جدا ہوتا ہے جمہور سے پھینکا جاتا ہے دوزخ میں وعن الحسن قال ١١
بلغنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سالت ربی ان لا یجمع امتی علی ضلالۃ
فاعطانیہا۔ منتخب کنز العمال عن ابن جریر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں
کہ پہونچی ہے مجکو یہ بات کہ تحقیق فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مانگا ہیں نے اپنے رب سے
اسبات کو کہ نہ جمع کرے امت میری کو اوپر گمراہی کے پس قبول کیا اللہ نے میری دعا کو اور
عطا کیا مجکو یہ میرا مدعا۔ عن معاذ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ١٢
الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاۃ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ
فعلیکم بالجماعۃ والالفۃ والعامۃ والمساجد وایاکم والشعاب۔ طبرانی فی الکبیر
وابن السنجری فی الابانۃ حضرت معاذ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے شیطان بھیڑیا انسان کا ہے مانند بکریوں کے بھیڑیئے کے لیتا ہے گلے سے جدا ہونیوالی کو
اور دور ہونے والی کو اور کنارہ کرنے والی کو پس لازم پکڑو تم جماعت کو اور آپس میں
دوستی کو اور عام مومنوں کو اور مسجدوں کو اور بچتے رہو پہاڑوں کے سے مختلف راستوں سے
عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یسکن بحبوحۃ ١٣
الجنۃ واوسطہ فلیلزم الجماعۃ فان الشیطان مع الواحد وہو من الاثنین ابعد
دیلمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے فرمایا اونہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکو خوش ہو جنت کے بیچ میں رہنا اور بیچا بیچ جنت کا پس ضرور لازم پکڑے
جماعت کو اسواسطے کہ شیطان اکیلے دوکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے بہت دور رہتا ہے مراد
یہ ہے کہ جدھر کثرت ہوتی ہے اوس طریق میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا عن البختری ١٤
بن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اثنان خیر من واحد وثلاثة خیر من اثنین واربعة خیر من ثلاثة فعلیکم بالجماعة
فان ید الله علی الجماعة ولم یجمع الله تعالیٰ امتی الا علی ھدی واعلموا ان کل شاطن[1]
ھوی فی النار. تاریخ ابن عساکر بختری ابن عبید اپنے باپ عبید سے روایت کرتے ہین کہ
فرماتے تھے حضرت ابو ہریرہ رض کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بہتر ہین ایک سے
اور تین بہتر ہین دو سے اور چار بہتر ہین تین سے پس لازم پکڑو تم جماعت کو اسواسطے کہ
ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے اور نہین جمع کریگا اللہ امت میری کو مگر اوپر ہدایت کے اور جان
لو تم کہ ہر ایک دور ہونے والا نیچے گرنے والا ہے دوزخ مین عن ابن عباس رض قال قال النبي ۵۱
صلی اللہ علیہ وسلم من شق عصا[2] المسلمین والمسلمون فی اسلام دامج[3] فقد خلع ربقة
الاسلام من عنقه. رامہرمزی فی الامثال طبرانی فی الکبیر خطیب فی المتفق والمفترق
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے جدائی
حاصل کی جماعت سے مسلمانون کی اوس حالت مین کہ مسلمان مضبوط تھے پورے اسلام مین پس
تحقیق نکال دیا اوسنے رسی اسلام کو اپنی گردن سے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبي ۵۲
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عمل للہ فی الجماعة فاصاب. قبل اللہ منه وان اخطأ
غفر له ومن عمل یبتغی الفرقة فاصاب لم یتقبل اللہ منه وان اخطأ فلیتبوأ مقعده من
النار. طبرانی فی الکبیر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ جس شخص نے عمل کیا واسطے اللہ کے جماعت کے ساتھ مین اور صواب کو پہونچ گیا قبول کرتا ہے
اللہ اوس سے اور اگر خطا بھی کی جماعت کے ساتھ مین بخش دیجاتی ہے اوسکی خطا اور جس نے
عمل کیا جماعت سے جدا ہونے کی غرض سے یعنے اس حال مین کہ ڈھونڈتا ہے فرقت اور تفرقہ

---

[1] شاطن کا مادہ شطون ہے اور ھوی کا مادہ ھوی اور صراح مین ہے شطون بالضم دور شدن وھوی بضم دو
افتادن بمعنے گرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ وغفر اللہ لہ ولوالدیہ واساتذیہ

[2] صراح مین ہے یقال شق فلان العصا ای فارق الجماعة یعنے محاورہ اہل عرب کا ہے کہ جب کوئی جماعت سے
جدا ہو جاتا ہے اوسکو اسطرح کہا کرتے ہین کہ اوسنے جماعت کی لکڑی چیر ڈالی. مراد اوس سے یہی ہوتی ہے کہ جماعت سے
جدا ہو گیا ۱۲

[3] دامج کا مادہ دمج ہے صراح مین ہے دمج دموج استوار شدن بجائے ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ واساتذیہ

کو پس صواب کو پہونچ گیا جب بھی نہین قبول کرتا اللہ اوس سے اوس عمل کو اور اگر خطا کر بیٹھا پس
لازم ہے اوسکو کہ تلاش کرلے جگہہ اپنی دوزخ سے **فائدہ** واضح ہو کہ یہی حدیثین باب الاعتصام
منتخب کے انھین لفظونمین دوسری سندونکے ساتھ دوسری کتابونمین ہین اگر اون سب کو نقل کیا جاوے اگرچہ باعتبار
نئی سندون کے بموجب قاعدہ مسلمہ محدثون کے کہ سند بدلنے سے بلکہ ایک دو لفظ ہی کے بدلنے
سے اوس حدیث کو جداگانہ نئی حدیث سمجھتے ہین سبکے نقل کرنے سے تعداد حدیثون کی
بہت کچھہ ہو جاوے اور فی الواقع مختلف صحیح سندون سے اتباع جماعت کثیر امت مرحومہ
مین بہت ہی کچھ حدیثین منقول ہین اور قاعدہ مسلمہ جمہور محدثون اور فقیہون کا ہے کہ کثرت
طرق اور اسانید سے حدیث ضعیف بھی مرتبہ حسن کو پہونچکر باتفاق مقبول ہو جاتی ہے اور
یہ حدیث تو بہت کچھ صحیح طریقون اور سندون سے ثابت ہے مگر بخوف طوالت وکسالت
ناظرین اب بعد ختم ہونے حدیثون باب الاعتصام منتخب کے دوسری معتبر کتابون حدیث
کے سے وہ حدیثین نقل کیجاتی ہین جو سند اور الفاظ دونون کے اعتبار سے ان حدیثون سے
علیحدہ اور نئی ہین اور ہر کتاب کا نام اوس کتاب کی جسقدر حدیث نقل کیجاوینگی اونکے
آخر مین لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ الموفق والمعین وبہ استعین ؛ [17] عن ابی رجاء ۱۷
العطاردی قال سمعت بن عباس عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای من
امیرہ شیئًا یکرہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ شبرا فمات الامات
میتۃ جاھلیۃ ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے ہین سُنا مینے حضرت عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ روایت کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
جو شخص دیکھے سردار اپنے سے کوئی مکروہ بات پس چاہیئے کہ صبر کرے اوسپر اسواسطے کہ
بیشک جسنے جدائی حاصل کی جماعت سے ایک بالشت بھر یعنی ذرا سے اور اوسی حالت
مین مرگیا مگر ہوگی موت اوسکی جہالت کے دنون کی سی موت [18] عن ابی ادریس الخولانی
انہ سمع حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ یقول کان الناس یسئلون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسئلہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی فقلت
یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر

من شر قال نعم وفیه دخن قلت وما دخنه قال قوم یھدون بغیر ھدیي
تعرف منہم وتنکر قلت یا رسول اللہ فھل بعد ذالك الخیر من شر قال نعم
دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم
فقال ھم من جلد تنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذالك قال تلزم
جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل
تلك الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکك الموت وانت علی
ذالك رواھما البخاری في صحیحہ فی کتاب الفتن ابو ادریس خولانی سے ہے فرماتے ہین
سُنا مینے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے دوسرے لوگ پوچھا کرتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمانے کے بھلائی کے حالات اور مین اس خوف سے کہ برائی کا
زمانہ کبھی میری زندگی مین نہ آجاوے اور مجکو پالے زمانے کی برائی سے پوچھا کرتا تھا چنانچہ عرض
کیا مینے کہ یا رسول اللہ ہم لوگ جہالت اور شرارت مین گرفتار تھے کہ لایا اللہ اس بھلائی کے
زمانہ کو کیا اس بھلائی کے زمانے کے بعد پھر کچھ برائی کا زمانہ آویگا فرمایا آپنے ہان عرض کیا
مینے کیا پھر اوس برائی کے بعد کچھ بھلائی ظاہر ہوگی فرمایا آپنے ہان ہوگی اس حال مین کہ ہوگا
اوسمین دھندلا پن عرض کیا مینے اوسکا دھندلاہٹ اور اوسکی تیرگی کیسی ہوگی فرمایا آپنے
ایسی قوم ظاہر ہونگی کہ نیا برتاؤ مخالف ہمارے برتاؤ کے اختیار کرینگے کچھ بھلائی دیکھوگے
اونسے اور کچھ برائی عرض کیا مینے کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی ہے فرمایا ہان جہنم کے
دروازون کے اوپر بلانیوالے ہونگے جو اونکی بات مانیگا اوسکو اوس جہنم مین پھینکدینگے
عرض کیا مینے یا رسول اللہ اونکی صفت اور پہچان بیان کردیجئے فرمایا آپنے وہ ہمارے ہی
تیز طرارون مین سے ہونگے اور ہماری ہی زبانی باتین یعنے ہمارے ہی قرآن اور حدیث
کی باتین بیان کرینگے عرض کیا مینے میرے واسطے کیا حکم ہے اگر پالے مجکو یہ زمانہ فرمایا آپنے
لازم پکڑ لیو مسلمانون کی جماعت کو اونکے امام یعنے حاکم دین کو عرض کیا مینے پس اگر نہووے
مسلمانون کی کوئی جماعت اور نہ کوئی حاکم شریعت جسکو عرف شریعت مین امام کہتے ہین فرمایا
آپنے ان سب فرقون سے کنارہ کیجو اور گوشہ پکڑ لیو اگرچہ مضبوط پکڑکے بیٹھنا پڑے تجکو

جڑ ایک درخت کی اور پاوے تجکو موت اسی حال مین یہ دونون حدیثین بخاری شریف کے کتاب الفتن مین ہین ؛ **فائدہ** واضح ہو کہ اس دوسری حدیث حضرت ابوادریس خولانی مین اس مقولہ حضرت حذیفہؓ سے کہ (اگر نہو مسلمانون کی جماعت اور نہ مسلمانون کا امام یعنے حاکم دین جس طرح یہ بات ظاہر ہے کہ امام ہو تو امام کی اطاعت کرنا ورنہ مسلمانون کی جماعت کے پیچھے لگنا اور دونون باتین نہ رہین تو سب سے کنارہ کرکے گوشہ اختیار کرنا اسیطرح یہ بھی ظاہر ہے کہ جہان کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے تابع رہنے کو فرمایا ہے اور جتنی حدیثون مین بہ نسبت غالب رہنے جماعت اہل حق کے قیام قیامت تک کہین بلفظ جماعت کسی حدیث مین بہ لفظ سواد اعظم ذکر آیا ہے اوس امر اور ذکر سے جماعت کثیر اہل اسلام اور علماء کرام کی جس طریق پر قرآن اور حدیث کی پیرو ہو اوسی جماعت کی پیروی کا حکم حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مد نظر ہے اور فی الواقع باعتبار محاورے کے بھی یہی واقعی بات ہے کیا اُردو مین جب اسطرح کہتے ہین کہ میان جماعت کرامت ہے یہ مراد نہین ہوتی کہ جس طرف ایک قوم مین سے زیادہ آدمی ہون اور جس طرف کثرت رائے اصحاب دانش اور رائے ہو اوسیطرف کرامت اور بزرگی ہے سب کے نزدیک یہی مراد ہوتی ہے کوئی اس قول سے یہ نہین سمجھتا کہ جدھر ہزار دو ہزار لاکھون کروڑون کے مقابلے مین ہون اودہر کرامت اور بزرگی ہوتی ہے اور جماعت کثیر جماعت قلیل پر غالب رہتی ہے اسیواسطے جب حضرت حذیفہؓ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت پھیلنے گمراہ فرقون کے مسلمانون کی جماعت اور اونکے امام دین اور حاکم شرع متین کی پیروی اور لزوم کا حکم فرمایا جس طرح حضرت حذیفہؓ نے یہ پوچھا کہ اگر مسلمانون کا امام دین اور اونکی جماعت نہ ہے تو کیا کرون یہ نہ دریافت کیا کہ جماعت اور فرقے تو بہت ہو جاوینگے پھر اونمین سے کونسی جماعت کی پیروی کرون اسواسطے کہ تمام محاورون مین وقت بیان فرقون کے مراد جماعت سے جماعت کثیر ہی ہوتی ہے اور اگر یہ بات محاورے سے ظاہر نہ ہوتی حضرت حذیفہ ضرور دریافت کرتے کہ اگر مسلمانون کی کئی جماعت ہون تو کونسی جماعت کو لازم پکڑ ون اور کسکی پیروی کرون چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ ستفترق[19] اُمتی ۱۹

علی بضع وسبعین فرقة کلهم فی النار الا ملة واحدة یعنے قریب ہے کہ میری امت کے
کئی اور ستر فرقے ہوجاوینگے سب کے سب ناری ہین مگر ایک فرقہ آپ سے پوچھا گیا کہ ان
سب مین نجات پانیوالا کونسا فرقہ ہے جیسے آپنے بموجب بعض احادیث صحیحہ کے اس سول
کے جواب مین یہ فرمایا کہ ما انا علیہ واصحابي یعنے وہ فرقہ جو ستر اور کئی فرقون مین سے
نجات پانے والا فرقہ ہے وہ فرقہ وہے جو اوس طریقے پر رہیگا جسپر مین ہون اور میرے
اصحاب ۔ اسی طرح دوسری صحیح حدیثون مین یہ بھی صریح طور سے بیان فرما دیا کہ اوس
فرقے کا پورا پتہ کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر رہیگا یہ ہے کہ وہ بہ نسبت تمام
فرقون کے کئی اور ستر فرقون مین سے جماعت والا فرقہ ہوگا اور تمام فرقون سے ہمیشہ باعتبار
کثرت کے اور زیادہ ہونیکے بھی اور باعتبار قوت دلائل ظاہری اور باطنی کے بھی وہی فرقہ
جماعت والا تمام گمراہ فرقونپر غالب رہیگا ۔ بیان اس امر کا کہ کئی اور ستر فرقون مین سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرنے والا اور پیروی قرآن اور حدیث مین
صحابہ کرام کے طریقے کی پیروی کرنے والا یہی ایک فرقہ مقلدین کا ہے جسکا نام بوجہ متعدد
ہونے مجتہدون اور محققون دین محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے حنفی شافعی
مالکی حنبلی مشہور ہے بہ تفصیل تمام بحث پیشینگوئی اول مین اور اوسکے منہیہ یعنے حاشیے مین مفصلاً
بیان ہوچکا اور بیان اسبات کا کہ وہ جماعت والا فرقہ بھی کئی اور ستر یا تہتر فرقون امت
مرحومہ مین سے یہی ایک فرقہ ناجیہ مقلدون کا ہے کہ جسکے مقابلے مین تمام دنیا بھر کے فرقے
دسوین حصے کو بھی نہین پہونچ سکتے اور ہمیشہ سے بوجہ ہونے اس فرقے کے پیرو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تابع طریقہ اصحاب کرام کا پیروی قرآن اور حدیث مین
یہی ایک فرقہ مقلدون کا ہے کہ تمام فرقون گمراہ پر غالب رہا ہے اور رہیگا محتاج بیان
نہین ۔ مثل مشہور ہے عیان را چہ بیان ۔ لہذا اب اولاً ان حدیثون کو نقل کیا جاتا ہے جنمین
ذکر اس امر کا ہے کہ تہتر فرقون مین سے نجات پانے والا جنتی وہی فرقہ ہے جو جماعت والا
ہے اور ثانیاً اون حدیثون کو مع اقوال معتبر شارحون کے نقل کیا جاویگا جن مین اس فرقہ
ناجیہ کے غالب رہنے کا ذکر ہے عن احمد بن حنبل و محمد بن یحیی رضی اللہ عنہما قالا

حدثنا ابو المغیرة حدثنا صفوان ح وحدثنا عمرو بن عثمان حدثنا بقیة حدثنی صفوان قال حدثنی ازھر بن عبد اللہ الحرازی عن ابی عامر الھوذنی عن معاویة بن ابی سفیان انہ قام فقال الا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فینا فقال الا ان من قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملة وان ھذہ الملة ستفترق علی ثلث وسبعین ثنتان وسبعون فے النار وواحد فی الجنة وھی الجماعة ابو داؤد صفحہ ۲۷۵ جلد ثانی حضرت امام احمد بن حنبل اور محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہما سے کہ جن دونون کا صدوق اور ثقہ ہونا ظاہر ہے روایت ہے کہ فرماتے تھے یہ دونون حدیث بیان کی ہم دونون سے ابو المغیرہ نے فرمایا اونہون نے کہ حدیث کی مجکو صفوان نے پھر ابو داؤد صفوان تک دوسری سند اس طرح بیان کرتے ہین کہ حدیث کی مجکو یہی حدیث عمرو بن عثمان نے اونہون نے فرمایا کہ حدیث کی مجکو حضرت بقیہ نے وہ فرماتے تھے کہ حدیث کی مجکو اونہی صفوان نے جو ابو المغیرہ کے استاد ہین یہ دونون حضرت بقیہ اور ابو المغیرہ فرماتے ہین کہ حضرت صفوان فرماتے تھے حدیث کی مجکو ازہر بن عبد اللہ الحرازی نے ابو عامر ہوذنی سے وہ روایت کرتے تھے حضرت معاویہ بن ابو سفیان سے کہ تحقیق کھڑے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پس فرمایا آپنے خبردار رہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان مین کھڑے ہوکر فرمایا تھا کہ خبردار رہو تحقیق تمسے پہلے اہل کتاب بہتر طریقون پر مختلف ہوئے تھے اور تحقیق اہل ملت اسلام کے لوگ تہتر طریقونپر مختلف ہونگے۔ بہتر انمین سے (بقول مختار بوجہ خرابی عقیدون کے) دوزخی ہونگے اور ایک طریقے والے جنتی اور اوس جنتی فریق کی پہچان یہ ہے کہ وہ جماعت والا گروہ ہوگا اور بعینہ اسی حدیث کے ہم معنی حدیث دوسری سند سے حضرت امام احمد بن حنبل اپنی مسند مین اسطرح نقل فرماتے ہین عن عبد اللہ بن یحییٰ قال حججنا مع معاویة بن ابی سفیان فلما قدمنا مکة قام حین صلی صلوٰة الظھر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الکتابین افترقوا فی دینھم علی ثنتین وسبعین وان ھذہ الامة ستفترق علی ثلث وسبعین ملة یعنی الاھواء کلھا فی النار الا واحدة وھی الجماعة یعنے حضرت عبد اللہ فرماتے ہین کہ حضرت معاویہ نے

۶ پہچان

۱۰۲

موسم حج مین بعد نماز ظہر کے مکے مین کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ میری اس اُمت کے تہتّر فرقے بدعتی اپنی خواہشون کے موافق ہو جاوینگے وہ سب دوزخی ہین مگر اون مین سے ایک فرقہ جو جماعت والا ہو گا دوزخی نہین ہے۔

فائدہ واضح ہو کہ حدیث ابوداؤد اور مسند کے بموجب تحقیق صاحب تقریب التہذیب سب راوی ثقہ اور صدوق اور عادل ہین عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال قال ۲۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یغل علیہن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ للمسلمین ولزوم جماعتہم فان دعوۃ المسلمین تحیط من ورائہم مشکوٰۃ شریف عن المسند للامام الشافعی والمدخل للبیہقی وسنن ابن ماجہ والسنن للدارمی بروایۃ زید بن ثابت حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزون کے حاصل کرنے مین مسلمانون کا دل کمی نہین کرتا خالص اللہ کے واسطے عمل کرنے مین اور مسلمانون کی خیر خواہی اور نصیحت کرنے مین اور مسلمانون کی جماعت کے لازم پکڑنے مین اسواسطے کہ دعا مسلمانون کی سبھی کو گھیر لیتی ہے عن انس بن مالک قال ۲۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل افترقت علی احدی وسبعین فرقۃ وان امتی ستفترق علی ثنتین وسبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ ابن ماجہ حضرت انس سے روایت فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہو گئے تھے اور بیشک میری امت کے بہتر فرقے ہو جاوینگے سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ جو جماعت والا ہو گا اس روایت کی سند مین اگرچہ کسیقدر ضعف ہے مگر اول تو بوجہ ثابت ہونے اس مضمون کے بہت سی سندون سے یہ حدیث بھی مرتبہ حسن کو پہونچی ہوئی ہے علاوہ بریں ابن ماجہ ہی دوسری بہت قوی سند سے کہ جسکے سب راوی مقبول اور ثقہ ہین اس

۲۴ مضمون کی حدیث اس طرح نقل فرماتے ہین عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ وسبعون فی النار وافترقت النصاری علی ثنتین وسبعین فرقۃ فاحدی وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ والذی نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ لتفترقن اُمتی علی ثلث وسبعین

فرقة فواحدة فی الجنة وثنتان وسبعون فی النار قیل یا رسول اللہ منھم قال الجماعة
عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا جدا
ہوئے یہود اوپر اکہتر فرقون کے اونمین سے ایک جنتی رہا اور ستر دوزخی اور جدا جدا ہوئے
نصاری اوپر بہتر فرقون کے پس اکہتر دوزخی رہے اور ایک جنتی قسم ہے اوس ذات پاک
کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے البتہ جدا جدا ہوگی اُمت میری اوپر تہتر
فرقون کے پس اونمین سے ایک جنتی ہے اور بہتر دوزخی عرض کیا گیا یا رسول جو جنتی ہے وہ
کونسا فریق ہے فرمایا آپنے جماعت والا فریق - ان سب حدیثون سے ظاہر ہے کہ مراد جماعت
سے اگر وہی لوگ ہین جو ہمارے زمانہ کے نئے فرقہ گمراہ کی طرح مدعی پیروی قرآن اور حدیث
کے بنکر بجز اپنے سب کو گمراہ سمجہین گو تعداد مین کتنے ہی کم ہون چونکہ سارے ہی فرقے مدعی
پیروی کتاب اور سنت کے ہین اور سب ہی جدا جدا بہ نسبت فرقہ ناجیہ چارون مذہبون کے
مقلدون حنفی شافعی مالکی اور حنبلی کے کہ جو باعتبار لازم سمجہنے تقلید ایک امام کی بلاتخصیص کے
ان چارون امامون مین سے کہ جو باتفاق اعلیٰ درجے کے جاننے والے قرآن اور حدیث کے
اور احکام شریعت کے ہین گو فروعات مسائل مین مختلف ہون مگر حقیقۃً ایک ہی ہین اسدرجہ
کم ہین کہ بمقابلہ کثرت مقلدون کے بوجہ پیروی ان مقلدون کے صحابۂ کرام کی قرآن اور حدیث کی پیروی
کرنے مین علیحدہ علیحدہ تو کہان سب فرقے بھی ملکر دسوین حصے کے شمار مین نہین آسکتے تو لازم
آویگا کہ یہ بہتر فرقے تو جنتی ہون اور یہ ایک فرقہ مقلدون کا جو بہ نسبت ان سب فرقون
کے تعداد مین بہت ہی زیادہ ہے دوزخی مگر یہ امر بالکل مخالف مضمون صحیح حدیثون کے
ہی لامحالہ جماعت والے فرقے کے یہی معنے ہونگے کہ جو ان تمام فرقون مین سے کہ سب ہی مدعی
پیروی قرآن اور حدیث کے ہین واقع مین پیرو قرآن اور حدیث کا جنتی فرقہ وہی ہے
جو تعداد مین کثیر اور بیشتر ہو - اور جس طریق پر امت مرحومہ کے بہت کثرت سے آدمی ہون
وہ فرقہ یہی ایک فرقہ مقلدون کا ہے خواہ اوسکا نام حنفی ہو یا شافعی مالکی ہو یا حنبلی چنانچہ
بعض احادیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس فرقے جنتی کی پہچان مین صراحۃً اس
طرح بھی فرمادیا کہ وہ فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہو دین کی باتونمین

۲۵ شک نکرے اور بڑی جماعت والا ہو عن[۲۵] ابي غالب عن ابي امامة في حديث طويل عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال افترقت بنواسرائيل على واحدة وسبعين فرقة وتزيد
هذه الامة فرقة واحدة كلها في النار الا السواد الاعظم مسند امام احمد ابو غالب
رضی اللہ عنہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ایک بڑی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا آپنے جدا جدا ہو گئے تہے بنی اسرائیل اکہتر فرقون پر اور میری اُمت
اونسے زیادہ اکہتر اور ایک فرقہ پر جدا جدا ہو جاویگی سب فرقے دوزخی ہونگے مگر اونمین سے
جونسا فرقہ بڑی جماعت والا ہوگا - فقط - صاحب منتخب کنز العمال حضرت علی ہندی رحمہ اللہ
دیلمی سے ایک حدیث طویل مین جو حضرت ابو امامہ اور حضرت ابو الدردا اور حضرت انس
اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اپنی کتاب منتخب مین اسطرح نقل فرماتے ہین
عن[۲۶] ابي امامة وابي الدرداء وانس وواثلة معا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
ذروا المراء فان بني اسرائيل افترقوا على احدى وسبعين فرقة والنصارى على اثنتين
وسبعين فرقة وان امتي ستفترق على ثلث وسبعين فرقة كلها على الضلالة الا
السواد الاعظم من كان ما انا عليه واصحابي ومن لم يمار في الدين دين الله یہ چارون
صحابۂ کرام فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہوڑو تم شک شبہ کو اور جہگڑے کو کس
واسطے کہ تحقیق بنی اسرائیل جدا جدا ہو گئے تہے اکہتر فرقونپر اور نصاری بہتر فرقون پر
اور بیشک امت میری قریب ہے کہ جدا ہوگی اوپر تہتر فرقون کے سب فرقے گمراہ ہونگے
مگر بڑی جماعت والا فرقہ وہ ہون گے اوس طریق پر جسپر مین ہون اور میرے اصحاب
اور وہ نہ شک کرینگے نہ کوئی جہگڑا اللہ کے دین مین - چنانچہ دیکہ لو ان تمام گمراہ فرقون
مین سے کوئی بہی ایسا فرقہ ہے کہ جو سنت رسول اللہ اور صحابۂ حبیب اللہ دونون کا پابند ہو -
ہمارے زمانے کے لو یہ نئے فرقے اکثر صحابۂ کرام کی سنتون کو تو بدعت ہی کہتے ہین بیس تراویح
یا کچھ زیادہ جو سنت خلفاء راشدین ہین بعد پیشاب کرنیکے مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کرنا
جو سنت اصحاب سید المرسلین ہے جسکی کسیقدر تحقیق خاتمہ رسالۂ ہذا مین انشاء اللہ آویگی
دیکہ لو کون سا فرقہ ان سنتون کا پابند ہے اور بموجب فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین عضوا علیہا بالنواجذ و اصحابی کالنجوم ۲۷
فمن اقتدیتم اہتدیتم کے سوا مقلدون کے کونسا فرقہ اونکا سنت صحابہؓ کو لازم پکڑ رہا ہے
اور اونکو دانتون کی کچلیون سے پکڑے ہوا ہے۔ علی ہذا القیاس اسیطرح تمام آیت اور حدیثون
پر بے شک وشبہ غور کرلو سوائے مقلدون کے جنکی جماعت تمام ہی فرقون سے بڑی ہے کون
عمل کررہا ہے اور کون کونسا فرقہ آیت اور حدیثونمین طرح طرحکے اختلاف بتلا بتلا کر جھگڑ رہا ہے
اور شک شبہ پیدا کرکے آیت حدیثون کے نئے نئے معانی بدل رہا ہے غیر مقلدمین کہ عموماً
بیاج کا نام منافع رکھکر بیاج کو حلال کہہ رہے ہین نیچری ہین کہ تمام اون آیتون کے
جو اونکی عقل کے خلاف ہین معانی بدل رہے ہین مسیحیہ مرزائیہ ہین کہ بعض آیتون کے
خلاف جمہور مفسرین معانی بدل کر بخاری اور مسلم کی بہی حدیثون کو خواب اور تمثیل قرار دے
رہے ہین اللہم اہدنا وجمیع المومنین من جمیع الفرق الضالة واہدنا الصراط
السویة المستقیمة آمین آمین آمین یارب العلمین بحرمة حبیبک سید المرسلین
ورحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین اور ترمذی مین ہے عن[۲۹] ابن ۲۹
عمر رضی اللہ عنہما قال خطبنا عمر بالجابیة فقال یا ایہا الناس انی قمت فیکم کمقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونہم ثم
الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب حتی یحلف الرجل ولا یستحلف ویشہد الشاہد
ولا یستشہد الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثہما الشیطان علیکم بالجماعة
وایاکم والفرقة فان الشیطان مع الواحد وہو من الاثنین ابعد من اراد بحبوحة
الجنة فلیلزم الجماعة من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فذلکم المومن قال ابوعیسی
الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ وقد رواہ ابن المبارک عن
محمد بن سوقة وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہین مخاطب بنایا ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے مقام جابیہ مین پس فرمایا اے لوگو بیشک کھڑا ہون مین تم مین جس طرح محبوب خدا
کھڑے ہوئے تھے پس فرمایا تھا آپنے وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ لازم پکڑنے کے میرے

اصحابؓ کے طریق کو پھر جو اونسے نزدیک ہون پھر اونکے طریق کو جو اونسے نزدیک ہون پھر
یہان تک جھوٹ پھیلیگا کہ بغیر قسم دلانے کے قسم کھاوینگے اور بغیر گواہی طلب کرنے کے
گواہی دینگے خبردار اجنبی عورت کے ساتھ اکیلے کبھی نہ رہنا کہ اون دونون مین تیسرا شیطان
آملتا ہے لازم پکڑلو جماعت کو اور بچیو تفرقہ سے اسواسطے کہ شیطان اکیلے دوکیلے کے
ساتھ ہوتا ہے اور دو سے بہت دور جو جنت کے بیچ مین رہنے کی خواہش رکہے پس چاہئے
کہ لازم پکڑے جماعت کو اور مومن تو تم مین وہی ہے جسکو اپنی نیکی سے خوشی حاصل ہو
اور جسکو اپنی برائی بری معلوم ہو۔ ابو عیسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ حدیث حسن
لذاتہ صحیح لغیرہ ہے اور اس سند کے اعتبار سے اگرچہ غریب ہے لیکن فی الواقع غریب نہین ہے،
اسواسطے کہ عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو محمد بن سوقہ سے نقل کیا ہے اور
حضرت عمرؓ سے بھی مختلف سندون سے مروی ہے عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان اللہ لایجمع اُمتي اوقال امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی ضلالۃ ویدُ
اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار قال ابو عیسی الترمذي ھذا حدیث غریب
وفی لباب عن بن عباس عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلّم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا اسطرح فرمایا نہین جمع کریگا امت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر حالانکہ اوسکا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جدا ہوا جمہور
سے پھینکا گیا دوزخ مین ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہین کہ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت
عبد اللہ بن عباس سے بھی مروی ہے۔ **تنبیہ** ان دونون ترمذی شریف کی حدیثون
سے کس قدر ظاہر ہے کہ جو کوئی فرقہ علاوہ مقلدین ائمہ اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کے
ہے بلا شک وہ فرقہ دوزخی ہے تفرقے والا اسواسطے کہ دنیا مین آجکلے دن تک بوجہ کثرت
سے موجود ہونے مقلدون کے یہی مقلد ہین جنکو جمہور کہہ سکتے ہین اور قرآن حدیث کی
پیروی کے لئے ان چارون امامون مین سے کسی ایک امام کی تحقیقات ہی کی تقلید شخصی
ہے جسپر جمہور امت کے علما صلحا چارون ہی امامون کے مقلد حنفی شافعی مالکی حنبلی
باتفاق اتفاق کئے ہوئے ہین اسیواسطے جیسے اتفاق اور اجماع جمہور امت مرحومہ اس

طریق خاص پر ہوا ہے جون جون سا فرقہ مخالف اس اجماع کے ہے اوسکی شان مین ہم بلا تکلف بلا شک وشبہ اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ سکتے ہین کہ جو شخص یا جو فریق جمہور کے طریقے سے نکلا پھینکا گیا وہی فریق دوزخ مین اور یہی چارون مذہب ہین کہ جنکے احکامات اور مسائل کو قرآن اور حدیث اور قول وفعل صحابۂ کرام اور اہلبیت عظام سے جمع کرنے والے اوس مرتبے والے زمانونکے ہین کہ جن زمانے والون کی پیروی کے لیئے بعد زمانۂ صحابۂ کرام کے اوصیکم باصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم کے ساتھہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وصیت فرماتے ہین اور اونھین لوگون کے وجود باجود ۔ بموجب احادیث صحیحہ باعث فتوحات اور برکات اہل اسلام مین کہلاتے ہین چنانچہ ابواب الشہادات ترمذی شریف مین ہے عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثلاثا ثم يجيئ قوم من بعدهم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل ان يسألوها عمران بن حصین فرماتے ہین کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے بہتر زیادہ آدمیون کے میرے زمانے والے ہین پھر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہون گے پھر وہ لوگ جو اونسے نزدیک ہونگے پھر وہ لوگ جو اونسے نزدیک ہونگے تین بار پھر اونکے پیچھے ایسی قوم اور ایسے لوگ ظاہر ہونگے کہ تن بدن کے موٹا کرنے کی کوشش کرینگے اور تن فربہی کو دوست رکھین گے گواہی مین طلب کیئے جانے سے پہلے گواہی دینے کو تیار ہون گے اور مسلم شریف کے کتاب الفضائل مین ہے عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي على الناس زمان يبعث منهم

۵ واضح ہو کہ مراد اس گواہی سے جھوٹی گواہی ہے ورنہ بصورت تلف ہونے حق کسی صاحب حق کے گواہی دینا سبب بھلائی اور خیر کا ہے ترمذی شریف مین ہے عن زيد بن الخالد الجهني انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الشهداء من ادى شهادته قبل ان يسألها زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے ہو کہ تحقیق سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے بہتر زیادہ گواہون کا وہ گواہ ہے جو بلا طلب گواہی ادا کرے ابو عیسی

البعث فیقولون انظروا هل تجدون فیکم احدا من اصحاب النبي صلی الله علیه
واله وسلم فیوجد الرجل فیفتح لهم ثم یبعث البعث الثانی فیقولون هل فیکم
من رای اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم فیفتح لهم ثم یبعث البعث الثالث
فیقولون انظروا هل ترون فیکم من رای من رای اصحاب النبي صلی الله علیه و
اله وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا هل ترون فیهم احدا رای من
رای احدا رای اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح له حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا
لوگونپر وہ وقت اور زمانہ کہ بھیجا جاویگا اونمین سے ایک لشکر پس کہینگے لوگ کیا پاتے
ہو تم اپنے درمیان مین کسیکو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پایا جاویگا اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک آدمی پس فتح حاصل ہوگی اونکو اون کی
برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر پس کہینگے لوگ کیا ہے تم مین کوئی تابعی
جسنے صحابۂ کرام کو دیکھا ہو پس حاصل ہوگی اونکو فتح پھر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہینگے
آدمی کیا ہے تم مین کوئی تبع تابعی جسنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
ہو پھر پیدا ہوگا چوتھا لشکر پس کہا جاویگا دیکھو تو کوئی اصحاب رسول اللہ کے دیکھنے
والون کے دیکھنے والون کا دیکھنے والا بھی تبع تبع تابعی تم مین موجود ہے پس پایا جاویگا
کوئی ایک تبع تبع تابعی پس اونکی برکت سے فتح حاصل ہوگی اور تابعی یا تبع تابعی یا تبع
تبع تابعی ہونا تو ان چارون امامون کا اس شہرت کو پہونچا ہوا ہے کہ محتاج بیان نہین امام
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ جو اجلہ علماء شافعیہ سے ہین اپنی کتاب تبییض الصحیفہ مین تحریر فرماتے
ہین کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری المقری الشافعی رحمہ اللہ ایک جزء مین اون
احادیث کو جو امام اعظم رحمہ اللہ صحابۂ کرام سے روایت کرتے تھے جمع کرکے تحریر فرماتے ہین
کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سات اصحاب انس
بن مالک عبد الرحمن بن جزء الزبیدی جابر بن عبد اللہ معقل بن یسار عبد اللہ بن انیس واثلہ ابن
الاسقع عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہم سے مجکو ملازمت حاصل ہوئی چنانچہ حضرت انس سے

تین حدیث اور حضرت ابن جزء اور جابر اور عبداللہ بن انیس اور حضرت عائشہ بنت عجرد سے ایک ایک حدیث اور حضرت واثلہ سے دو اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے بھی ایک حدیث روایت کی اور یہ بہت کچھہ رد و قدح کے بعد آخر مین تحریر فرماتے ہین کہ بڑی معتمد روایت آپ کی ملاقات کی ساتھ صحابہ کرام کے وہ روایت ہے جسکو ابن سعد طبقات مین لائے ہین لہذا اس اعتبار سے طبقہ تابعیون سے ہین علاوہ برین تابعی ہونا آپکا اور تبع تابعی یا تبع تبع تابعی ہونا دوسرے ائمۂ مجتہدین کا اونکے سن ولادت و وفات سے بموجب تحقیق مؤرخین اور کتب اسماء رجال بھی ظاہر ہے علامہ ابن حجر عسقلانی رح تقریب مین تحریر فرماتے ہین نعمان بن ثابت کوفی ابو حنیفہ امام آپکی اصل فارس سے ہے مشہور فقیہ طبقۂ سادس کے ہین وفات آپ کی بموجب قول صحیح ستر برس کی عمر مین سنہ ڈیڑھ سو مین ہوئی تھی اور محمد بن ادریس شافعی مکی جو مجدد دین تھے سنہ دو سو مین آپکی وفات بچاس برس کی عمر مین سنہ دو سو چار مین ہوئی ہے اور حضرت امام مالک بن انس بن مالک امام دار الہجرۃ مدینہ طیبہ نوے سال کی عمر مین بقول واقدی سنہ ایک سو اوناسی مین راہی ملک بقا ہوئے اور آپکی ولادت سنہ ترانوے مین ہوئی تھی اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی ملاقات کسی تابعی سے نہین ہوئی لہذا آپ تبع تبع تابعی ہین جب یہ امر اچھی طرح ثابت ہو چکا کہ یہ چارون امام اوس زمانے کے فقہا سے ہین جنکی پیروی کی طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف پیرایون مین اشارے فرما رہے ہین اور اونکے مقلدین فی الحقیقت مقلد اور پیرو احادیث اتباع جماعت کثیر اور سواد اعظم کی اور اونکے مخالفین مصداق احادیث من شذ شذ فی النار تو اب کسی قدر بقدر ضرورت کیفیت اوس قول کی نقل کیجاتی ہے جس سے بعض ناواقفون کو یہ شبہ بعض اوقات پیدا ہو جایا کرتا ہے کہ وہ سواد اعظم جسکی پیروی کو وقت واقع ہونے اختلاف باعث بغض و عداوت اور موجب جدال اور خلاف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار ارشاد فرمایا ہے اور اوسی سواد اعظم کی پیروی کرنے والون کو اہل حق بتایا ہے اوس سواد اعظم سے وہی فرقہ مراد ہے جو تمام فرقون اہل اسلام سے تعداد مین کم ہو اور مدعی پیروی کتاب و سنت کا ہو مگر جمہور اہل اسلام کو جو اونکے مخالف ہون مخالف کتاب و سنت سمجھے اور اس شبہ کو انہین آیات اور احادیث سے جو ابھی گذر چکی ہین ایسے طور سے

دفع کیا جاتا ہے کہ پھر منصف مزاج کو ذرا بھی شبہ نہ رہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اول
تو اس قسم کے بعض قول بعض بزرگان دین کی طرف جو منسوب ہین سند صحیح اور معتبر سے ثابت
نہین نہ کسی معتبر کتاب سے منقول لہذا کسی سمجھدار دیندار کے نزدیک بمقابلہ ایسی صریح حدیثون
کے جو ذکر کیگئی اور آیۂ کلام اللہ کی قابل التفات ہی نہیں علاوہ برین اگر بغور دیکھا جاوے
اور احادیث صریحۂ مذکورہ کے ساتھ اونکو مطابق کیا جاوے تو وہ قول حقیقۃ مطلقا مخالف
مدعائے مذکور نہین گو بادی النظر مین کسی وہمی جیسا جو کو وہم مین ڈال دین اور کوئی مدعی
بلالحاظ صحیح حدیثون کے اور آیۂ کلام اللہ اونکو اپنے مطلب کے موافق سمجھ لے اسواسطے کہ
جب آیۂ کریمہ کلام اللہ اور احادیث حسن اور صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا کہ امت مرحومہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
سے جس طریق پر قرآن اور حدیث کے پیرو باعتبار تمام روئے زمین کے مسلمانون کے زیادہ
مسلمان ہونگے وہی مسلمان شیطان کا لقمہ بننے سے محفوظ رہینگے اور جو لوگ مخالف جمہور کے
نئے طریقے پر قرآن اور حدیث کی پیروی کے مدعی بنینگے بوجہ مخالفت جمہور علیحدہ ہونگے
اور شیطان کا لقمہ بنینگے اور بوجہ ہونے اللہ کے ہاتھ کے جماعت پر جماعت والے تمام روے
زمین کے اہل اسلام کثرت سے کبھی امر باطل پر اجماع اور اتفاق نکرینگے یہ امر بھی بہ تحقیق
سے کھل گیا کہ اگر کسی موقع خاص یا شہر خاص مین اہل حق مقابلے مین اہل باطل کے تھوڑے
بھی رہجاوینگے چونکہ یہ خبر اور پیشنگوئی باعتبار تمام امت اور تمام روئے زمین کے سچے
مسلمانون اہل حق کے ہے وہ سبکو اپنے ساتھ جمع کر کے کبھی کم نہ دکھلاوینگے اور جب ہونگے
جماعت در جماعت فوج فوج ہی پائی جاوینگے اور اہل باطل بدعتی فرقے نام کے محمدی اور
نام کے مسلمان اگر کسی خاص مقام پر زیادہ بھی ہوجاوینگے اگرچہ وہ تمام [illegible]
باطل کو اپنے ساتھ جمع کرلین مگر ساری زمین کے اہل حق سچے محمدی مسلمانون سے مقابلہ مین
نام کے محمدی بدعتی مسلمانون کے جدا جدا فریق تو کیا حقیقت رکھتے ہین سب ملکر بھی کم ہی نظر آوینگے
اور حدیث من شذ شذ اور ان الذئب یاکل الشاذة والقاصیۃ والناحیۃ کے مصداق بنکر خارج از
سنت و جماعت فرقت والے فرقے فرقے ہی کہلاوینگے مثل قصہ کربلا مین اگرچہ حضرت امام حسین

اہل

سید الشہدا رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت کم بہتر آدمی کے قریب تھے اور لشکر اعدا کی تعداد اوس
مقام خاص مین بہت ہی زیادہ اور کثیر مگر چونکہ اوسوقت کے بھی تمام روئے زمین کے مسلمان
جو بوجہ عدم اطلاع اور دوری مقام شریک نہو سکے حضرت امام سید الشہدا رضی اللہ عنہ کے
ساتھ موافق تھے بلکہ بعض لشکر یزید اور اوسکے بعض سرغنہ جیسے عمرو بن سعد وغیرہ اون تک
سے یہ امر ثابت ہے کہ فقط بطمع دنیا اور یزید کے خوف کے لڑ رہے تھے ورنہ یہانتک حقیت
حضرت امام علیہ السلام کے قائل تھے کہ آپکے مقابلے مین آنے ہی سے ڈرتے تھے اور مقابلے
مین آنیکو دوزخ کا کھلا راستہ سمجھتے تھے لہذا کیا کوئی دانشمند سمجھدار حضرت امام عالیمقام
کے ہمراہیون کو اصحاب فرقت اور یزید کے لشکریون کو اصحاب جماعت کہہ سکتا ہے حق تو
یہ ہے کہ اگر اللہ تو اس کیفیت خاص کے ساتھ ایک خاص الخاص مرتبہ شہادت کبرٰی کا حضرت
امام علیہ السلام کو عطا کرنا منظور نہوتا اور اسی موقعہ خاص مین تمام روئے زمین کے مسلمانو
کو اور خاص مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور کوفے وغیرہ کے رہنے والے صحابۂ کرام کو آپ کا
ان مصائب جانکاہ مین مبتلا ہونا معلوم ہوتا کیا یزید اور لشکر یزید کا پتہ بھی لگتا اور تمام
کامل مسلمان سچے محبیون کے مقابلے مین کیا کوئی یزید کے لشکر کو بھی لشکر گنتا فقط ایک
مختار ثقفی نے بعد اطلاع کے اور موقعہ پانے کے یزید کو کیا کر نہ دکھایا کیا عبید اللہ بن زیاد
بدنہاد وغیرہ یزیدیون کا نام تک نہ مٹا دیا باوجودیکہ اعلیٰ درجے کا مسلمان بھی نتھا اسیواسطے
حضرت ابن الکوا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی موقعۂ خاص مین آپکے ہمراہیونکو
کم دیکھکر جب سنت اور بدعت اور فرقت اور جماعت کے معنی کو دریافت کیا آپ نے
ایسا ہی فرمایا منتخب کنز العمال مین ہے عن سلیم بن قیس العامری قال سأل بن الکواء
علیا عن السنة والبدعة وعن الجماعة والفرقة فقال رضی اللہ عنه یا ابن الکواء
حفظت المسئلة فافهم الجواب السنة واللہ سنة محمد صلی اللہ علیه وسلم والبدعة
ما فارقها والجماعة مجامعة اهل الحق وان قلوا والفرقة مجامعة اهل الباطل وان کثروا
حضرت سلیم بن قیس فرماتے ہین کہ پوچھا ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حال سنت
اور بدعت کا اور کیفیت جماعت اور فرقت کی فرمایا آپنے اے ابن الکوا سوال تو خوب

یاد کیا اب جواب بھی خوب سمجھ لو سنت تو قسم ہے اللہ کی سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بدعت وہ ہے جو باہم سنت سے جدا ہو اور جماعت قسم ہے اللہ کی آپسمین جمع کر لینے والی ہے تمام ہی حق والون کو اگرچہ وہ کم رہجاوین اور فرقت جمع کر لینے والی ہے تمام ہی باطل والونکو اگرچہ وہ زیادہ ہوجاوین یعنے اہل حق گو کسی موقعۂ خاص مین کم رہجاوین مگر فرمان ید اللہ علی الجماعۃ اور لا تجتمع امتی علی الضلالۃ اور ان الذئب یاکل الشاذۃ والناحیۃ وغیرہ چونکہ باعتبار تمام روئے زمین کے مسلمانون کے ہے اور داخل امت مرحومہ تمام ہی روئے زمین کے مسلمان ہین لہذا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمادیا کہ جماعت ساری ہی روئے زمین کے مسلمانون کے اعتبار سے اہل باطل سے کبھی کم نہ ہوگی گو کسی خاص مقام پر جماعت کے لوگ اہل سنت والجماعت کم کیون نہ رہجاوین اور جماعت تمام روئے زمین کے مسلمانون کو اپنے ساتھ جمع کرکے جماعت ہی کہلاویگی اور مصداق فرقت کبھی نظر نہ آویگی اور باطل والے گو کسی خاص جگہ مین زیادہ ہوجاوین مگر فریق باطل ساری دنیا کے بھی باطل والے فرقون کو اہل اسلام سے اپنے ساتھ ملاکر ہر فرقہ اہل باطل کا کم ہی نظر آویگا اور فرقت والا فرقہ ہی کہلاویگا ظاہر ہے اگر کروڑون مین سے ہزار دو ہزار لاکھ دو لاکھ جدا ہوجاوین بموجب محاورہ اہل زبان تمام زبانون اردو فارسی عربی وغیرہ کی کوئی یہ نہین کہتا اور نہ کہہ سکے کہ لاکھ دو لاکھ ہزار دو ہزار مین سے نکل گئے بلکہ عام خاص تمام زبان دان یہی کہا کرتے ہین کہ کروڑون کی جماعت سے لاکھ دو لاکھ ہزار دو ہزار نکل گئے علی ہذا کوئی یون نہین کہتا کہ دس پانچ بکریون مین سے ریوڑ سو دو سو بکریون کا نکل گیا بلکہ سب یہی کہا کرتے ہین کہ ریوڑ مین سے دو بکری جدا ہوگئی یا نکل گئی چنانچہ بموجب اسی محاورہ کے سرور عالم افصح العرب والعجم نے ہمکو اسطرح سمجھایا کہ الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاۃ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ فعلیکم بالجماعۃ والالفۃ والعامۃ اور اسی مضمون کو بارہا مختلف عبارتون مین بیان فرمایا علی ہذا محاورہ مین جب کہتے ہین کہ بڑی جماعت آئی ہے بڑا لشکر آیا ہے اُسکے یہی معنے ہوتے ہین کہ کثرت سے بہت آدمی آئے ہین کوئی یہ نہین سمجھتا اور نہ یہ کسی کی مراد ہوتی ہے کہ چند آدمی بڑے مرتبے والے آئے ہین البتہ جب لفظ اعظم ایسے لفظ کے ساتھ

بولا جاوے جسمین تعدد نہین تو بیشک بڑے مرتبے کے معنی مین بھی آتا ہے جیسے امام اعظم یعنے بڑے مرتبے والے امام عرش اعظم یعنے بڑے مرتبے والا عرش اسیواسطے تمام حدیثون مذکورہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین فرمایا اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ فی النار یعنے تابع رہو بڑی جماعت کے اور جو نکل گیا بڑی جماعت سے اور علیحدہ ہوا جمہور سے نکل گیا دوزخ کی طرف اور کہین اس سے زیادہ مصرح کرکے فرمادیا کہ الاثنان خیر من واحد وثلثۃ خیر من اثنین یعنے دو بہتر ہین ایک سے اور تین بہتر ہین دو سے تاکہ کوئی نافہم بے سمجھ خلاف محاورہ سواد اعظم کے معنے یہ نہ سمجھ لے کہ سواد اعظم بڑے مرتبے والی جماعت کو کہتے ہین گو وہ ایک ہی آدمی اپنی دھن مین بڑے مرتبے والا بنا ہوا کیون نہو اور یہ سمجھکر ہر ایک گمراہ فرقہ امت مرحومہ کا مدعی پیروی قرآن اور حدیث کا بنکر خواہ وہ فرقہ خارجی ہو یا رافضی غیر مقلدون کا ہو یا دوسرے بدعتی فرقون مین سے کوئی فرقہ اپنے اپنے فریق کو بڑے مرتبے والی جماعت نہ سمجھ لے اور لفظ بہتر سے جو صیغہ تفضیل کا ہے چونکہ سرسری نظر مین یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ جس طریق پر قرآن اور حدیث کے پیرو زیادہ ہون وہ لوگ بہ نسبت اون لوگون کے جو مدعی پیروی قرآن وحدیث کے مخالف طریقے جمہور کے کم لوگ ہین بہتر اور افضل ہین ورنہ برے وہ بھی نہین اور واقع مین ایسا نہتھا اسواسطے آخر مین بعض حدیثون مذکورہ کے ھادی اکمل سید الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین اسطرح فرمادیا فان الشیطان مع الواحد وھو من الاثنین ابعد کہین فرمایا واعلموا ان کل شاطن ھوی فی النار یعنے یہان یہ مقصود نہین ہے کہ بدھر کم ہون وہ بھی اچھے ہین بلکہ جان لو جو سواد اعظم سے جدا ہونیوالا اور دور ہونیوالا فریق ہے دوزخ مین گرنے والا ہے اسواسطے کہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور جماعت سے دور رہتا ہے۔ باقی رہے وہ اقوال جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہین کہ جب ان حضرات سے سواد اعظم کے معنے پوچھے گئے ان سب نے باتفاق یہی فرمایا کہ سواد اعظم کے مصداق وہی لوگ ہین جو متبع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ہین

اور پیرو اصحاب کرام کے چنانچہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اون لوگون کو دریافت کیا جنپر سواد اعظم کے معنے صادق آتے ہین تو آپنے فرمایا وہ اصحاب محمد رسول اللہ ہین اور اونکے پیرو۔ مینے پوچھا کہ اونکے پیرو کون ہین فرمایا قرآن حدیث والے یعنے قرآن حدیث پر عمل کرنے والے اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے جب عبد اللہ بن زبیر سے دریافت کیا اونہون نے بھی یہی فرمایا کہ وہ اصحاب حدیث ہین اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے جو پوچھا گیا تو ان دونون صاحبون نے بھی یہی فرمایا کہ سواد اعظم کے مصداق اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے پیرو ہین اور وہ لوگ ہین جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متمسک ہین یہ تمام قول کسی طرح مخالف مدعا نہین اسواسطے کہ جب خود امام اعظم رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ وہ سواد اعظم جسکی پیروی کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اوسکی یہی صفت ہے کہ سنت رسول اللہ کے ساتھ متمسک ہو بجز بیئے کے اندھون کے اور کون کہہ سکتا ہے کہ ایسے امام ایسا فرماوین اور پھر کوئی قول مخالف قرآن و حدیث بیان کرین آپکی تو یہ شان ہے بڑے بڑے فقہا اور محدث آپکی شان مین اسطرح لکھتے ہین مفتی حجاز حافظ حدیث علامہ شیخ شہاب الدین بن حجر مکی شافعی المذہب رحمہ اللہ خیرات الحسان مین اور علامہ شامی رد المحتار مین نقل فرماتے ہین کہ مسلم شریف اور بخاری شریف مین جو حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناوله اور طبرانی اور شیرازی اس ہی حدیث کو قیس بن ساعدہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسطرح نقل فرماتے ہین لو کان العلم عند الثریا لتناوله رجال من ابناء فارس اور طبرانی کے لفظ قیس بن ساعدہ سے اسطرح ہین لو کان العلم عند الثریا لا تناله العرب لناله رجال من ابناء فارس اس حدیث صحیح اور اوس دوسری حدیث کے مصداق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انه قال ترفع زینة الدنیا سنة خمسین ومائة بلاشک و شبہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ ہین اور پیدا ہونا حضرت امام

رحمہ اللہ کا بموجب پیشینگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد فارس ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ ہے اسواسطے کہ دادا آپکے زوطی بموجب اختلاف روایات کابل کے
ہون یا نسا کے یا انبار کے بہر نہج ملک فارس کے رہنے والے عجمی ہین نہ کہ عربی اور ظاہر ہے کہ
باتفاق اولاد فارس مین سے کوئی شخص آپکے برابر علم اور تقوی والا نہین گذرا اور آپکے
مرتبے کو علم وکمال مین کوئی نہین پہونچا چنانچہ حافظ حدیث محقق علامہ جلال الدین سیوطی
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حدیث اول کے مصداق بلاشک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہین خلاصہ
معنی حدیث اول کے باعتبار تمام روایتون کے یہ ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے کہ اگر ہوگا علم اور دین ثریا یعنے پروین ستارون کے پاس تو بھی حاصل کریگا اوسکو
ایک شخص یا کئی آدمی اولاد فارس سے اسیطرح علامہ شمس الائمہ کردری رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ حدیث دوم بلاشبہ امام اعظم رحمہ اللہ پر صادق آتی ہے معنے اوس حدیث کے یہ ہین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سنہ ڈیڑھ سو مین زینت دنیا کی اوٹھا لیجاویگی
اور امام اعظم رحمہ اللہ جنکا دنیا سے اوٹھ جانا اہل بصیرت اور علماء دین کے نزدیک گویا
زینت دنیا ہی کا اوٹھ جانا ہے آپکا انتقال سنہ ڈیڑھ سو ہی مین ہوا تھا اور علامہ علاؤ الدین
حصکفی رحمہ اللہ درمختار مین تحریر فرماتے ہین عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آدم افتخر
بی وانا افتخر برجل من امتی اسمہ نعمان وکنیتہ ابو حنیفۃ ھو سراج امتی - وعنہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سائر الانبیاء یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفۃ من احبہ
فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی کذا فی التقدمۃ شرح مقدمۃ ابی اللیث وقول
ابن الجوزی انہ موضوع تعصب لانہ روی بطرق مختلفۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آدم علیہ السلام نے میرے ساتھ فخر کیا اور مین فخر کرتا ہون ساتھ
ایک آدمی کے امت میری سے کہ اوسکا نام نعمان ہے اور کنیت اوسکی ابو حنیفہ وہ میری
امت کا چراغ ہے۔ اور دوسری روایت مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
سے کہ تمام پیغمبر میرے ساتھ فخر کرتے ہین اور کرینگے اور مین فخر کرتا ہون اور فخر کرونگا ساتھ
ابو حنیفہ کے جسنے دوست رکھا اونکو بیشک دوست رکھا اوسنے مجکو اور جس شخص نے بغض رکھا

اونسے بیشک اوسنے بغض رکھا مجھ سے اسیطرح ہے تقدمہ شرح مقدمہ ابو اللیث رحمہ اللہ مین
اور قاضی ابو البقا ابن ضیاء مکی رحمہ اللہ اپنی کتاب ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی مین فرماتے
ہین کہ ابن جوزی رحمہ اللہ کا اس حدیث کو موضوع کہنا بوجہ تعصب مذہبی کے ہے اسواسطے
کہ یہ حدیث بہت سے طریقون سے روایت کی گئی ہے رد المحتار شرح دُرّ المختار مین علامہ
ابن عابدین رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہین کہ علامہ طاش کبری نے بہت بسط کے ساتھ اس روایت
کو نقل فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور اس حدیث کی کچھہ نہ کچھہ اصل ہے کم از کم
اتنی بات تو ضرور ہے کہ طریق ضعیف سے ثابت ہے مگر چونکہ اس روایت پر اثبات کسی حکم
شرعی کا مرتب نہین ہوتا قابل قبول ہے۔ (یعنے بالاتفاق جمہور محدثین کے نزدیک فضائل مین
حدیث ضعیف کے ساتھ تمسک جائز ہے) اور اس حدیث کے ثبوت معانی مین تو کوئی شک
ہی نہین۔ اسواسطے کہ امام اعظم رحمہ اللہ بلاشبہ وہ چراغ ہین کہ آپکی فہم ثاقب کے ساتھ
راہ راست اور آپکے نور علم کے ساتھ روشنی حاصل کیجاتی ہے۔ انتہی ترجمہ۔ راقم الحروف کہتا
ہے کہ جب احادیث صحیحہ مرویہ بخاری و مسلم اور طبرانی و حلیہ ابو نعیم وغیرہ سے پیشینگوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کی نسبت پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی کہ اگر دین اور علم محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے اوٹھکر ثریا ستارے کے پاس بھی چلا جاویگا تو
اولاد فارس سے ضرور چند آدمی یا ایک آدمی وہان سے بھی علم اور دین کو زمین پر اوچک کر
لے آویگا اور یہ بات بھی بموجب تحقیق اکثر علماء معتبر باحسن وجوہ ثابت ہے کہ آپکے برابر مرتبۂ
علم و عمل زہد و تقوی فقاہت و دیانت درایت و روایت تبویب ابواب فقہ مین اولاد
فارس سے آجتک کوئی نہین گذرا اور آپ بلاشبہ اولاد فارس سے ہین۔ اندرین صورت
صحت معنی حدیث مرویہ دُر مختار مین کیا تردد باقی رہا گو صحت الفاظ حدیث مذکورہ در مختار
مین علماء محدثین کو کتنا ہی کلام ہو ہمارا مدعا تو فقط صحت مضمون پیشینگوئی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم بہ نسبت کمال علم و فضل و دین و ایمان امام اعظم رحمہ اللہ کے تھا وہ مدعا بفضلہ
تعالی روایات مذکورہ سے خوب ظاہر ہے اور اولاد فارس سے ہونیکا ثبوت اس سے زیادہ اور
کیا ہوگا کہ علماء تاریخ و سیر آپ کا نسب نامہ منوچہر تک جس کا لقب فارس تھا اسطرح مفصلاً

نقل فرماتے چلے آتے ہین جواہر مضیہ فی طبقات حنفیہ وغیرہ معتبر کتابون مین ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ ابن النعمان بن ثابت بن کاؤس بن ہرمز بن مرزبان بن بہرام بن مہرکز بن ماجشنر بن جسیک بن آذربود بن ہرداس بن بہرام بن ہیرکز بن اردیار ابن آذرخور بن فیروز بن بیندوش بن رقبان بن تیکرد ابن کردبوا بن سیروار بن دادین ابن سیدوش ابن یزد ابن بخت خور ابن شادان بن ہرمزدیار بن خانستان ابن دینار ابن کمیار ابن دوین بن سیدوش بن کردد ابن ملک ساسان بن ملک اتابک بن ملک مہرس بن ملک ساسان بن ملک بہمن بن ملک اسفندیار بن ملک گشتاسپ بن ملک لہراسپ بن ملک کیتمش بن ملک یامیتن بن ملک کیابوبت ملک کیقباد بن ملک رادا بن ملک برما بن ملک حربان بن ملک منوچہر الملقب بہ فارس بن یہودا ابن یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اب رہا یہ امر کہ یہ جو مشکوٰۃ شریف مین بحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف ہے عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین یعنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اوسکو امور دین مین فقاہت یعنے قرآن و حدیث کے سمجھنے کی پوری سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اس حدیث کا مصداق بھی علی وجہ الکمال محدث اکمل فقیہ کامل مکمل امام اعظم رحمہ اللہ سے زیادہ کوئی نہین گذرا۔ ثبوت اس امر کا اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ علاوہ اکثر محدثین معتبر عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہما جیسے فقیہ و محدث اوستاد احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ آپکی شان مین اسطرح تحریر فرماتے ہین۔ در مختار اور تنویر الصحیفہ مین حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

قصیدہ

لقد زان البلاد ومن علیها	امام المسلمین ابو حنیفه
باحکام وآثار وفقه	کآیات الزبور علی صحیفه
فما فی المشرقین له نظیر	ولا فی المغربین ولا بکوفه
یبیت مشمرا سهر اللیالی	وصام نهاره لله خیفه

وصان لسانه من کل افك ... وما زالت جوارحه عفیفه
یعف عن المحارم والملاهی ... ومرضاة الاله له وظیفه
فمن کابی حنیفة فی علاه ... امام للخلیقة والخلیفه
رأیت العائبین له سفاهًا ... خلاف الحق مع حجج ضعیفه
وکیف یحل ان یوذی فقیه ... له فی الارض اثار شریفه
وقد قال ابن ادریس مقالا ... صحیح النقل فی حکم لطیفه
بان الناس فی فقه عیال ... علی فقه الامام ابی حنیفه
فلعنة ربنا اعداد رمل ... علی من رد قول ابی حنیفه

ترجمہ اس قصیدے کا بموجب محاورے اور موافق تحقیق شراح کے یہ ہے

مزین کر دیا شہرون کو سارے شہر والون کو ... مسلمانون کے ہادی نے امام بوحنیفہ نے
حدیث و فقہ سے احکام سے تھا کر دیا جیسے ... صحیفونکو زبور پاک کی آیات زیبا نے
نہ دونون مشرق و مغرب صیفی مین شتوی مین ... نہ کوفہ مین دکھایا منہ مثیل بوحنیفہ نے
کمربستہ ہمیشہ یاد حق مین رات بھر رہتے ... گذارے روز روزے سے خدا کے ڈر سے نعمان نے
زبان پاک اونکی پاک تھی تہمت کی باتون سے ... دکھایا جلوۂ عفت ہمیشہ اونکے اعضا نے
حرام و لہو سے بچتے رضاء حق طلب کرتے ... کوئی محو رضا ایسا کیا پیدا نہ مولیٰ نے
خلیفہ تھے خدا کے پیشوائے خلق تھے اونسا ... بلند ہمت دکھایا ہے کسیکو زال دنیا نے
لگاتے عیب ہین حساد جو اونکو سفاہت سے ... خلاف حق اونھین گھیرا ہے تجہائی بیجا نے
ستانا کسطرح جائز ہو ایسے ذی فقاہت کا ... زمین پر نور کر دی جسکے آثار شریفہ نے
بہت صحت سے ہے قول امام شافعی مروی ... لطیفہ کیا ہی پرحکمت کہا اوس حقکے شیدا نے
عیال بوحنیفہ ہین فقاہت مین بنی آدم ... فقاہت کا بچھایا خوان ہی عالم مین نعمان نے
ہو لعنت رب ہمارے کی بقدر ریگ اونپر جو ... حسد سے رد کرین اوسکو کہا جو بوحنیفہ نے

ورنہ باعتبار فقیہ اور مجتہد ہونے کے تو یہ چارون ہی امام مصداق اس حدیث مذکور کی ہین اور اپنے اپنے زمانے کے فقہا سے فقاہت مین افضلترین فقہا و محدثین اور دوسری حدیث

صحیح سے یہ بات بھی خوب ظاہر ہے کہ قابل اتباع و پیروی جو مرتبہ فقیہ کا ہے محدث محض کا
ہرگز نہین اسیواسطے فرمادیا کہ سُننے والے میری حدیث کے فقیہ ہین اور بہت سے غیر فقیہ اونکو
چاہئے کہ اپنی سُنی ہوئی حدیث کو فقہا تک پہونچائین تاکہ فقہا اون کو سمجھادین۔ چنانچہ ترمذی
شریف مین ہے عن زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضّر
اللہ امرأ سمع منّا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ فرب حامل فقہٍ الی من ھو افقہ منہ
ورب حامل فقہ لیس بفقیہ وفی الباب عن عبداللہ بن مسعود ومعاذ بن جبل و
جبیر ابن مطعم وابی الدرداء وانس وحدیث زید بن ثابت حدیث حسن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا اونھون نے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے تروتازہ یعنے ہرا بھرا رکھے اللہ اوس آدمی کو کہ مجھہ سے حدیث سنکر یاد رکھے
یہان تک کہ پہونچادے اوسکو اپنے غیر تک اسواسطے کہ بہت سے فقہ کی بات کو اوٹھانیوالے
ہین طرف ایسے شخص کے کہ وہ اوس سے زیادہ فقیہ ہے اور بہت سے ایسے اوٹھانیوالے فقہ کے
ہین کہ خود فقیہ نہین اس مضمون کی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم
اور ابی الدرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثین مروی ہین اور یہ حدیث زید بن ثابت
کی حدیث حسن ہے اور مشکوۃ شریف مین ہے عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضّر اللہ عبدًا سمع مقالتی فحفظہا ووعاھا واداھا
فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ رواہ الشافعی و
البیہقی فی المدخل ورواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی عن
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تھے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرا بھرا رکھیو اللہ اوس بندے کو کہ میری بات سنکر
یاد رکھے اور اپنے ذہن مین محفوظ رکھے اور دوسرون تک اوسکو پہونچادے اسواسطے
کہ بہت سے فقہ کی بات اوٹھانیوالے ہین کہ خود فقیہ نہین ہوتے اور بہت سے فقہ کی بات
کے اوٹھانے والے ہین اپنے سے زیادہ تر فقیہ کی طرف روایت کیا اس حدیث کو شافعی
رحمہ اللہ نے اور بیہقی نے مدخل مین اور روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور

ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے۔ بناءً علیہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ فقہا ہی معانی حدیث کو خوب جانتے ہین چنانچہ جلد اوّل سنن ترمذی مطبوعہ مطبع
احمدی کے صفحہ ۱۱۷ مین ہے عن ام عطیة قالت توفیت احدی بنات النبي صلی اللہ
علیہ وسلم فقال اغسلنہا وترا ثلثا او خمسا او اکثر من ذالک ان رایتن واغسلنہا
بماء وسدر واجعلن فی الاٰخرة کافورا یعنے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ہے فرماتی ہین
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا آپنے فرمایا کہ انکو طاق
غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور غسل دو ساتھ پانی
اور بیری کے پتون کے اور اخیر مین کافور ڈال لو۔ اسکے بعد شرح حدیث ہذا مین
ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہین قال الشافعی رحمہ اللہ انما قال مالک قولا
مجملا یغسل وینقی وانما انقی المیت بماء القراح او ماء غیرہ اجزأ ذالک من
غسلہ ولکن احب الی ان یغسل ثلثا فصاعدا لاینقص عن ثلث لما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اغسلنہا ثلثا او خمسا وان انقوا فی اقل من ثلث مرات اجزأ
ولا یری ان قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم انما ہو علی معنی الانقاء ثلثا او خمسا ولم یوقت
وکذالک قال الفقہاء وہم اعلم بمعانی الحدیث یعنے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ امام
مالک رحمہ اللہ نے غسل میت مین قول مجمل فرمایا ہے کہ میت کو غسل دیا جاوے اور پاک صاف
کیا جاوے اور جب صفائی حاصل ہو جاوے خالص پانی کے ساتھ اور دوسری طرحکے پانی سے
غسل میت مین کافی ہے مگر مجکو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ تین دفعہ یا کچھ زیادہ سے کمی نہ
اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل دو تم اسکو تین دفعہ یا پانچ دفعہ اور
اگر تین دفعہ سے کم مین صفائی حاصل ہو جاوے کافی ہے اور اوقات کا خیال نہ کیا جاوے
آپنے صفائی کے متعلق تین یا پانچ دفعہ مقرر فرما دی ہین حالانکہ آپنے کوئی امر مقرر نہین
فرمایا اسیطرح فقہاء فرماتے ہین اور وہی معانی حدیث کو خوب جانتے ہین اور اسوا
چونکہ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ ائمہ مجتہدین کے برابر پایۂ فقاہت نہین رکھتے دو
مجتہد فہم حدیث مین اپنے آپکو مقلدین امام شافعی رحمہ اللہ سے ظاہر فرماتے ہین چنانچہ

آخر صفحہ ۲۶ جلد اول ترمذی مین ہے قال ابو عیسی الترمذی و بہ یقول اصحابنا الشافعی یعنے
ہمارے اصحاب شافعی بموجب اسی حدیث مذکورہ کے فرماتے ہین اور ماہرین کتب حدیث و فقہ
پر ظاہر ہے کہ متقدمین مقلدین جب اپنے امام کا مذہب بیان کرتے ہین اور اپنا مقلد
ہونا ظاہر فرماتے ہین اسی طریق سے بیان کرتے ہین اور یہان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ تقلید
ائمہ اربعہ رحمہم اللہ ان اکابر محدثین ہی کے زمانے مین جو زمانہ سن دو سو ہجری کا ہے
شایع ہو چکی تھی اور امام اعظم رحمہ اللہ کے اجتہاد اور تحقیق کے پیرو تو بڑے بڑے اکابر
اولیاء اللہ آپ ہی کے ہمعصر پائے جاتے ہین چنانچہ درمختار مین ہے وقد اتبعہ علی
مذھبہ کثیر من الاولیاء الکرام ممن اتصف بثبات المجاھدۃ ورکض فی میدان
المشاھدۃ کابراھیم بن ادھم وشقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی
وفضیل بن عیاض وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد اللہ
بن مبارک ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرھم ممن لا یحصی یعنے بیشک بہت
تھے آپکے مذہب کے مثل ابراہیم بلخی رحمہ اللہ اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یزید
بسطامی و فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور ابو حامد لفاف اور خلف بن ایوب
اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن الجراح اور ابو بکر وراق وغیرہم کے بیشمار فقہاء اور
اولیاء کرام جو مجاہدہ اور مشاہدہ مین شہرہ آفاق ہین اور پھر باینہمہ فقاہت علم حدیث
مین آپکا وہ مرتبہ تھا کہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی المذہب حافظ حدیث مؤلف
مجاز خیرات الحسان فی مناقب امام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان مین تحریر فرماتے ہین کہ آپکے
علم حدیث مین چار ہزار استاد تو تابعیون مین سے وہ تابعی ہین جو امام گنے جاتے
تھے ورنہ علاوہ انکے جنہوں نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اور حفظ کیا تابعین اور
غیر تابعین سے بہت ہی ہین چنانچہ امام ذہبی وغیرہ علم حدیث کے راویون کے حالات
لکھنے والون نے (جنکی تقلید پر اور جنکے بھروسہ پر فی زمانہ ہر حدیث کے ضعیف اور
موضوع اور صحیح کہنے کا دارمدار ہے) آپکو اون محدثون کے طبقے مین لکھتے ہین جو حافظ
حدیث تھے مگر چونکہ روایت بیان کرنی حدیث مین آپ کو اسقدر جرح کی احتیاط تھی کہ جب تک

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسطرح لفظ بلفظ اُستاد سے سُنی تھی بیان کرنے کے وقت تک ازبریاد نہو اوسکا روایت کرنا جائز نہین سمجھتے تھے اور جو کام اسلام کا بہت ضروری فقاہت اور مسائل کے نکالنے کا قرآن اور حدیث سے تھا اوسمین مشغول رہتے تھے اور حدیث کے لکھنے کا اوسوقت تک زیادہ رواج نتھا آپکی روایت سے بظاہر زیادہ حدیثین رائج ہوئین ورنہ علم حدیث کے حافظون نے اون حدیثون کی جو آپکی روایت سے اونکو پہونچی ہین بہت مسندین جمع کی ہین جو ہم تک برابر پہونچتی چلی آئی ہین مگر اون سبکے ضبط اور تفصیل کی اس مختصر مین گنجایش نہین۔ پھر اسی کتاب مین دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ آپسے حدیث و فقہ کو حاصل کرنے والے آپکے شاگرد اس کثرت سے تھے کہ اونکے نامون کا ضبط کرنا مشکل ہے اسیواسطے بعض ائمۂ دین فرماتے ہین کہ جس کثرت سے آپکے اصحاب اور شاگرد دنیا مین ظاہر ہوئے یہ کثرت کسیکو مشاہیر ائمۂ اسلام سے حاصل نہین ہوئی اور تفسیر احادیث مشتبہ اور اون مسئلون سے جو قرآن اور حدیث سے استنباط کی گئی اور اون فیصلون اور حکمون سے جو مختلف واقعات اور مقدمات مین دی گئی جسقدر تفسیر احادیث اور مسائل مستنبطہ اور احکام اور قضایاے امام اور اصحاب امام کے ساتھ عام آدمیون اور علمانے جو نفع حاصل کیا کسی دوسرے مجتہد کی تفسیر و مسائل کے ساتھ کسی نے وہ نفع حاصل نکیا اور بعض متاخرین محدثین نے آپکے ذکر مین آپکے شاگرد معہ تفصیل نام و نسب کے آٹھ سو لکھے ہین اور اوسی کتاب مین ہے امام ابویوسف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے احادیث کی تفسیر زیادہ جاننے والا مینے تو کسیکو نہین دیکھا اور حدیث صحیح کے پہچاننے مین مجھسے تو بہت ہی زیادہ بصارت رکھتے تھے چنانچہ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کتاب کی گیارھوین فصل مین تحریر فرماتے ہین کہ خلاصہ اوس روایت کا جو بہت سے طریقون سے امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے یہ ہے کہ آپکا طریقہ بیان احکام شریعت مین یہ تھا اول قرآن مجید کے ساتھ حکم کرتے تھے جب قرآن مین کوئی مسئلہ نملتا تو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حکم فرماتے اور اگر حدیث مین بھی کسی حکم کو نپاتے اصحاب کرام کے اقوال کے ساتھ حکم فرماتے اور اگر اقوال صحابہ کو مختلف پاتے تو جس قول کا ماخذ نزدیک زیادہ

قرآن اور حدیث سے پاتے اوسی قول کو اختیار فرماتے اور جب کسی معاملہ مین صحابۂ کرام کا بھی
قول نپاتے تو کسی تابعی کے قول کی پیروی چونکہ خود تابعی تھے نکرتے اور خود قرآن اور حدیث
سے بذریعۂ قیاس استنباط فرماتے اور پھر قیاس تو آپکا ایسا مضبوط اور صحیح ہوتا تھا کہ امام
مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سُنا کہ قیاس کرنے یعنے قرآن
اور حدیث سے مسائل کے استنباط کرنے مین تو سب آدمی ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی عیال ہین۔
اور امام مزنی رحمہ اللہ بوجہ نہایت دقیق ہونے آپکے قیاسات کے چونکہ آپکے کلام کو بہت
غور سے دیکھا کرتے تھے یہانتک نوبت پہونچی کہ امام مزنی کے بھانجے امام طحاوی رحمہ اللہ
آپکے مذہب کی قوت دلائل دیکھکر شافعی تھے آخر مین حنفی ہوگئے۔ حق یہ ہے کہ پچھلون
کا تو ذکر ہی کیا ہے آپکے ہمعصر بڑے بڑے فقہا و محدثین آپکے سامنے بات نہین کر سکتے تھے
اور آپکی سمجھ اور فقاہت کو سبھی مانتے تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ جماعت علما کے ساتھ
آپ ایک ایسی دعوت ولیمہ مین تشریف فرما تھے جہان دو حقیقی بہنون کا نکاح دو حقیقی
بھائیون کے ساتھ ہوا تھا دعوت کھا رہے تھے کہ یکایک ولی مجلس گھبرایا ہوا آیا اور کہا کہ ہم تو
سخت مصیبت مین مبتلا ہوگئے اس بھائی کی دولہن غلطی سے دوسرے کے پاس بھیجدی گئی
اور دوسرے کی دولہن اسکے پاس اور اپنی اپنی دولہن سمجھکر شبہ سے جماع بھی واقع ہوگیا
اس بات کو سنتے ہی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ حرج نہین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بعینہ یہ مقدمہ پیش کیا تھا آپنے اوسکے
جواب مین یہ فرمایا تھا وطی بالشبہ سے وطی کرنے والے پر مہر واجب ہوجاتا ہے لہذا دونون
اپنے اپنے موطوءہ کو مہر دیدین اور پھر جسکی بیوی ہے اوسکے پاس بھیجدیجاوے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ خاموش بیٹھے تھے حضرت مسعر بن کدام محدث مشہور و اوستاد امام بخاری رحمہ اللہ
نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے ہین حضرت سفیان
ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسمین میرے مخالف کیا فرماوینگے آپ نے فرمایا دونون کے
شوہرون کو بلاؤ جب وہ حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ تم دونون چاہتے ہو کہ جس نے جس سے
جماع کرلیا وہی اوسکی بیوی ہوجاوے یا یہ چاہتے ہو کہ جس سے جسکا نکاح ہوچکا گو دوسرے

کے ساتھ ہم بستر ہو چکے وہی اوسکی بیوی رہے دونون نے عرض کیا کہ اب بدلنے مین تو غیرت آتی ہے مگر حکم شرع شریف جو کچھ ہو کیا اچھی بات ہو کہ شریعت سے کوئی ایسی صورت نکل آوے کہ جس سے جو ہم بستر ہو لیا وہ اوسی کے پاس رہے خدانخواستہ جسکو جس سے تعلق حاصل ہو چکا ہے وہ تعلق جدا ہونے پر کوئی فتنہ برپا نکرے آپنے فرمایا تم دونون اپنی اپنی منکوحہ کا نام لیکر طلاق دیدو اور پھر جس سے جو ہم بستر ہو لیا ہے اوسی سے اسی وقت دونون دونون انہون کی رضا لیکر پھر نکاح کر لو اسواسطے کہ شبہ سے جو وطی یعنے جماع واقع ہو جاوے اور بعد طلاق دینے اوسکے شوہر کے اگر خود واطی نکاح کرنا چاہے اوسمین عدت نہین ہوتی. یہ سنتے ہی تمام حاضرین جلسہ خوش ہو گئے اور حضرت مسعر بن کدام نے اوٹھ کر آپکی پیشانی کو بوسہ دیکر کہا کہ اے لوگو یہی امام ابو حنیفہ ہین کہ جنکی محبت اور پیروی پر دوسرون کے مقابلے مین تم مجکو ملامت کرتے تھے یہ وہ عالی مرتبہ شخص ہے کہ حضرت سفیانؒ کی مخالفت بھی نکی اور خوف فتنے سے نکلنے کا راستہ بھی بتادیا. یہی وجہ ہے کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ فقاہت مین اور قرآن حدیث کی سمجھ مین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی سب اولاد ہین امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجھ سے زیادہ امام اعظم رحمہ اللہ کے پیرو حضرت سفیان ثوریؒ تھے ایک دن حضرت سفیانؒ حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ کے سامنے فرما رہے تھے کہ امام صاحب اپنے شہر کے محدثون کی حدیثون پر زیادہ اعتبار رکھنے والے تھے اور احادیث صحیحہ کو یاد کرنیوالے ثقات سے حدیثون کو لینے والے اور سننے والے تھے اور ناسخ منسوخ کو زیادہ پہچاننے والے اور حق بات کے قبول کرنے والے

ایک روز اتفاقاً آپ خلیفہ منصور کے دربار مین تشریف لیگئے حضرت موسی بن عیسی نے جو عالم وقت تھے آپکو دیکھکر خلیفہ سے کہا کہ یہ شخص آجکے دن تمام دنیا کا عالم یعنے تمام دنیا کے علما سے زیادہ عالم ہے. خلیفہ نے یہ سنکر آپ سے پوچھا کہ تم نے علم کس کس سے حاصل کیا ہے آپنے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جنہون نے علم حاصل کیا تھا اونسے اونکا علم مینے حاصل کیا ہے یہ سنتے ہی خلیفہ فرمانے لگے واہ واہ

اور اس سے زیادہ مضبوطی کیا ہوگی ایک دن حضرت وکیع ابن الجراح کے سامنے ایک شخص
کہہ بیٹھا کہ امام اعظم رحمہ اللہ نے فلان مسئلے مین خطا کی ہے فوراً حضرت وکیع نے جھڑک کر فرمایا
جو ایسا کہتا ہے وہ جانور ہے اور گمراہ جسکی خدمت مین امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ جیسے فقیہ
مسعر بن کدام جیسے محدث لغت کے امام عربیت کے امام فضیل بن عیاض اور داؤد طائی
جیسے پرہیزگار اور زاہد موجود ہون وہ شخص خطا نہین کر سکتا اور اگر بالفرض خطا بھی ہوجاوے
یہ حق گو ناحق کے رد کرنے والے لوگ خطا پر اونکو چھوڑ سکتے ہین حق یہ ہے کہ آپ قرآن
اور حدیث کے سمجھنے مین اور مسائل نکالنے مین اوسدرجہ راست رو اور سیدھی چال رکھنے
والے تھے کہ آپکی کنیت بموجب قول مختار ابو حنیفہ ہوگئی یعنے باپ مسلمانی اور راست روی
کے اسواسطے کہ حنیف مسلمان اور راست رو کو کہتے ہین اور تے اسمین مبالغہ کی ہے حنیفہ
بروزن فعیلۃ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بعض حاسدون کے کہنے سے ایک روز امام اوزاعی حضرت
عبد اللہ بن مبارک سے فرمانے لگے یہ کون بدعتی ہے جو کوفے مین ابو حنیفہ کرکے مشہور ہے
اوسکے مسئلے بہت ہی کچھ سخت ہین جب آپکا نام گرامی نعمان بن ثابت سُنا اور پہچانا
اور پھر مکے شریف مین حج کے موقعہ پر امام اعظم رحمہ اللہ سے اون مسئلون کو حل کرلیا
بے اختیار حضرت عبد اللہ بن مبارک سے فرمانے لگے۔ استغفر اللہ استغفر اللہ مین ایسے
شیخ وقت کو ایسا کہہ بیٹھا جاؤ اونکی صحبت سے فائدہ اوٹھاؤ حق یہ ہے کہ بوجہ زیادتی
علم اور فقاہت کے اس مقبول خدا کے حاسد بہت ہوگئے ہین امام احمد رحمہ اللہ جنکے
مقلد اور پیرو حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ ہین فرماتے ہین کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے
زہد اور تقوی کو کوئی نہین پہونچ سکتا بہت ہی آخرت کی بھلائی کو اختیار کرنے والے
تھے اور دنیا سے نفرت رکھنے والے پہر یہ کسی کی سمجھ مین آتا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ
غنیۃ الطالبین مین آپکو فرقۂ ضالہ مرجیہ مین شمار کرین معاذ اللہ منہا شارح مواقف
لکھتے ہین کہ غسان مرجیہ اپنے مذہب کو رواج دینے کی غرض سے اپنے مسئلونکو امام اعظم
رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرکے بیان کیا کرتا تھا اور اپنے آپکو حنفی کہا کرتا تھا اس شبہے
غنیۃ الطالبین مین جس مقام پر آپنے اپنے زمانے تک کے بدعتی فرقون کا رد کیا ہے مرجیہ

فرقے کی بار و شاخون مین سے بروایت برہوتی نقل فرماتے ہین کہ مرجیون کی ایک شاخ کا نام
حنفیہ بھی ہے اور وہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اصحاب اور ملنے والے ہین
اس روایت سے امام کا اور اونکے تمام تابعین کا مرجیہ ہونا کس دانشمند سمجھدار منصف مزاج
کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ مرزا احمد جانصاحب لودھیانوی رحمہ اللہ خلیفہ حضرت امام
علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد اور بعض مریدون کے میرزا قادیانی کے مُرید
ہوکر پردہ نقشبندیت مین میرزا کے عقائد باطلہ پھیلانے سے کیا تمام خاندان نقشبندیہ
مجددیہ پر یا میرزا جان صاحب مرحوم یا حضرت امام علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہٗ پر
حرف عقائد فاسدہ میرزا کا آسکتا ہے اور کسی کے اسطرح لکھ دینے سے کہ ایک شاخ
میرزائیون کی امام علی شاہیہ ہین یا مرزا جانیہ ہین اور وہ اصحاب امام علیشاہ صاحب
قدس سرہ کے ہین کیا سب اصحاب اور پیر و حضرت امام علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
کے میرزائیہ غیر مجددیہ ہو سکتے ہین اسیطرح مولوی نذیر حسین صاحب کے بعض شاگردون
کے نیچری یا مرزائیہ ہو جانے سے باوجود ترک تقلید کراکر آزادی کا سبق پڑھانے مولوی
نذیر حسین کے کوئی یون نہین کہہ سکتا کہ سارے اصحاب مولوی نذیر حسین اور مولوی نذیر حسین
مرزائیہ اور نیچریہ ہین بلکہ انکو سب محمدی ہی کہتے ہین یعنے محمدیہ نجدیہ۔ علیٰ ہذا القیاس
میان سراج الحق وغیرہ بعض اولاد اور مریدین حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قدس اللہ
سرہ العزیز کے داخل فرقہ جدیدہ مرزائیہ ہو جانے سے جو مرزا احمد قادیانی کا نیا فرقہ ہے
اور پردہ خاندان جمالی مین لوگون کے بہکانے سے تمام خاندان جمالیہ نظامیہ کے بزرگون
کو یا تمام حضرت شاہ حبیب الرحمٰن قدس سرہ کے معتقدون اور مریدون کو مرزائیہ
مسیحیہ کہہ سکتے ہین ہرگز نہین۔ پس اسیواسطے بقول برہوتی حنفیہ مرجیہ اوسی غسان
اور اوسکے تابعین کو کہہ سکتے ہین جو امام پر تہمت رکھکر اپنے مذہب باطل کو امام کے
نام سے رواج دیکر حنفیہ بن بیٹھے تھے نہ یہ کہ اوس ایک غسان کی وجہ سے امام کو اور تمام
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب اور پیروؤن کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
برہوتی کے شبہ سے شبہ مین پڑکر مرجیہ لکھدین اور تمام احناف اس شبہ سے مرجیہ ہو جاوین

بلکہ اسی شبہ کے دور کرنے کی غرض سے حضرت غوث الاعظم رض اسی فصل کے شروع مین چند
عقیدے بھی مرجیون کے وہ نقل کرتے ہین کہ جو حنفیون کے بالکل مخالف ہین چنانچہ تحریر
فرماتے ہین کہ مرجیون کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکے تمام
دنیا کے بھی گناہ کرلے دوزخ مین ہرگز داخل نہوگا اور ایمان فقط زبانی اقرار کو
کہتے ہین اونکے نزدیک جو شخص اللہ کو ایک جانے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا
اور اون حکمون کا جو اللہ رسول سے ہمکو پہونچے ہین فقط زبانی اقرار کرے خواہ کوئی عمل
نماز روزہ وغیرہ بعد اس اقرار کے ادا کرے یا نہ کرے مومن سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ
ایمان عام لوگون کا اور پیغمبرون اور فرشتون کا سب کا برابر ہے حالانکہ یہ عقیدہ
من حیث المجموع بالکل مخالف ہے امام اعظم رحمہ اللہ اور آپکے مقلدین اور جمہور اہل
سُنّت کے عقیدے کے چنانچہ حنفیہ کا باتفاق یہ عقیدہ ہے کہ گنہگار ان اُمّت دوزخ مین
داخل ہونگے[۱] اور ساتھ وحدانیت خدا اور رسالت رسول اللہ اور احکام شرعی کے نرے
زبانی اقرار کو نہ کوئی حنفی ایمان کہے نہ ایسے اقرار کرنے والے کو مومن سمجھے تاوقتیکہ
اقرار زبانی کے ساتھ تصدیق قلبی نہ ہو اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اعمال کو علامت
ایمان کی اور صورت اسلام کی سبھی جانتے ہین گو بلحاظ ظاہر مضمون بعض آیت اور حدیث
کے حضرت غوث پاک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم وغیرہ محدثین یہ فرماوین کہ ایمان
باعتبار عمل کے کم اور زیادہ ہوتا ہے اور عمل بھی رکن ایمان ہے مگر آخرکار حضرت امام احمد بن
حنبل رضی اللہ عنہ اور اونکے مقلدین کو بھی جب تمام آیت حدیثون کو مطابق کرکے دیکھا
بموجب قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ یہی کہنا پڑا کہ اسلام جو اعمال ظاہری نماز
روزے وغیرہ کا نام ہے مغائر ایمان کے ہے اور ایمان غیر اسلام[۱] ہے پھر باوجود مطابقت

---

[۱] عبارت غنیہ کی یہ ہے جسکا جی چاہے مطابق کرکے دیکھ لے وقد اطلق الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
ان الایمان غیر الاسلام فذھب الی الحدیث المروی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال حدثنی عمر
بن الخطاب انہ قال بینما انا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید
بیاض الثوب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی رسول اللہ (۲)

عقیدہ ورن امام اعظم رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ دین کے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ پر یہ بہتان باندھنا
کہ وہ امام صاحب اور تمام اصحاب امام اور آپکے مقلدین حنفیہ کو مرجیہ لکھتے ہین نجز عسان جیسے
مرجیون کے اور کسی مسلمان کا کام ہے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک تو آپ کی
اسدرجہ عظمت اور بزرگی ثابت ہے کہ اون موقعون پر جہان غنیہ مین مختلف قول امامون
کے نقل فرماتے ہین وہانپر حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ جنکو اپنا امام کہکر یہ ظاہر فرماتے
ہین کہ مین حنبلی ہون اور مقلد امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا حضرت امام احمد اور حضرت
امام شافعی رضی اللہ عنہما کا نام تو فقط امام ہی کہکر لکھا ہے اور ہمارے امام ہمام کو امام اعظم
رضی اللہ عنہ کے ساتھ یاد کیا ہے - اوس فصل مین جسمین ذکر اختلاف ائمہ کا ہو تکبیرات ایام تشریق مین

فصل بیان اختلاف تکبیرات ایام تشریق مین

حضرت غوث پاک رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہین وکان علی رضی اللہ عنہ یکبر من صلوٰۃ
(م) صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ ثم قال یا محمد اخبرنی عن
الاسلام فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی
الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت قال فتعجبنا منہ یسالہ و
یصدقہ ثم قال اخبرنی عن الایمان قال صلی اللہ علیہ وسلم ان تومن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ و
الیوم الاٰخر والقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال اخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ
فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی
عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان
قال عمر فلبثت ھنیئۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدری من السائل قال قلت اللہ ورسولہ
اعلم قال صلی اللہ علیہ وسلم فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ اٰخر قال ذالک جبرئیل اتاکم
لیعلمکم امر دینکم وما اتانی قط فی صورۃ الا عرفتہ الا فی صورتہ ھذہ فقد فرق جبرئیل علیہ السلام
بین الاسلام والایمان بسوالین فاجاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجوابین مختلفین فذھب الامام احمد رح
ایضا الیہ والی حدیث الاعرابی حیث قال یا رسول اللہ اعطیت فلانا ومنعتنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ذالک مؤمن فقال الاعرابی وانا مؤمن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسلم انت وذھب ایضا (ص)

الغداة من یوم عرفة الی صلوة العصر من اخر ایام التشریق وھو مذھب امامنا احمد

(ص۳) الی قول اللہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم

یعنے تحقیق فرمایا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہ بیشک ایمان علاوہ اسلام کے ہے اور چلے اوس طریق پر جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ثابت ہے وہ فرماتے ہین فرماتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھسے کہ ایک دن ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک ایسا شخص نمودار ہوا جسکے کپڑے بہت ہی سفید تھے اور اوسکے بال نہایت ہی کالے تھے نہ اوسپر کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہم مین سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا یہان تک کہ وہ حضور کے دونون گھٹنون مبارک کی طرف دونون گھٹنے لگاکر اپنے دونو ہتیلی دونون زانوون پر رکھکر بیٹھ گیا پہر عرض کیا خبر دیجئے مجکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک اسلام سے آپنے فرمایا اسلام گواہی دینا ہے اس امر کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہین اور قائم کرنا ہے نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور حج خانہ کعبہ کا اگر وہان تک جانے کی طاقت ہو عرض کیا بیشک آپنے سچ فرمایا اس طرز تصدیق سے ہمکو سخت تعجب ہوا پہر عرض کیا خبر دیجئے مجکو ایمان سے فرمایا آپنے وہ یہ ہے کہ ایمان لاوے اور دل سے تصدیق کرے ساتھ اللہ کے کہ وہ ذات جامع کمالات جو تمام عیوب و نقصان سے مبرا ہے موجود ہے اور اوسکے تمام فرشتے اور ساری کتابین اور تمام رسول اور قیامت کا دن حق ہے اور خالق برائی بھلائی کا اللہ ہے جو اوسنے اندازہ کر دیا وہ نہ گھٹے نہ بڑھے عرض کیا آپ سچ فرماتے ہین، عرض کیا خبر دیجئے مجکو طریق مراقبہ اور خوبی عبادت اور اخلاص سے فرمایا عبادت کر تو اللہ کی اس مراقبہ کے ساتھ کہ گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے پس اگر ایسا مراقبہ نکر سکے تو اس مراقبہ کے ساتھ عبادت کر کہ اللہ مجکو دیکھ رہا ہے عرض کیا خبر دیجئے مجکو قیامت سے فرمایا جس سے پوچھا جاتا ہے حال قیامت سے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہین جانتا (اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام دونون کو اللہ جل شانہ نے علم قیامت کا بھی عطا فرمادیا تھا مگر اوس سے خبر دینے کی اجازت نتھی اسیواسطے یہ نہین فرمایا کہ قیامت کا علم تو اللہ ہی کو ہے وہی خوب جانتا ہے بلکہ یون فرمایا کہ تم سے زیادہ مین نہین جانتا اور مصرح یون نہین فرمایا کہ اوسکی اطلاع پر ماذون نتھے اور وہ جو دوسری روایت مین آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرمانے اس امر کے کہ تم سے زیادہ مین نہین جانتا یہ فرمایا کہ فی خمس لا یعلمھن الا اللہ یعنے علم قیامت کا اونہین پانچ چیزون مین داخل ہے جنکو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اور پھر یہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت (ص۴)

بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ واحد اقوال الشافعي رحمہ اللہ ومذهب ابي يوسف ومحمد بن الحسن وهو اولى الاقاويل واجمعها وكان عبداللہ بن مسعود يكبر من صلوة الغداة

(ترجمہ) یعنے اللہ کے نزدیک ہے علم قیامت کا اور نازل کرتا ہے وہ مینھہ کو اور جانتا ہے اوس چیز کو جو رحم کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی ہے یا کچھہ بھی نہین محض مرض رجا ہے علی ہذا اور نہین جانتی کوئی جان کہ کل کیا کریگی اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کس زمین مین مریگا یہ آیت منجملہ اون نہین آیات کے ہے جن مین نفی علم غیب مخلوق سے کیگئی ہے جیسے ولا يعلم الغيب الا اللہ یعنے غیب کو کوئی نہین جانتا قل ما ادري ما يفعل بي ولا بكم یعنے کہدے تو اے ہمارے محبوب کہ مین نہین جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمھارے ساتھ کیا۔ لہٰذا اس آیہ کے بھی وہی معنے ہین جو اس قسم کی دوسری آیتون کے جمہور مفسرین بقرینہ دوسری آیتون کے کرتے ہین کہ مین بالذات اپنے آپ کچھہ نہین جانتا اور اپنے آپ کوئی غیب کی بات بغیر اللہ کے معلوم کرائے کے کسی ذریعے سے کوئی نہین جانتا علی ہذا یہ معنے ہوئے کہ بالذات ان پانچ باتون کو بھی کوئی نہین جانتا مگر وہ جسکو اللہ معلوم کرا دے چنانچہ اس گروہ کے سرگروہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت علم غیب کی نفی کرتے ہین مولوی اشرف علی صاحب نے بھی اپنے رسالہ حفظ الایمان مین انصاف پر آکر اول تو اس بحث مین ان آیات کے متعلق یہی مضمون تحریر فرمایا ہے مگر پھر آخر مین اس بحث کے نہین معلوم کس عتاب الٰہی مین مبتلا ہوکر اول بعض علم غیب کو صبی اور مجنون اور بہائم کے واسطے مان لیا اور بے دھڑک جو کوئی بعض علم غیب ہی حضور کے لیئے مانے اونکو سُنا دیا کہ ایسا بعض علم تو ہر صبی اور مجنون بلکہ بہائم کو بھی ہوتا ہے پھر حضور کی کیا تخصیص اور کل علم غیب تو خدا کے سوا کسیکو ہو ہی نہین سکتا اور پھر اس تشبیہ سے علمائے ہند ہی نہین بلکہ علماء حرمین کو بھی کلیجہ تھام تھام کر اونکی تکفیر کرنی پڑی اللہ اونکو اور سب مسلمانون کو ضد سے بچاوے اور اگر کسی سے ایسی خطا ہو بھی جاوے تو توفیق توبہ عنایت کرے) عرض کیا خیر قیامت کی نشانیان تو بیان فرما دیجئے آپ نے فرمایا کہ لونڈی اپنے سردار کو جنین یعنے کثرت سے لوگون کے پاس ام الولد ہون کہ جو اولاد اون سے پیدا ہو وہ آزاد ہو اور ننگے پاؤن والے ننگے بدن فقر فاقہ والے مکانات بنانے مین بہت زیادتی کرین فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر مین ٹھہرا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا مینے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا یہ جبرئیل تھے اسواسطے آئے تھے کہ تمکو تمہارا دین اور آداب دین سکہلا جاوین اور دوسری روایت مین ہے کہ تمہاری ضروریات دین تمکو سکہا جاوین کبھی ایسی صورت مین نہین آئے کہ مین اونکو نہ پہچان لون بجز اس دفعہ کی صورت کے پس تحقیق تفریق کی حضرت جبرئیل نے ایمان اور اسلام کے سوالون مین (باقی)

یوم عرفۃ الی صلوۃ العصر من یوم النحر وھو مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان رضی اللہ عنہ جب بموجب احادیث صحیحہ اور روایات قویہ یہ بات ثابت ہوچکی کہ امام اعظم رحمہ اللہ تابعی ہین اور یہ چارون امام تبع تابعی یا تبع تبع تابعی اور تابعی اور تبع تابعیون مین سے بھی اوس پایہ کی کہ جو اپنے ہمعصر فقہا اور مجتہدین اور علما محدثین مین سے کمال فقاہت یعنے قرآن اور حدیث کی سمجھ اور استنباط مسائل اور زہد وتقوی اور امانت ودیانت مین شہرۂ آفاق تھے اور اصحاب دنیا اور اہل خیانت سے بالکل محترز اور دور تو اب خاتمہ کتاب ہذا کو اون بعض احادیث اور سیرت اور اقوال صحابہ کے ساتھ بطور نمونے کے آراستہ کیا جاتا ہے جنکی دیدہ ودانستہ یہ محمدی غیر مقلد نام کے اہل حدیث مخالف جمہور بغیر پیروی تحقیق کسی ایک امام کے ائمہ مجتہدین سے مخالفت ہی نہین کرتے بلکہ اون سنتون کے ادا کرنیسے اہل سنت کو منع کرکے باعث تفرقہ اور رخنہ اندازی کے جماعت مسلمین مین بنتے ہین اور ان سنتون کو بدعت قرار دیکر پیروان قرآن وحدیث کو بموجب تحقیق ائمہ مجتہدین ستاتے رہتے ہین تاکہ جملہ اہل اسلام اور تمام ملت اور مذہب والے بعد پیروی کلام اللہ ایسے لوگون کے دھوکہ مین نہ آوین ورنہ بموجب آیہ کلام اللہ اور احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواد اعظم یعنے جماعت کثیر اہل اسلام سے جدا ہوکر مستحق عذاب جہنم نہ بنین طحاوی شریف مین ہے عن[1] عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح ماءھا فجعل الماء لاینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم عن[2] میسرۃ

(بقیہ) اور حضور نے بھی مختلف دو جواب دئے اسیواسطے امام احمد رضی اللہ عنہ نے یہی مذہب اختیار کیا کہ ایمان اور اسلام جدا جدا دو شے ہین اور اختیار کیا اعرابی والی حدیث کو کہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک آپنے فلانے کو تو دیا اور مجکو نہ دیا آپنے فرمایا وہ مومن ہے اوسنے عرض کیا کہ مین بھی مومن ہون حضور نے فرمایا تو مسلم ہے اور اختیار کیا قول اللہ تعالی کا کہ قرآن مجید مین ارشاد ہوتا ہے اعراب کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے فرمادیجئے کہ تم ایمان نہین لائے یون کہو اسلام قبول کرلیا یعنے ظاہر مین خدا رسول کی معہ احکام شریعت اطاعت قبول کرلی مگر تمہارے دلو مین خدا اور رسول کا اور اُسکے احکام کا یقین حاصل نہین ہوا فقط منہ غفر اللہ

رضی اللہ عنہ ان علیا رضی اللہ عنہ قال فی بیر وقعت فیما فارۃ فماتت قال تنزح ماءھا عن میسرۃ و زادان عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا سقطت الفارۃ او الدابۃ فی البیر فانزحہا حتی یغلبک الماء عن ابی المہزم قال سألنا ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن الرجل یمر بالغدیر ایبول فیہ قال لا فانہ یمر بہ اخوہ المسلم فیشرب منہ ویتوضا وان کان جاریا فلیبل فیہ ان شاء یعنے عطاء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب ایک حبشی چاہ زمزم مین گر کر مر گیا تھا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے چاہ زمزم کا پانی کہینچا گیا مگر پانی بالکل کم نہین ہوتا تھا جب دیکھا گیا تو ایک چشمہ حجر اسود کی طرف سے بہ رہا تھا لہذا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ پانی موجود نکل گیا اور نیا برابر چلا آتا ہے فرمایا بس کافی ہے حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک کنوئین مین چوہا گر کر مر گیا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اسکا پانی نکالنا چاہیئے دوسری روایت مین ہے حضرت میسرہ اور زاذان رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تہے کہ جب چوہا یا ویسا ہی جانور کنوئین مین گر جاوے اتنا پانی نکالا جاوے کہ پانی غالب آجاوے (جسکی مقدار اوسی طرح دی ہے حضرت امام شعبی اور امام ابراہیم رضی اللہ عنہما سے مثل چوہے مین چالیس ڈول اور گہونس اور بلی کے برابر جانور مین ستر ڈول منقول ہین) ابو المہزم رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہمنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچہا جو گڑہون مین پانی ہوتا ہے یا چہوٹے حوضون مین اگر راہ چلتا آدمی اوسمین پیشاب کرلے جائز ہے فرمایا نہین عجب نہین کوئی بہائی مسلمان وہان سے گذرے اور وہ اوسکو پی لے اور اوس سے وضو کرلے ان اگر بہتا ہو تو مضائقہ نہین اور مشکوۃ شریف مین ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا ابا ھریرۃ قال یتناولہ تناولا وعن جابر رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم

یعنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا ٹہیرے ہوئے پانی مین جو بہتا نہو اور پہر اوسی مین غسل کرے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ غسل کرے ایک تمہارا ٹہیرے ہوئے پانی مین درانحالیکہ جنبی ہو حاضرین نے اس حدیث کو سنکر عرض کیا کہ پہر کیا کرے لے ابو ہریرہ فرمایا اوسمین سے پانی لیکر علیحدہ غسل کرلے اور جابر رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا اونہون نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنیسے ٹہیرے ہوئے پانی مین فقط حضور تو بلا قید قلیل وکثیر پانی کے مطلق ایسا ارشاد فرماوین بلکہ دوسری صحیح حدیث مین پانی کی طہارت کی نسبت یہان تک تشدد کے ساتھ حکم ہو کہ بخاری اور مسلم شریف مین ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ یعنے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا اپنی نیند سے پس نہ ڈالے ہاتھ اپنا برتن مین جب تک تین بار نہ دہولے اسواسطے کہ بیشک اوسے کہان خبر ہے کہ رات کو اوسکا ہاتھ کس مقام پر رہا یعنے شاید پیشاب پاخانہ ہی کی جگہہ پر جا پڑا ہو اور کچھ نجاست حالت غفلت مین لگ گئی ہو۔ اور انکے بڑے علما معتبر نواب صدیق حسن اور مولوی نذیر حسین اور مولوی حفیظ اللہ اور مولوی اسد اللہ وغیرہ پیروان حدیث ایسا گندہ راستہ بتلاوین کہ جس سے دوسرے مذہب والون کو بھی اسلام سے نفرت ہو طریقۂ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ مین نواب صدیق حسن نے لکھا ہے اور باقی نے بڑی قوت کے ساتھ اوسکی تصدیق کی ہے کہ پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا نہین نکالتی اوسکو ان دونون وصف سے مگر نجاست کہ بدل دے اوسکی بو اور مزے اور رنگ کو اور دوسرے وصف سے جو نکالدے اوسکو نام آب مطلق سے کوئی پاک چیز بدل دینے والی اور نہین فرق درمیان تہوڑے اور بہت اور زیادہ دو قلے اور کم دو قلے اور بہتے اور ٹہیرے اور مستعمل اور غیر مستعمل کے فقط جسکا صراحۃً یہ مطلب ہوا

کہ خواہ چلو بہر پانی مین بہی کوئی نجاست مثلاً دو چار قطرے پیشاب کے گر جاوین اگر رنگ بو مزہ
نہ بدلے اوسکا پینا اوس سے وضو کرنا کپڑے دہونا سب کچہ جائز ہے یہ نتیجہ مجتہدین کی تحقیق
چہوڑکر اپنی سمجہ کی تقلید کا ہے کہ غالباً حدیث بیر بضاعہ کو دیکہکر بد حواسی کی مخالف جمہور یہہ
لکہہ مارا جسمین یہ ذکر ہے کہ اس کنوئین مین حیض کے کپڑے اور مرے ہوے کتے ڈال
دینے کی عادت تہی اور سب اوسکا پانی برتتے تہے یا اس حدیث کو دیکہکر یہ مطلب سمجہ لیا
کہ الماء طہور لاینجسہ شیئ یعنے پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی تو اس حکم
کا دریا کے پانی کی نسبت ہونا اوسی حدیث کے سیاق سے ظاہر ہے حالانکہ صحابہ کرام
جو ان احادیث مذکورہ کے راوی ہین اور اونہین کے زمانے مین یہ کنوان تہا اونسے
زیادہ معانی احادیث اور اوس کنوئین کی کیفیت اور کون سمجہ سکتا ہے مگر صحابہ سے بڑہکر
سمجہنے کا دعوی ہے تو انہین مدعیان عمل بالحدیث کو ہے اب اسی مسئلہ کو غور کرکے
بتلاؤ کہ پیرو ما انا علیہ واصحابی کے یہ ہین یا مقلد ۔ علیٰ ہذا نام کے مقلد اور درپردہ
انکے معاون ہین اور مددگار فتاوائے رشیدیہ مین مداح محمد بن عبد الوہاب نجدی علمائے
دیوبند نے کنز کا نام لیکر عام طور سے فتوی دیدیا کہ کنوئین مین کچہہ بہی گر جاوے مر جاوے
گل سڑ جاوے فقط تین سو ڈول نکال ڈالو جو حکم صریح مخالف ہے حضرت عبد اللہ بن زبیر
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فتوؤن سے جنکا ذکر ابہی بحوالۂ طحاوی شریف ہو چکا ہے
حالانکہ تمام شراح کنز اور صاحب ہدایہ وکبیری وغیرہ جملہ محققین تحریر فرماتے ہین کہ دو
سو ڈول کی روایت پر امام محمد رحمہ اللہ نے فتوی انہین دیا تہا بلکہ بغداد کے کنوؤن
کا اندازہ بتایا تہا کہ اون مین گو پانی کی آمد بہت ہے مگر ہر وقت پانی تخمیناً دو سو
تین سو ڈول ہی موجود رہتا ہے ۔ دوم جن حدیثون مین یہ ذکر آیا ہے کہ بول الجاریۃ
یغسل وبول الغلام یرش یا ینضح اون احادیث کے بعد ابو داؤد رحمہ اللہ اپنی سنن
کے صفحہ ۵۴ مین نقل فرماتے ہین قال الحسن الابوال کلہا سواء یعنے حسن بصری فرماتے ہین پیشاب برابر ہین
خواہ لڑکے کا ہو یا لڑکی کا اسواسطے کہ ابو داؤد مطبوعہ مطبع محمدی کے صفحہ ۱ سطر ۲۲
کی حدیث سے ظاہر ہے کہ رش کبہی غسل خفیف کے معنے مین بہی آتا ہے کہ لغت کے گمان مین

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو انکے برابر کہان سمجھ تہی اور مسلم شریف کی اس حدیث سے ظاہر
ہے کہ نضح کے معنے بھی کبھی غسل کے آتے ہین چنانچہ مسلم شریف مطبوعہ نولکشوری کے صفحہ ۱۴۱
مین ہے کہ جب ایک عورت نے عرض کیا کہ خون حیض سے کپڑا کس طرح پاک کیا جاوے۔
آپنے فرمایا تحتہ ثم تقرصہ بالماء ثم تنضحہ ثم تصلی فیہ یعنے اول اوسکو کہرچ پھر
پانی کے ساتھ اوسکو مل پھر دھو ڈال پھر اوسمین نماز پڑھ چنانچہ علامہ نووی شارح مسلم
شرح مین حدیث ہذا کے تحریر فرماتے ہین ومعنی تنضحہ تغسلہ وھو بکسر الضاد
کذا قالہ الجوھری یہ حضرات اپنی کتابون مین صراحۃً لکھتے ہین کہ لڑکے کے پیشاب کو
دھونے کی کچھ ضرورت نہین فقط اوسپر پانی چہڑک دینا کافی ہے اور ہمنے اپنی آنکھون
سے دیکھ لیا کہ اسی پر انکا عمل درآمد ہے اسیواسطے اہل سنت والجماعت بخوف نجس
کردینے مسجد کے بموجب فرمان خداوندکریم انکو اپنی مسجدون سے نکالتے رہتے ہین اسواسطے
کہ قرآن مجید مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان
یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا
خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب الیم یعنے کون ہے
بڑھکا ظالم اوس شخص سے جو منع کرے اللہ کی مسجدون کو ذکر کیے جانے سے یعنے بوجہ فساد
یا نجس کردینے کے مسجدون کو قابل نماز پڑھنے ذکر خدا کرنے کے نہ رکہے اور مسجدون کے
خراب کرنے کی کوشش کرے ایسے لوگون کو لائق نہین ہے کہ مسجدون مین داخل ہون
مگر ڈرتے ہوئے اونکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین عذاب دردہندہ چنانچہ
دنیا کی ذلت تو ظاہر ہے کہ کہین مسجد کو کہین مسجد کے کنوؤن کو ناپاک کرتے ہوئے پکڑے
گئے ذلیل ہوئے کہین پٹے کہین سے بھاگے سوم صفحہ ۱۴۱ بخاری شریف مین ہے
عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب
احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا بال احدکم فلا یمسح ذکرہ بیمینہ واذا تمسح
احدکم فلا یتمسح بیمینہ قال العینی ای لا یستنجی یعنے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے
ہے کہ فرماتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پانی پیوے ایک تمہارا پس

چاہئے کہ برتن مین سانس نہ توڑے اور جب پیشاب کرے تو دہنے ہاتھ سے ذکر کو نچھووے
اور جب پونچھے ذکر کو یعنے استنجا کرے تو دہنے ہاتھ سے نہ پونچھے اور ظاہر ہے کہ پانی سے
دُہونے کو کوئی مسح نہین کہتا بلکہ کپڑے سے مٹی سے پونچھنے کو سب مسح کہتے ہین چنانچہ
نواب قطب الدین صاحب تو اپنی شرح مشکوٰۃ مین صراحۃً تحریر فرماتے ہین کہ صحابۂ کرام
کے زمانے مین بعد پیشاب کے ڈھیلے لینے پر صحابہ کا بہت ہی اتفاق ہوگیا تھا اور یہ حضرات
ڈھیلا لینے کو بدعت کہین اور اوسکی ممانعت پر بیجا غلو کرتے ہین - چہارم بخاری شریف
مین ہے عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اقيموا صفوفكم فاني اراكم
من وراء ظهري وكان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه وقدمه بقدمه
انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا
قایم کرو تم اپنی صفون کو بیشک مین اپنی پیٹھ پیچھے سے تمہین دیکھتا ہون اور حال یہ
تھا کہ ہر ایک ہمارا اپنے بازو کو بازو سے اور قدم کو قدم سے ملا لیا کرتا تھا پھر اگر عمل بالحدیث
ہی مد نظر تھا تو جیسے پانون چوڑا کر قدم کو قدم سے ملانے کی کوشش کرتے ہین اور پھر
نہین ملتا بازو سے بازو ملانے کی بھی کوشش کرتے مگر چونکہ بلا موافقت جمہور مقلدین
جو جمہور کے نزدیک معنی حدیث یہ ہے کہ مقصود ملانے سے بازو کو بازو کے ساتھ برابر
کرنا ہے اور قدم کو قدم کے ساتھ برابر کرنا دونون باتو نپر عمل کرنا غیر ممکن تھا آدھی
حدیث پھر مخالف جمہور اوس طریق سے اڑ گئے کہ جسمین آدھی حدیث کی مخالفت
لگی رہی اور پھر چونکہ مخالفت جمہور بموجب احادیث صحیحہ خدا کو ناپسند تھی آدھی
حدیث پر بھی پورے طور سے اپنی سمجھ کے موافق پانون کو پانون سے بھی نہ جما سکے
اور ما انا علیہ واصحابی کے مخالف بنگئے - پنجشم صحابۂ کرام کے زمانے مین اگر کسیکو
حاضری جماعت مین دیر ہو جاتی یہ دستور تھا کہ ستون کی آڑ مین سنت فجر ادا کرکے شریک
جماعت ہو جایا کرتے تھے چنانچہ مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ سے منتخب کنز العمال مین ہے -
عن ابي عثمان النهدي قال رأيت الرجل يجيئ وعمر بن الخطاب في صلوة الفجر
فيصلي الركعتين في جانب المسجد ثم يدخل مع القوم في صلوتهم یعنے حضرت

ابو عثمان فرماتے ہین یمنے دیکہا حضرت عمر صبح کی نماز مین ہوتے تھے اور جو آدمی آتا دو رکعت سُنت گوشۂ مسجد مین پڑہکر شریک جماعت ہوا کرتا تھا اور یہ حضرات اس سنت صحابہؓ کو بدعت کہکر مخالف جمہور بلا تقلید امام شافعی رحمہ اللہ جماعت فجر ہوتی دیکہکر فوراً سُنت چہوڑکر شریک جماعت ہوکر بعد جماعت اوسیوقت کہڑے ہوکر سنت پڑھنے لگتے ہین حالانکہ ترمذی شریف مین ہے باب ماجاء فی اعادتہما بعد طلوع الشمس یعنے باب ذکر اوس حدیث کا جسمین بصورت فوت ہوجانے سنتون فجر کے سنتون کے پڑھنے کی اجازت بعد طلوع آفتاب کے ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعد ما تطلع الشمس یعنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دو رکعت فجر کی نہین پڑھی تو اوسکو اجازت ہے کہ بعد طلوع آفتاب کے پڑھے۔ بیست‌و‌ششم موطا امام مالک رحمہ اللہ مین ہے عن عمرۃ بنت عبدالرحمن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال یحیی بن سعید فقلت لعمرۃ اومنع نساء بنی اسرائیل المسجد قالت نعم یعنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے اون امور کو جو عورتین بعد آپکے کرنے لگین توالبتہ آپ اونکو مسجدون مین آنے سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتون کو ممانعت کردی گئی تھی حضرت یحیی راوی فرماتے ہین یمنے حضرت عمرہ سے کہا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتین مسجدون سے منع کردی گئی تہین فرمایا ہان یہ اوسوقت آپنے فرمایا جب آپنے عورتون پر مسجد کے آنے سے تشدد فرمایا اور بعض نے عرض کیا کہ ایسا تشدد حضور نے تو نہین فرمایا تھا مگر یہ ما انا علیہ واصحابی کے مدعی حضرت صدیقہ کے بھی مخالف بنکر عورتون کو مسجد مین ہی نہین بلکہ عیدگاہون مین جانے کا حکم عام دین اور جو جو مفاسد دہلی مین ایسے امور سے ظہور ہوئے آنئے سب کو سہین اور اپنی

ضد سے نہ ہٹین۔ ہفتم ۔مؤطا امام مالک علیہ الرحمہ سے ثابت ہے کہ اگرچہ ابتدا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کو گیارہ رکعت کے ساتھ لوگون کو جماعت سے نماز پڑھا دینے کا حکم فرمایا تھا اور دوسری حدیثون سے ثابت ہے کہ یہ گیارہ رکعت وہی تھی جنکو رمضان اور غیر رمضان مین کبھی ترک نہین فرماتے تھے یعنے آٹھ رکعت تہجد کی اور تین وتر یا تین وتر اور یہ آٹھ علاوہ تہجد کے مگر جو امر آخر قائم کیا گیا وہ یہ تھا جسکو اوسی مؤطا مین حضرت یزید بن رومان سے امام مالک علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہین عن یزید بن رومان انہ کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب بثلث وعشرین رکعۃ یعنے حضرت یزید بن رومان فرماتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین لوگ تیئیس رکعتون کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر) محلی مین ہے قال البیہقی والثلث ھو الوتر ولا ینافیہ الروایۃ السابقۃ فانہ وقع اولا ثم استقر الامر علی العشرین فروی البیہقی باسناد صحیح انھم کانوا یقومون فی عھد عمر بعشرین رکعۃ وفی عھد عثمان وعلی مثلہ یعنے امام بیہقی فرماتے ہین کہ اس تیئیس مین تین وتر تھی اور یہ روایت پہلی روایت کے کچھ منافی نہین ہے اسواسطے کہ اول گیارہ رکعت کے ساتھ قیام کرتے تھے پھر بیس رکعت پر امر قائم کردیا گیا۔ پھر بسند صحیح سے بیہقی نقل فرماتے ہین کہ حضرت عمر اور عثمان وعلی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے مین بیس ہی رکعت کے ساتھ قیام کرتے تھے اور یہ مدعی ما انا علیہ واصحابی کے اتنی زبردست سنت خلفاء راشدین کو بدعت کہکر مصداق من شذ شذ فی النار بنتے ہین۔ اب جملہ منصفین اہل اسلام ملاحظہ فرمائین کہ مصداق ما انا علیہ واصحابی کے بھی علاوہ مصداق سواد اعظم ہونیکے مقلدین مذاہب اربعہ ہین یا یہ بدعتی فرقہ اللہ ہمکو اور تمام مسلمانون کو انکے مکر و فریب سے بچاوے اور ہمیشہ دین قرآن وحدیث پر بموجب سلف صالح ہمکو اور تمام مسلمانون کو قائم دائم رکھے آمین ثم آمین چونکہ عرصہ چودہ برس سے یہ کتاب یونہی رکھی ہوئی تھی اور کوئی مفید

چھپوانے کی نہیں بنتی تھی اب ایام قیام بمبئی مین بامداد پابند سنت عاشق شریعت پیرو
علماء سنت والجماعت کریم النفس نیک نیت بلند ہمت مخلصی محمد حسین بن حاجی موسی
بھاؤنگری شکر والون کے چونکہ یک تحت صورت چھپنے کی پیدا ہوگئی اور اثناء تصحیح
مین نظر سے گذرا کہ ایک مقام پر یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ آخر کتاب مین انشاء اللہ
اس امر کا نقشہ پورے طور سے کھینچا جائیگا کہ ما انا علیہ واصحابي کے مصداق
مقلدین ہین یا غیر مقلد ادھر کوٹہ سے سخت تقاضے کا بلاوا بار سال منی آرڈر بمطالبہ
غیر مقلدین آگیا ادھر دعوت جلسہ سالانہ لاہور ۱۳۳۰ ہجری نے جو ۲۴ ۲۵ ۲۶ و
۲۸ اپریل کو مقرر ہوچکا تھا گنجائش وقت نہ دی لہذا برسبیل استعجال بطریق نمونہ بشکل اتنے مضمون کو
پورا کرکے وعدہ پورا کردیا گیا انشاء اللہ اگر وقت نے فرصت دی آیندہ پورے
طور سے اس قسم کی احادیث کو جنکی یہ لوگ صریح مخالفت کر رہے ہین اور مقلدین
انکے پیرو ہین ایک جا جمع کرکے ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔ اللہ ہمکو اور تمام مسلمانون
کو اخلاص عطا فرماوے اور ضد سے بچاوے اور امر حق کے قبول کرنے کی توفیق دے

آمین ثم آمین

۲۶ ربیع الآخر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء روز دوشنبہ

نعت سرور کائنات از مصنف غفر اللہ لہ

سلام

یارب درود اونپر اور ہو سلام اونپر — محشر کے جو ہین سرور دوجگ کے جو ہین داور
ہو دین سلام تمپہ محبوب رب اکبر — لاکھون درود تمپر لاکھون سلام تمپر
نازل ہو رحمت حق نازل ہو فضل خالق — تمپر ہمارے سرور تمپر ہمارے داور
بیحد درود تمپر لیسین و طہٰ تمپر — اور آل پر تمہارے اے دو جہان کے افسر
اصحاب پر تمہارے ازواج پر تمہارے — لاکھون درود نازل ہون اے ہمارے سرور
دیدار کو دکھادو دیدار پاک اپنا — کب تک رہے ترستا پیارے ہمارے دلبر

وله

تن تن کے کھڑے ہوتے ہیں کیوں سروِ چمن آج
دکھلاتے ہیں کیوں گلبن و گل تازہ پھبن آج

کیوں بدلی ہیں پھولوں نے قبا رنگ برنگی
کیوں شوخی پہ ہیں گلبن و نسرین و سمن آج

مرغانِ چمن لحنِ عجب گا رہے ہیں کیوں
کیا ہے کوئی سلطانِ عرب سایہ فگن آج

بلبل ہے کہیں نغمۂ مستانہ کی سرمست
طوطی ہے کہیں مستِ مئے حُبِّ یمن آج

گل مستِ مئے شوق ہیں کر چاک گریبان
سرمست ہیں کس شوق میں خوبانِ ختن آج

پھیلائے ہوئے چادرِ انجم کو ہے کیوں چرخ
ہاتھوں میں لئے کیوں ہے کھڑا عقدِ پرن آج

کیوں روح الامین آج ہیں مستِ مئے مکہ
مکے سے چلی آتی ہے کیوں بادِ امن آج

کیوں اُمڈی چلی آتی ہیں رحمت کی گھٹائیں
کیوں لگ رہی عالم میں ہے رحمت کی بران آج

ہے کسکی شبِ وصل کہ گلشن ہی نہیں ایک
جوبن نیا دکھلاتے ہیں بن بنکے جو بن آج

ہے کسکی خوشی شوق میں ہیں کسکے یہ سب مست
کیا ہے شبِ معراجِ شہنشاہِ زمن آج

جبریل امین کیوں درِ اقدس پہ کھڑے ہیں
پہونچاتے ہیں کیوں مژدۂ آمان و امن آج

صف باندھے کھڑے قدس میں ہیں سارے پیمبر
کیا قدس میں آتے ہیں شہِ غنچہ دہن آج

اللہ رے اللہ بھی ہے مشتاق شہِ دین
اس اُمّتِ عاصی کی بھی لو آئی ہے بن آج

کیا ہے یہ سواری شہنشاہِ دو عالم
قربان جو ہوا جاتا ہے یہ چرخِ کہن آج

آتی ہیں چلی اُدنُ حبیبی کی صدائیں
کس جوش میں ہے خالقِ ذوالمجد و منن آج

منظور یہ ہے خالقِ اکبر کو کہ محبوب
با شانِ محبی ہو روان سوئے وطن آج

قوسین عروج اور نزول اتنی ہو نزدیک
سمجھے نہ کوئی اونکے سوا سرِ سخن آج

ہو حُبِّ محمد سے عیان حُبِّ الٰہی
اور طاعتِ من طاعتِ سلطان زمن آج

وہ قرب جو محبوب کو ہر وقت ہے حاصل
ہو شرح اوس اجمال کی بے کلک و دہن آج

ہو نسخۂ امکان سے عیان معنی توحید
ہو جاوے متن شرح بنے شرح متن آج

محبوبی کے انداز و نسبے ہو شانِ محبی
پیدا ہو عیان معنی یک جان و دو تن آج

ہیں ہستی موہوم سے اوہامِ دوئی دور
یہ ظلِّ شہِ دین کے ہیں سارے جتن آج

یہ پرتوِ معراجِ شہِ دین ہے دیدار
یکجان و یک جسم جو [illegible] آج